حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوح پرور خطبات کا مجموعہ

پیغامِ مصطفیٰ

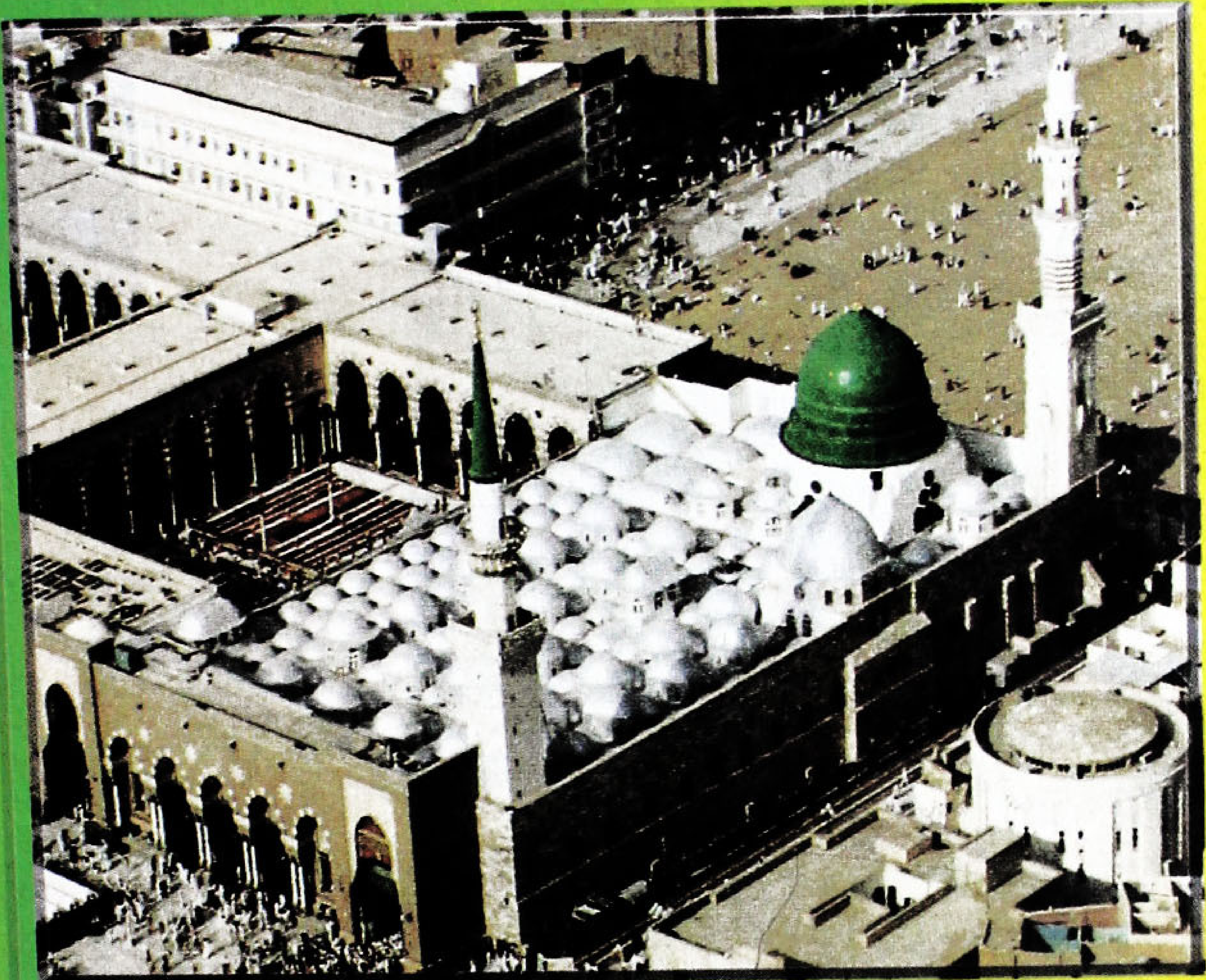

عالم فقری

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوح پرور خطبات کا مجموعہ

پیغامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

DATA ENTERED

مرتبہ

عالم فقری

ناشر

دارالفقر پبلیکیشنز

اُردو بازار لاہور

92010 297.04
628 ج

جملہ حقوق بنام اللہ تعالیٰ آزاد ہیں

نام کتاب —— پیغامِ مصطفیٰ ﷺ

مرتب —— عالم فقری

اشاعت —— 2000ء

تعداد —— 1100

پروف ریڈنگ —— محمد اعظم، شیخ نعیم احمد
صوفی محمد نواز، سعید علی شاہ

زیرنگرانی —— حاجی محمد آصف محمود
ہجویری سیل ڈپو بیڈن روڈ لاہور

کمپوزنگ —— ورڈز میکر لاہور

ملنے کا پتہ —— شبیر برادرز اُردو بازار لاہور

پریس —— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

قیمت —— 50 روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40 - بی اُردو بازار لاہور

حسن ترتیب

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
40	22 خطبہ عید الاضحیٰ	6	1 خطبہ کوہ صفا
41	23 معمول عیدین	8	2 آداب گفتگو
43	24 جہنم سے بچنے کے بارے میں خطبہ	9	3 خطبہ پیشین گوئی
46	25 خطبہ عذاب قبر	10	4 خطبہ روانگی لشکر
49	26 خطبہ وفد عبدالقیس	11	5 حشر میں احتساب
52	27 کیفیت خطبہ	12	6 دیدار الٰہی
54	28 اچھے اخلاق کی ترغیب	17	7 برے اعمال سے بچنے کی دعوت
56	29 مدینہ منورہ میں جمعہ کا پہلا خطبہ	18	8 علم دین کی تعلیم
60	30 خطبہ یاد موت	19	9 دائمی عمل
63	31 خطبہ تائید صداقت	20	10 خطبہ رمضان المبارک
64	32 یہود کو دعوت اسلام	23	11 بے ثبات دُنیا
65	33 دو عظیم چیزیں	24	12 اعمال جنت
67	34 خطبہ حرمت شراب	25	13 نماز کے بعد خطبہ
69	35 قصہ جساسہ	26	14 ہوازن کے قیدیوں سے سلوک
77	36 فضیلت جہاد	28	15 خطبہ ترغیب صدقہ
80	37 ہمسایہ سے اچھا سلوک	31	16 خطبہ حدود دین
81	38 اللہ پر ایمان	33	17 حرمت مکہ مکرمہ
82	39 پانچ اہم باتیں	34	18 خطبہ مشاہدہ آخرت
83	40 دیانت داری	36	19 خطبہ غزوہ حنین
84	41 مذمت خیانت	37	20 خطبے میں رقت
88	42 آخری دور کے فتنے	38	21 اللہ تعالیٰ کی پسند

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
43 خطبہ استسقاء	90	67 مال اور اولاد آزمائش ہے	145
44 خطبہ سورج گہن	94	68 خطبہ دیدارِ الٰہی	146
45 فتنہ دجال	96	69 ستارہ ٹوٹنے کی حقیقت	148
46 اہل جنت	99	70 سبا کی وضاحت	151
47 اجتناب کبائر	100	71 برے اور اچھے کی پہچان	152
48 اے اللہ میں نے تبلیغ کر دی	101	72 مالی کشادگی کی پیش گوئی	153
49 امر معروف و نہی عن المنکر	102	73 خطبہ طریقہ نماز	155
40 خطبہ حوض کوثر	105	74 عورتوں کو وعظ و نصیحت	158
51 تقدیر پر ایمان رکھنا	107	75 خطبہ تعظیم صحابہ	162
52 اتباع سنت	109	76 خطبہ ممانعت غیبت	163
53 جنتی گروہ	112	77 خطبہ نکاح	164
54 قیامت کی باتیں	113	78 خطبہ تبوک	167
55 فتنوں سے آگاہی	114	79 نیکی اور بدی کے راستے	170
56 خطبہ مناقب انصار	115	80 تاکید جمعہ	171
57 پانچ برائیوں سے بچو	118	81 کلام الٰہی	172
58 نیک باتیں	120	82 خطبہ دیت	174
59 خطبہ فتح مکہ	122	83 خطبہ شکر	175
60 خطبہ نیک اعمال	124	84 نیکی کا بدلہ	175
61 مشاہدہ خیر اور شر	126	85 قرآن مجید	177
62 خطبہ حجۃ الوداع	130	86 ایک مبارک خواب	178
63 یوم نحر کا خطبہ	137	87 راستہ کے حقوق	180
64 خطبہ پابندی عہد	140	88 مذمت اسراف	182
65 ممانعت عیب جوئی	141	89 اللہ کے بندوں کی پہچان	184
66 دنیا کی حقیقت	142	ماخذ	186

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو ہمارا مالک خالق ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود اور سلام ہو۔ شریعت مطہرہ کی کچھ باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظوں میں موجود ہیں۔ اس لیے خطبات نبوی حضور کے اسوہ حسنہ کا ایک بنیادی حصہ ہیں۔ حضور کے خطبات میں بڑی مفید اور اہم باتیں ہیں۔ میں عرصہ دراز سے اس ضرورت کو محسوس کر رہا تھا کہ میں کتب احادیث سے ان احادیث کو یکجا کر دوں جن میں وعظ و نصیحت کی باتیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس سالہ زندگی میں آپ نے جو دعوت اسلام کا کارہا نمایاں سرانجام دیا ہے وہ بڑا عظیم ہے۔ اس عظیم کام کو پھیلانے کی غرض سے اس کتاب کی ترتیب صفحہ تحریر پر لائی گئی ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا بیشتر حصہ عقائد' عبادات معاملات اور اخلاق پر مبنی ہے۔ ان موضوعات پر جس قدر احادیث مجھے میسر آئی ہیں۔ میں نے انہیں ایک ترتیب سے اس کتاب میں درج کر دیا ہے۔ میری یہ دیرینہ خواہش تھی کہ میں آپ کے خطبات کو ایک کتابی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور عنایت سے کتاب مکمل ہوئی۔ میں اللہ کے احسان کا بے حد شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

مورخہ : یکم اپریل 2000ء

عالم فقری

1 - خطبہ کوہ صفا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سورت شعراء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو دعوت توحید دیں تو آپ نے لوگوں کو کوہ صفا کے مقام پر جمع کیا اور اس کے بعد راہ ہدایت کے بارے میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بارے میں روایات مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَکَ الْاَقْرَبِيْنَ فَصَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَافَ جَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلاً بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْکَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّکَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَّعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب سورت شعراء کی یہ آیت نازل ہوئی وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَکَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنی اپنے قریبی عزیز واقارب کو ڈرائیں۔

تو آپ کوہ صفا پر جو خانہ کعبہ کے قریب ہے تشریف لے گئے اور وہاں سے پکارنا شروع کیا۔ اے بنی عدی یعنی قریش کی تمام شاخوں کو نام سے بلانا شروع کیا۔ چنانچہ جب قریش کی تمام شاخوں کے لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ جنگل میں ایک لشکر آ کر اترا

Marfat.com

ہے اور تمہیں تباہ و غارت کر دینا چاہتا ہے تو کیا تم مجھ کو سچا جانو گے۔ ان سب نے ایک زبان ہو کر کہا۔ ہاں ہم یقین کر لیں گے کہ آپ نے ہمیشہ سچ بولا ہے یعنی تمہاری زبان سے ہم نے کبھی سوائے سچ کے کوئی بات نہیں سنی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم مجھے سچا سمجھتے ہو تو سنو کہ میں خدا کی طرف سے تمہیں اس کے سخت ترین عذات کے اترنے سے پہلے ڈرانے والا بن کر آیا ہوں۔ یعنی میں خدا کے رسول کی حیثیت سے تمہارے سامنے اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں اس کو قبول کرو۔ اگر تم اس دعوت کو قبول نہیں کرو گے اور مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے۔ تو پھر میں تمہیں یہ خبر دیتا ہوں کہ تم پر خدا کا نہایت سخت عذاب نازل ہو گا۔ ابولہب جو حضور کا چچا تھا اور جس کا نام عبد العزیٰ تھا یہ بات سن کر بولا کیا اسی لیے تو نے ہمیں اکٹھا کیا تھا اس پر یہ سورت نازل ہوئی تبت یدا ابی لھب و تب یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے اور حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت کے ساتھ گستاخی کرنے کی وجہ سے تباہ برباد ہو گیا۔ (بخاری)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَ قْرَبِیْنَ جَمَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَخَصَّ وَ عَمَّ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰہِ ضَرًا وَّلَا نَفْعًا یَا مَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِ مُنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰہِ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا یَا مَعْشَرَ بَنِیْ قُصَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَا مَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًا وَّلَا نَفْعًا یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکِ ضَرًّا وَ لَا نَفْعًا اَنَّ لَکِ رَحِمًا وَّ سَاَبُلُّھَا بِبَلَالِھَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ ''وَاَنْذِرْ

عَشِیْرَتکَ الْاَقْرَبِیْنَ'' نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خاص و عام لوگوں کو جمع کر کے فرمایا اے قریش ! اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں اے بنو عبد مناف کے لوگو اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں ذاتی طور پر تمہیں نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اے بنی قصی کے گروہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ بیشک تمہار نفع نقصان مجھ سے وابستہ نہیں۔ اے بنو عبد المطلب کے قبیلہ والو بلا شبہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو نار جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع ونقصان کا (ذاتی طور پر) مالک نہیں ہوں۔ بے شک تم میرے عزیز و اقارب سے ہو اور عنقریب میں اسے اس کی تری سے تر کروں گا۔

(ترمذی جلد دوم باب التفسیر حدیث ۱۱۱۴)

عَنْ اَبُوْ مُوْسیٰ اَشْعَرِیْ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتکَ الْاَ قْرَبِیْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ فَرَفَعَ صَوْتَہٗ فَقَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ مُنَافٍ یَا صَبَاحَاہُ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ ''وانذر عشیرتک الا قربین'' نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے پکارا۔ اے عبد مناف کی اولاد! یا صباحاہ (یعنی دوڑتے چلے آؤ) (ترمذی جلد دوم باب التفسیر حدیث ۱۱۱۵)

2 - آداب گفتگو

اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو تنبیہ فرمائی کہ رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتیں دریافت نہ کی جائیں جن میں تمہاری بہتری نہ ہو کیونکہ اگر وہ ظاہر ہو جائیں تو تمہیں اچھی نہ لگیں گی اس کی متعلق حدیث میں یوں بیان ہوا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃً مَا سَمِعْتُ مِثْلَھَا قَطُّ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا قَالَ فَغَطّٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُجُوْھَھُمْ لَھُمْ حَنِیْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَبِیْ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا شاندار خطبہ دیا کہ اس سے پہلے اس طرح کا خطبہ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جن چیزوں کا علم میرے پاس ہے اگر تمہیں معلوم ہو جائیں تو تم بہت تھوڑا ہنستے بلکہ بہت زیادہ آنسو بہاتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر صحابہ کرام نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور رونا شروع کر دیا پھر ایک آدمی نے پوچھا کہ حضور میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں شخص ہے۔

اس پر یہ آیت ہوئی کہ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (بخاری)

3 - خطبہ پیش گوئی

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے انصار کے بارے میں مندرجہ ذیل پیش گوئی کی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ

فَاِنَّ النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَ یَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِی النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِیَ مِنْکُمْ شَیْئًا یَضُرُّ فِیْهِ قَوْمًا وَیَنْفَعُ فِیْهِ اٰخَرِیْنَ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَ لْیَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِیْئِهِمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مرض کے دوران باہر تشریف لے گئے۔ جس میں آپ کا وصال ہوا اور منبر پر تشریف فرما ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ پھر فرمایا اب لوگوں کی تعداد بڑھتی جائے گی مگر انصار کم ہوتے جائیں گے۔ حتیٰ کہ ان کی تعداد یہاں تک کم ہو جائے گی کہ جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ اگر تم میں کسی کو ایسا عہدہ دیا جائے جس سے کچھ لوگوں کو نقصان اور زیادہ کو نفع پہنچتا ہو تو ان کے اچھے لوگوں کو قبول کر لیا جائے اور برے لوگوں سے درگزر کیا جائے۔ (بخاری)

4- خطبہ روانگی لشکر

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید کی قیادت میں ایک لشکر بھیجا۔ بعض حضرات نے حضرت اسامہ بن زید کی قیادت پر اعتراض کیا تو اس پر حضور علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے یہ بیان کیا کہ اسامہ مجھے سب لوگوں سے اچھا لگتا ہے اور اس میں امیر لشکر بننے کی تمام صلاحیتیں موجود ہیں جن کے بارے میں تمہیں معلوم نہیں ہے۔ لہٰذا ان کے امیر لشکر بنانے پر تمہیں اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ روایت کا متن یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَ اَمَّرَ عَلَیْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِیْ اِمَارَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَةِ

Marfat.com

اَبِيۡهِ مِنۡ قَبۡلُ وَ اَيۡمُ اللهِ اِنۡ كَانَ لَخَلِيۡفًا لِلۡاِ مَا رَةِ وَ اِنۡ كَانَ لَمِنۡ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَ اِنَّ هٰذَا لَمِنۡ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعۡدَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا ان کے امیر بنائے جانے پر چند لوگوں نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تمہیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو اس سے پہلے تم اس کے والد کی امارت پر بھی معترض ہوئے تھے۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے پیارے تھے اور ان کے بعد ان کا بیٹا اسامہ مجھے سب سے پیارا ہے۔ (بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث ۱۵۸۶)

5- حشر میں احتساب

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حشر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ حشر کے روز جب تمام لوگوں کو اللہ کی بارگاہ میں اکٹھا کیا جائے گا تو وہ ایک جیسے ہوں گے۔ حدیث پاک میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے۔

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمۡ مُّحۡشُوۡرُوۡنَ اِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرۡلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَاۡ نَا اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ وَعۡدًا عَلَيۡنَا اِنَّا كُنَّا فَا عِلِيۡنَ اِلٰى اٰخِرِ الۡاٰيَةِ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الۡخَلَائِقِ يُكۡسٰى يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِبۡرَاهِيۡمُ اَلَا وَ اِنَّهٗ يُجَآءُ بِرِجَالٍ مِنۡ اُمَّتِيۡ فَيُؤۡخَذُ بِهِمۡ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوۡلُ يَارَبِّ اُصَيۡحَابِيۡ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدۡرِيۡ مَا اَحۡدَثُوۡا بَعۡدَكَ فَاَ قُوۡلُ كَمَا قَالَ الۡعَبۡدُ الصَّالِحُ وَ كُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِيۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ

Marfat.com

فَيُقَالُ اِنَّ هٰؤُ لَاءِ لَمْ يَزَالُوْ مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم حشر کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کئے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی " جیسے ہم نے تمہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے" یہ ہمارے ذمہ پر وعدہ ہے جو ہم نے پورا کرنا ہے" پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ خبر دار ہو جاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر فرشتے انہیں جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ میں کہوں گا کہ اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے بعد یہ کیسے گل کھلاتے رہے، پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک نیک بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔ (آیت ۱۱۷) پس کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے یہ اسی وقت مرتد ہو گئے تھے۔

(مشکوۃ - بخاری)

6 - دیدار الٰہی

ایک مرتبہ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کو دیکھے جانے کے بارے میں دریافت کیا اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح لوگوں کو مطمئن کیا اس کی تفصیل مندرجہ ذیل حدیث میں یوں موجود ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا شَافِعُوْهَا اَوْ مُنَافِقُوْهَا شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُوْنَهٗ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهٖ اَوِ الْمُوْثَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ اَوِ الْمُجَازٰى اَوْ نَحْوُهٗ ثُمَّ يَتَجَلّٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِّمَّنْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْحَمَهٗ مِمَّنْ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي النَّارِ بِاَثَرِ السُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَآءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ تَحْتَهٗ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى [illegible]

بِوَجْهِهٖ عَلَی النَّارِ ھُوَ اٰخِرُ اَھْلِ النَّارِ دُخُوْلاً الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْھِیْ عَنِ النَّارِ فَاِنَّہٗ قَدْ قَشَبَنِیْ رِیْحُھَا وَ اَحْرَقَنِیْ ذَکَاؤُھَا فَیَدْعُوا اللّٰہَ بِمَاشَاءَ اَنْ یَّدْعُوَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ ھَلْ عَسَیْتَ اِنْ اُعْطِیْتَ ذٰلِکَ اَنْ تَسْاَلَنِیْ غَیْرَہٗ فَیَقُوْلُ لَا وَ عِزَّتِکَ لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَہٗ وَ یُعْطِیْ رَبَّہٗ مِنْ عُھُوْدٍ وَّ مَوَاثِیْقَ مَا شَآءَ فَیَصْرِفُ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ عَلَی الْجَنَّۃِ وَ رَاٰھَا سَکَتَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّسْکُتَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیْ رَبِّ قَدِّمْنِیْ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَلَسْتَ قَدْ اَعْطَیْتَ عُھُوْدَکَ وَ مَوَاثِیْقَکَ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَ الَّذِیْ اُعْطِیْتَ اَبَدًا وَّیْلَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَکَ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ وَیَدْعُوااللّٰہَ حَتّٰی یَقُوْلَ ھَلْ عَسَیْتَ اِنْ اُعْطِیْتَ ذَالِکَ اَنْ تَسْاَلَ غَیْرَہٗ فَیَقُوْلُ لَا وَ عِزَّتِکَ لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَہٗ وَ یُعْطِیْ مَا شَاءَ مِنْ عُھُوْدٍ وَّ مَوَاثِیْقَ فَیُقَدِّمُہٗ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَاِذَا قَامَ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ انْفَھَقَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ فَرَاٰی مَا فِیْھَا مِنَ الْحَبْرَۃِ وَ السُّرُوْرِ فَیَسْکُتُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّسْکُتُ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَلَسْتَ قَدْ اُعْطِیْتَ عُھُوْدَکَ وَ مَوْثِیْقَکَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَیْرَ مَا اُعْطِیْتَ فَیَقُوْلُ وَیْلَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَآ اَغْدَرَکَ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَا اَکُوْنَنَّ اَشْقٰی خَلْقِکَ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ حَتّٰی یَضْحَکَ اللّٰہُ مِنْہُ فَاِ ذَا ضَحِکَ مِنْہُ قَالَ لَہٗ اُدْخُلِ الْجَنَّۃَ فَاِذَا دَا خَلَھَا قَالَ اللّٰہُ لَہٗ تَمَنَّہٗ فَسَاَلَ رَبَّہٗ وَ تَمَنّٰی حَتّٰی اِنَّ اللّٰہَ لَیُذَ کِّرُہٗ یَقُوْلُ کَذَاوَکَذَا حَتّٰی انْقَطَعَتْ بِہِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰہُ ذَالِکَ لَکَ وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے گزارش کی۔ یا رسول اللہ ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا چودھویں رات کو تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت

Marfat.com

ہوتی ہے۔لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ! نہیں۔فرمایا کہ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہو؟لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نہیں۔فرمایا کہ تو اسی طرح تم دیکھو گے جبکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا اور کہے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے۔چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا۔ اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کی شفاعت کرنے والے یا اس کے منافق بھی ہوں گے(اس میں ابراہیم راوی کو شک ہے)۔پس اللہ تعالیٰ ان کے پاس آکر فرمائے گا کہ تمہارا رب ہوں۔پس وہ کہیں گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آجائے کیونکہ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی صورت میں آئے گا جسکو وہ جانیں۔ پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ پھر جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے اس کے اوپر سے گزریں گے اور اس روز رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر سکے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اس روز یہی ہو گا۔ اے رب! بچا بچا۔ اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہونگے۔کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟لوگوں نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ ! فرمایا تو وہ سعدان کانٹوں جیسے ہونگے۔جبکہ وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے۔ چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہونگے جو ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اپنے عمل کے ساتھ باقی رہیں گے۔ یا فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے ہونگے۔بعض کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ یا جسم بدل جائیں گے یا اور کوئی ایسی ہی حالت ہو

Marfat.com

گی۔ پھر تجلی فرمائے گا یہاں تک کہ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو نکالنا چاہے گا۔ اسے نکالے گا۔ چنانچہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکال لو جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ وہ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمانا چاہے گا اور یہ ان سے ہونگے جو یہ گواہی دیتے ہونگے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پس وہ جہنم سے انہیں سجدے کی نشانیوں سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ سجدے کی جگہوں کو کھائے۔ پس وہ جہنم سے جلے بھنے ہوئے نکالے جائیں گے۔تو ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس طرح تر و تازہ اُگ آئیں گے جیسے سیلابی جگہ میں دانے اُگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور صرف ایک آدمی باقی رہ جائے گا۔اس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنے اور جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے تڑپا رکھا ہے اور اس کے تپش نے مجھے جھلس دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا چاہے گا کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اگر تجھے۔یہ چیز عطا فرمادی جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم میں اور کچھ نہیں مانگونگا۔ پس وہ جس طرح چاہے گا اللہ تعالیٰ سے پکے عہد و پیمان کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر عرض کرے گا۔اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہم سے یہ پکا عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب اس کے سوا کبھی بھی کوئی چیز نہیں مانگوں گا؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری عزت کی قسم میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا اور جو چاہے گا عہد و پیمان کرے گا۔ پس

Marfat.com

اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پس جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور اس کی طرف توجہ کرے گا اور جو اس کے اندر آسائش و مسرت ہے اسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر عرض کرے گا اے رب مجھے جنت میں داخل کر دے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تو نے ہمارے ساتھ یہ پکا عہد و پیمان نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے دیا اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا؟ پھر فرمائے گا کہ ابنِ آدم پر افسوس ہے یہ کتنا عہد شکن ہے، وہ عرض کرے گا کہ اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بد بخت نہیں رہنا چاہتا۔ جب وہ برابر دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا جب وہ اس کی بات پر ہنسے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ اور آرزو کر۔ پس وہ اپنے رب سے تمنا کرتا جائے گا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اُسے یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں اور فلاں۔ آخر کار اس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور دیا ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم، کتاب التوحید، حدیث ۲۲۸۷)

7 - برے اعمال سے بچنے کی دعوت

ابتدائے اسلام میں لوگ جب قبول اسلام کے لیے آپ کے دست اقدس پر بیعت کرتے تو آپ انہیں کچھ باتوں پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے تھے ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے جماعت کی صورت میں آپ کے دست اقدس پر بیعت کی تو آپ نے خطبہ کی صورت میں انہیں جو وعظ و نصیحت فرمائی۔ اس کی متعلقہ حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

Marfat.com

رَهْطٍ قَالَ اُبَایِعُکُمْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تُسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَ اَرْجُلِکُمْ وَ لَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَ فٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذَالِکَ شَیْئًا فَاُخِذَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا فَھُوَ لَہٗ کَفَّارَۃٌ وَ طَھُوْرٌ وَ مَنْ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَذَالِکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت میں بیعت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط پر بیعت کرتا ہوں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ کرو گے' نہ چوری کرو گے' نہ زنا کرو گے' نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے' نہ کسی پر بہتان باندھو گے' جو تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے بنایا ہو (قصداً) اور نہ ہی اچھی شے میں نافرمانی کرو گے تم میں سے جس نے اس عہد کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے ان میں سے کوئی شے کی اور دنیا میں اس سے مواخذہ کیا گیا تو وہ اس کے لیے کفارہ اور پاکیزگی ہے اور جس پر اللہ نے پردہ ڈالا وہ اللہ کے حوالہ ہے اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے گا تو اسے بخش دے گا۔ (بخاری شریف)

8- علم دین کی تعلیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ دوران خطبہ اگر کوئی سوال پوچھ لیتا تو اس کا جواب دے دیتے جسے پوچھنے والے کے علاوہ دوسرے حضرات بھی سن لیتے ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابی نے عمل دین کے بارے میں کچھ باتیں دریافت کیں تو آپ نے ان کی وضاحت دوران خطبہ ہی کر دی اس کے متعلق حدیث پاک مندرجہ ذیل ہے۔

Marfat.com

قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ اَنْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَآءَ يَسْئَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِیْ مَا دِيْنُهٗ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى اَنْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِیَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا۔

حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اس وقت گیا جبکہ آپ خطبہ دینے میں مصروف تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ ناچیز آپ سے دین کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہے کیوں کہ اسے معلوم نہیں ہے کہ دین کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کو ترک کر کے میری طرف متوجہ ہوئے اور ایک کرسی لائی گئی۔ میرا گمان ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے۔ صحابی کہتے ہیں کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوگئے اور جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دین کے بارے میں علم عطا فرمایا تھا کہ اس کے بارے میں مجھے بتایا اور پھر خطبہ کو مکمل کیا۔ (مسلم)

9- دائمی عمل

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت تعداد میں ایک رات تشریف لے آئے۔ تو آپ نے انہیں یوں خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر تمہیں جسمانی قوت عطا کی ہے اس کے مطابق عمل کرو اور اس عمل کو ہمیشہ جاری رکھو اس طرح عمل میں استقامت پیدا ہو جائے گی۔ اس خطبہ کی حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ لِرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَصِیْرٌ وَکَانَ یُحَجِّرُہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ فِیْہِ فَجَعَلَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِہٖ وَ یَبْسُطُہٗ بِالنَّھَارِ فَثَابُوْا ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ مِّنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ مَا دُوْوِمَ عَلَیْہِ وَاِنْ قَلَّ وَکَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلُوْا عَمَلاً اَثْبَتُوْہُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی رات کے وقت آپ اس کو حجرہ کی صورت میں کھڑا کر کے اس میں نماز پڑھتے صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کر دی۔ دن کے وقت آپ وہ چٹائی بچھا لیا کرتے تھے۔ ایک رات صحابہ کرام بہت زیادہ تعداد میں آگئے آپ نے خطبہ کی صورت میں انہیں فرمایا کہ اے لوگو! اپنی جسمانی قوت کے مطابق عمل کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اجر عطا فرماتا رہتا ہے جب تک کہ تم عبادت سے اکتا نہ جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھا عمل وہ ہے جس پر دوام کیا جائے خواہ وہ عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا یہی طریقہ تھا کہ جب وہ کوئی عمل کرتے تھے تو اس کو ہمیشہ کے لیے کرتے۔ (مسلم)

10- خطبہ رمضان المبارک

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آنے والا تھا۔ تو اس سے قبل آپ نے شعبان کے آخری ایام میں صحابہ کرام کے سامنے ایک خطبہ دیا جس میں رمضان المبارک کی اہمیت بیان کی اور روزہ کے

Marfat.com

فوائد بیان کیے۔ خطبے کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَ قِيَامَ لَيْلَةٍ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَ مَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَ شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَ شَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَ عِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ وَ مَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ اَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کے آخری دن سرکار دوعالم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ یہ بڑا ہی با برکت اور مقدس مہینہ ہے' یہ وہ مہینہ ہے جس میں رات (لیلۃ القدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام (عبادت خداوندی کے لیے جاگنا) نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس ماہ مبارک میں نیک (یعنی نفل) کے طریقہ اور عمل کے ذریعے بار گاہ حق میں تقرب کا طلب گار ہوتا ہے۔ تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے جس نے

Marfat.com

رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینہ میں فرض ادا کیا ہو (یعنی ماہ رمضان میں نفل اعمال کے برابر ثواب ہوتا ہے) اور جس شخص نے ماہ رمضان میں (بدنی یا مالی) فرض ادا کیا تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینہ میں ستر فرض ادا کئے ہوں یعنی رمضان میں کسی ایک فرض کی ادائیگی کا ثواب دوسرے دنوں میں ستر فرض کی ادائیگی کے ثواب کے برابر ہوتا ہے اور ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے۔ (کہ روزہ دار کھانے پینے اور دوسری خواہشات سے رکا رہتا ہے) وہ صبر جس کا ثواب بہشت ہے ماہ رمضان غمخواری کا مہینہ ہے (لہٰذا اس ماہ میں محتاج و فقراء کی خبر گیری کرنی چاہیے) اور یہ وہ مہینہ ہے جس (میں دولتمند اور مفلس ہر طرح کے) مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص رمضان میں کسی روزہ دار کو (اپنی حلال کمائی سے) افطار کرائے گا تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ اور دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت کا سبب ہوگا اور اس کو روزہ دار کے ثواب کی مانند ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! ہم میں سب تو ایسے نہیں ہیں کہ جو روزہ دار کی افطاری کے بقدر انتظام کرنے کی قدر رکھتے ہوں۔" آپ نے فرمایا کہ یہ ثواب اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی عنایت فرماتا ہے جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ لسی یا ایک کھجور اور یا ایک گھونٹ پانی ہی کے ذریعہ افطار کرا دے اور جو شخص کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض (یعنی کوثر) سے اس طرح سیراب کرے گا کہ وہ (اس کے بعد) پیاسا نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو جائے اور ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ میں بخشش ہے (یعنی وہ مغفرت کا زمانہ ہے) اور اس کے آخری حصہ میں دوزخ کی آگ سے نجات ہے (مگر یہ تینوں چیزیں مومنین ہی کے لیے مخصوص ہیں کافروں کا اس سے کوئی تعلق نہیں

Marfat.com

ہے) اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام ولونڈی کا بوجھ ہلکا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے بخشش دے گا اور اسے آگ سے نجات دے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

11- بے ثبات دنیا

یہ دنیا بے ثبات ہے اس سلسلے میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر اس حقیقت کو واضح کیا کہ یہ دنیا بے ثبات ہے اور چند روزہ ہے۔ اس لیے اس دنیا میں بڑی دانشمندی سے وقت گزارنا چاہئے کیوں کہ دنیا کی کشش انسان کو یاد الٰہی سے غافل کرتی ہے۔ اس لیے آپ نے اپنے صحابہ کرام کو یہ احساس دلایا کہ دنیا کا مال صرف اس حد تک حاصل کرو جس سے انسانی ضرورت بخوبی سرانجام پا جائے۔ اس خطبہ کی متعلقہ حدیث حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَبَا سَعِيدِ بِنِ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَاَيْنَا اَنَّهُ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَ اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَ ارْتَعَتْ وَ اَنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا اَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَ الْيَتِيْمَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِنَّهُ مَنْ يَّاْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ

Marfat.com

كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے او ہم ان کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ تو فرمایا:۔اپنے بعد میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی کے بعد برائی آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اس سے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کر رہے ہیں جب کہ وہ آپ سے نہیں کرتے۔ ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا کہ سائل کہاں گیا؟ گویا وہ آپ کو اچھا لگا۔ فرمایا کہ بھلائی کبھی برائی نہیں لاتی۔ مگر فصل ربیع ایسی سبز گھاس بھی اگاتی ہے جو جانور کو مار دیتی ہے یا بیمار کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ جب دونوں کوکیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کر کے گوبر اور پیشاب کرے اور چرے۔ یہ مال سرسبز اور شیریں ہے وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ اس میں مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے اس کے علاوہ بھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بغیر حق کے اسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور قیامت کے روز وہ اس پر گواہ ہو گا۔ (بخاری)

12- اعمال جنت

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبے میں جنت میں لے جانے والے اعمال کی اہمیت واضح کی کہ بھلائی کے اعمال انسان کو جنت میں لے جائیں گے۔ اس وقت اس دنیا کا مال کام نہیں آئے گا اور ایک روز ایسا آئے گا جس روز اچھائی اور برائی کا فیصلہ ہو جائے گا جس کے بارے میں حدیث مبارکہ

Marfat.com

مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ عَمْرٍ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَقَالَ فِی خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْہُ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ اَلَا وَ اِنَّ الْاٰخِرَۃَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَّ یَقْضِیْ فِیْھَا مَلِکٌ قَادِرٌ اَلَا وَ اَنَّ الْخَیْرَ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ اَلَا وَ اِنَّ الشَّرَّ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْلَمُوْا اَنْتُمْ مِّنَ اللّٰہِ عَلٰی حَذَرٍ وَّ اعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مَّعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ باخبر رہو کہ دنیا کے موجود مال میں سبھی اچھے اور برے لوگ کھاتے ہیں اور آخر کا وعدہ صادق ہے۔ جب قادر مطلق فیصلہ فرمائے گا۔ آگاہ رہو کہ نیکی والے تمام عمل جنت میں لے جائیں گے اور برے عمل دوزخ میں لے جائیں گے۔ آگاہ رہو کہ تمہاری بھلائی اللہ سے خوف رکھنے میں ہے۔ آگاہ رہو تمہارے عمل تمہارے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (شافعی)

13- نماز کے بعد خطبہ

بعض اوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دینے کا انداز یوں بھی ہوتا تھا کہ آپ نماز کے بعد لوگوں کو خطاب فرماتے اور اس میں کسی نیک عمل کی ترغیب دے دیتے۔ ایک مرتبہ آپ نے فجر، ظہر، عصر اور مغرب کے بعد اپنے خطبہ میں وہ باتیں بتائیں جو آپ سے قبل گزر چکی تھیں۔ حدیث یہ ہے۔

Marfat.com

اَبُوْ زَیْدٍ (یَعْنِیْ عَمَرَ و بْنَ اَخْطَبَ) قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَفَخَطَبْنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبْنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبْنَا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا کَانَ وَ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے۔ اور ہم کو خطبہ دیا حتی کہ ظہر آ گئی' آپ نے منبر سے اتر کر ظہر پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر ہمیں خطبہ دیا۔ حتی کہ عصر آ گئی۔ پھر آپ نے اتر کر عصر پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھ کر ہمیں خطبہ دیا حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ نے ہمیں وہ تمام چیزیں بتادیں جو ہو چکی تھیں اور ہونے والی تھیں (یعنی مَاکَانَ وَ مَایَکُوْنَ کی خبریں دیں) سو جو ہم میں زیادہ حافظ تھا وہ زیادہ عالم تھا۔ (مسلم)

14 - ہوازن کے قیدیوں سے سلوک

فتح مکہ کے بعد قبیلہ ہوازن کے ساتھ معرکہ آرائی ہوئی قبیلہ ہوازن بڑا جنگجو قبیلہ تھا۔ جب آپ کو ان لوگوں پر فتح حاصل ہوئی تو ان کے بہت سے لوگ قیدی ہوئے آخر ہوازن کے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے رحم کی التجا کی۔ تو اس وقت آپ نے موجود مسلمانوں کو خطاب فرمایا اس کا متن مندرجہ ذیل ہے

عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَۃَ اَخْبَرَاہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ حِیْنَ جَاءَہٗ وَفْدُ ھَوَازِنَ مُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوْہُ اَنْ یَرُدَّ اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ وَ

Marfat.com

سَبْیِهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعِی مَنْ تَرَوْنَ وَ اَحَبُّ الْحَدِیْثِ اِلَیَّ اَصْدَقُہٗ فَاخْتَارُوْ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اِمَّا السَّبْیُ وَ اِمَّا الْمَالَ وَ قَدْ کُنْتُ اِسْتَانَیْتُ بِکُمْ وَ کَانَ اَنْظَرَهُمْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشَرَۃَ لَیْلَۃً حِیْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ رَادٍ اِلَیْهِمْ اِلَّا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ فَاَثْنٰی عَلَی اللہِ بِمَا هُوَ اَهْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ جَاءُ نَا تَائِبِیْنَ وَ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْهِمْ سَبْیَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذَالِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْئُ اللہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَیَّبْنَا ذَالِکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ فِیْ ذَالِکَ مِمَّنْ لَمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُکُمْ اَمْرَکُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّهُمْ قَدْ طَیَّبُوْا وَ اَذِنُوْا هٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْ سَبْیِ هَوَازِنَ ۔

مروان اور حضرت میسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا اور آپ سے سوال عرض کیا کہ ان کے مال اور قیدی ان کو واپس کر دیے جائیں ۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ میرے پاس صحابہ ہیں جنہیں تم دیکھ رہے ہو ۔ اور مجھے سچی بات پسند ہے تم دو میں سے ایک شے اختیار کر لو یا تو قیدی لے لو یا مال واپس لے جاؤ ۔ میں نے تمہارا انتظار کیا (اور مال تقسیم نہ کیا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف سے واپس آئے تھے تو ان کا دس دن سے

Marfat.com

زائد دن انتظار کیا تھا۔ جب ان کو یہ بات واضح ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو صرف ایک شے واپس کریں گے تو انھوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی اختیار کرتے ہیں۔ پھر جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا اما بعد! تمہارے بھائی تائب ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ میں ان کے قیدی انہیں واپس کردوں لہٰذا تم میں سے جو کوئی خوشی سے یہ کرے تو وہ ضرور قیدی واپس کرے اور تم میں سے جو کوئی پسند کرے کہ وہ اپنے حصہ پر قائم رہے۔ حتی کہ ہم اس کو پہلی فئی کے مال سے عطاء کریں تو وہ بھی کرے (قیدی واپس کردے) سب لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم نے بخوشی قیدی آزاد کئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اس کی اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ تم سب اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ حتیٰ کہ تمہارے سردار تمہاری رائے ہم تک پہنچائیں۔ پس سب لوگ چلے گئے اور ان کے نمائندوں نے ان سے بات چیت کی۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لوگوں کی رائے آپ نے عرض کی کہ وہ خوش ہیں اور انہوں نے (قیدی آزاد کرنے کی) اجازت دے دی ہے۔ یہ واقعہ ہے جو مجھے قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق پہنچا ہے۔ (بخاری شریف)

15 - خطبہ ترغیب صدقہ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مضر قبیلہ کے کچھ لوگ آئے جو غربت اور تنگ دستی کے شکار تھے۔ نماز پڑھانے کے بعد آپ

Marfat.com

نے لوگوں کو خطبہ دیا اور لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ غریب لوگوں کی فی سبیل اللہ مدد کی جائے۔ اس خطبہ کی حدیث یہ ہے

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةً عُرَاةً مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَذَّنَ وَ اَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَّ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كُوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّ ثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم دن کے شروع حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یک دم کچھ لوگ آپ کے پاس آ گئے جن کے پیر ننگے تھے۔ بدن بھی ننگے تھے' گلے میں چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئی تھیں اور ان کے گلوں میں تلواریں بھی لٹکی

Marfat.com

ہوئی تھیں ۔ ان کی اکثریت کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا۔ ان کے اس غریبانہ حال کو دیکھ کر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ آپ اندر گئے اور پھر باہر آ گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ حضرت بلال نے اذان کہی اور پھر تکبیر پڑھی اور آپ نے نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی کہ اے لوگو! اس سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر سورہ حشر کی آیات پڑھیں ۔ جس میں یہ لکھا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور غور کرو کہ تم نے اپنی جانوں کے لیے آخرت میں کیا بچایا ہے جو تمہارے کام آئے گا۔ پھر لوگ صدقہ کی طرف راغب ہوئے ۔ کسی نے درہم و دینار دیئے' کسی نے کپڑے دیئے ۔ کسی نے ایک صاع گیہوں دیئے کسی نے ایک صاع کھجوریں دیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک ٹکڑا کھجور ہی کیوں نہ ہو وہی دو۔ پھر ایک شخص جس کا تعلق انصار سے تھا ایک تھیلہ بھرا ہوا لایا جس کو اٹھانے سے وہ تھکا ہوا معلوم ہوتا تھا اس کے بعد لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہاں تک کہ کھانے پینے کی چیزوں کے دو ڈھیر جمع ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں آ کر کسی نیک کام کی ابتداء کرے گا اس کے لیے اس کے اپنے عمل کا ثواب ہو گا اور دوسرے کے عمل کا بھی ثواب ہو گا جو اس کے کہنے کے مطابق عمل کریں گے لیکن نیکی کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔ جو شخص اسلام میں کسی برائی کی ابتداء کرے گا تو اسے اپنی برائی کا بھی گناہ ہو گا اور بعد میں اس برائی کو اپنانے والے کا گناہ بھی اس کے گناہوں میں شامل ہو گا اور برائی کرنے والوں کا گناہ کم نہ ہو گا۔ (مسلم)

Marfat.com

16- خطبہ حدود دین

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ کی وضاحت فرمائی اور سال بھر کے مہینوں کی فضیلت اور اہمیت کو واضح کیا اور امن کا پیغام دیا اور مزید تاکید فرمائی کہ میرے بعد متحد ہو کر رہنا لڑائی جھگڑے میں نہ پڑنا اس خطبہ کی متعلقہ حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْأَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَۃِ وَذُوالْحَجَّۃِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَ شَعْبَانَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ ذُوالْحَجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ بَلْدَۃً قُلْنَا بَلٰی قال فَاَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَ اَمْوَالَکُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاحْسِبُہٗ قَالَ وَ اَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا وَ سَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَسَیَسْأَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِیْ ضَلَالًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ یُبَلِّغُہٗ اَنْ یَکُوْنَ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَہٗ فَکَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَکَرَہٗ یَقُوْلُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَیْنِ۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر رضی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا زمانہ اس دن کی ہئیت پر گردش کر رہا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال کے بارہ ماہ ہیں ان میں سے چار ماہ حرام ہیں ان چار میں سے تین تو متصل ہیں وہ ذوالعقدہ ذوالحجہ اور محرم ہیں اور ایک رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے۔ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ فرمایا کیا مکہ مکرمہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں یہ مکہ مکرمہ ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کے بغیر کسی اور نام کا ذکر فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر نہیں؟ ہم نے کہا جی ہاں یہ قربانی کا دن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال محمد بن سیرین نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اور تمہاری آبروئیں اور عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر میں تمہارا اس مہینے میں حرام ہے (یہ امور دائمی حرام ہیں) تم عنقریب اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پوچھے گا خبردار! تم میرے بعد کسی حال میں دین اسلام سے نہ پھرنا گمراہ نہ ہو جانا۔ اس حالت میں کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو' خبردار! جو یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ پیغام پہنچا دے شاید جس کو پیغام پہنچے وہ بعض سننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہو۔ جب محمد بن سیرین اس کا تذکرہ کرتے تو کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار فرمایا میں نے احکام لوگوں تک پہنچا دیئے ہیں۔ (بخاری)

17- حرمت مکہ مکرمہ

فتح مکہ کے بعد ایک روز آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو یہ بتایا کہ مکہ مکرمہ حرمت والا شہر ہے اس لیے اس حرمت والے شہر میں جن آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے ان کی وضاحت آپ کی حدیث کے مطابق مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَلَمْ تَحْلِلْ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا وَلَا يُخْتَلٰی خَلَاهَا وَلَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ لِلْقَيْنِ وَالْبُيُوْتِ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ حَلَالٌ۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن مکہ کو حرام کیا۔ یہ اللہ کے حرام کرنے سے قیامت تک حرام ہے مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ ہوا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی تھوڑی دیر کے لیے حلال ہوا۔ اس کا شکار بھگایا نہ جائے' اس کا کانٹا اکھیڑا نہ جائے۔ اس کا گھاس کاٹا نہ جائے اور نہ ہی اس میں گم ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر وہ شخص اٹھائے جو اس کا لوگوں میں اعلان کرے۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے گھاس کے (گھاس کی اجازت فرمائیں) کیونکہ لوہاروں کو اور گھروں میں اس کی ضرورت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا لیکن گھاس وہ تمہارے لیے حلال ہے۔ (بخاری)

Marfat.com

18- خطبہ مشاہدہ آخرت

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جنت دوزخ کے بارے میں کچھ حقائق سے آگاہ کیا اور آخرت میں ہونے والی تمام باتوں کی خبر دی۔ اس کے متعلق خطبہ کا متن حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ قُلْتُ مَا شَانُ النَّاسِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَیْ نَعَمْ قَالَتْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتّٰی تَجَلَّانِی الْغَشْیُ وَاِلٰی جَنْبِیْ قِرْبَةٌ فِیْهَا مَآءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ اَصُبُّ مِنْهَا عَلٰی رَاْسِیْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ قَالَتْ وَ لَغَطَ نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْکَفَاتُ اِلَیْهِنَّ لِاُ سَکِّتَهُنَّ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ قَالَتْ قَالَ مَامِنْ شَیْءٍ لَّمْ اَکُنْ اُرِیْتُهٗ اِلَّا وَقَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتَّی الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَةِ مَسِیْحِ الدَّجَّالِ یُؤْتٰی اَحَدُ کُمْ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوْقَالَ الْمُوْقِنُ شَکَّ هِشَامٌ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مُحَمَّدٌ جَآءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی فَاٰمَنَّا فَاَجَبْنَا وَ اتَّبَعْنَا وَ صَدَّقْنَا فَیُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اِنْ کُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهٖ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ شَکَّ هِشَامٌ فَیُقَالُ لَهٗ مَا عِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُ قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِیْ فَاطِمَةُ فَاَوْعَیْتُهٗ غَیْرَ اَنَّهَا ذَکَرَتْ مَا یُغَلِّظُ عَلَیْهِ۔

Marfat.com

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے پاس گئی تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے تو انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا نشانی پس سر سے اثبات کا اشارہ کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت طویل نماز پڑھی یہاں تک کہ مجھے غشی آگئی اور میرے پہلو میں پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں نے اسے کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ اما بعد وہ فرماتی ہیں کہ انصار کی کچھ عورتیں شور کرنے لگیں تو میں انہیں چپ کرانے لگی۔ میں نے حضرت عائشہ سے کہا کہ حضور نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ یہ فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اس جگہ پر دیکھ لی۔ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ دجال کے فتنے جیسی یا اس کے قریب تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا۔ کہ اس شخص کے بارے میں تیرا علم کیا ہے؟ پس وہ ایمان بایقان والا ہوگا۔ اس میں ہشام کو شک ہے تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے پس ہم ایمان لائے دعوت قبول کی اور ان کی پیروی کی اور تصدیق کی۔ اس سے کہا جائے گا کہ اچھی نیند سو جا۔ ہم بخوبی جانتے تھے کہ تو ان پر ایمان رکھتا ہے اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوا۔ ہشام کو شک ہے تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں میں نے تو صرف لوگوں کو باتیں بناتے ہوئے سنا تھا۔ میں نے عرض کی تو ہشام نے فرمایا! فاطمہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے اسے یاد رکھا ہے سوائے اس کے جو منافق پر سختی کے متعلق انہوں نے ذکر کیا تھا۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

19- خطبہ غزوۂ حنین

غزوہ حنین کے موقع پر جب مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور لوگوں میں آپ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا تو انصار میں سے کچھ لوگوں نے شکوہ کیا تو اس کے جواب میں آپ نے انصار کو ایک قبے میں جمع کر کے خطبہ ارشاد فرمایا اور انصار کی حوصلہ افزائی فرمائی اس کے متعلق حدیث پاک مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ اَقْبَلَتْ ھَوَازِنُ وَ غَطْفَانُ وَ غَیْرُ ھُمْ بِنَعَمِھِمْ وَذَرَارِیِّھِمْ وَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃُ الْاٰفٍ مِنَ الطُّلَقَآءِ فَاَدْبَرُوا عَنْہُ حَتّٰی بَقِیَ وَحْدَہٗ فَنَادٰی یَوْمَئِذٍ نِدَائَیْنِ لَمْ یَخْلِطْ بَیْنَھُمَا اِلْتَفَتَ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَکَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ یَّسَارِہٖ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَکَ وَھُوَ عَلٰی بَغْلَۃٍ بَیْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ فَانْھَزَمَ الْمُشْرِکُوْنَ وَاَصَابَ یَوْمَئِذٍ غَنَائِمَ کَثِیْرَۃً فَقَسَمَ فِی الْمُھَاجِرِیْنَ وَالطُّلَقَآءَ وَ لَمْ یُعْطِ الْاَنْصَارَ شَیْئاً فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا کَانَتْ شَدِیْدَۃٌ فَنَحْنُ نُدْعٰی وَیُعْطِی الْغَنِیْمَۃَ غَیْرَنَا فَبَلَغَہٗ ذٰلِکَ فَجَمَعَھُمْ فِیْ قُبَّۃٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَاحَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ فَسَکَتُوْا فَقَالَ یَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَذْھَبَ النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَ تَذْھَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ تَحُوْزُنَہٗ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ فَقَالُوْا بَلٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْباً لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ قَالَ ھِشَامٌ قُلْتُ یَا اَبَاحَمْزَۃَ وَاَنْتَ شَاھِدٌ ذَاکَ قَالَ وَاَیْنَ اَغِیْبُ عَنْہُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب غزوہ حنین کا دن تھا۔ قوم

Marfat.com

ہوازن۔ غطفان اور ان کے سوا دوسرے کافر اپنے جانوروں اور بچوں سمیت آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دس ہزار مہاجرین و انصار اور کچھ طلقاء تھے۔ وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے حتیٰ کہ آپ اکیلے رہ گئے۔ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آوازیں دیں۔ ان میں خلط نہ کیا (جدا جدا آوازیں دیں) چنانچہ آپ نے اپنی داہنی طرف چہرہ انور کر کے فرمایا اے انصار کے گروہ' انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ فکر نہ کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ سفید خچر پر سوار تھے۔ آپ نے نیچے اتر کر فرمایا میں اللہ کا عبد اور اس کا رسول ہوں تو فوراً مشرک شکست کھا گئے۔ اس روز آپ نے بہت مال غنیمت پایا اور وہ مہاجرین اور طلقاء میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ انصار نے کہا جب سختی ہوتی ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت دوسروں کو دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کو ایک قبہ میں جمع کیا اور فرمایا اے انصار کی جماعت وہ کیا بات ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے وہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اے انصار کے گروہ کیا تم راضی نہیں کہ لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم لے کر جاؤ۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم خوش ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ کسی وادی میں چلیں انصار کسی گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی اختیار کروں گا۔ ہشام نے کہا اے ابا حمزہ اس وقت آپ موجود تھے۔ انس نے کہا آپ سے غائب کب ہوا ہوں۔

(بخاری شریف)

20 - خطبے میں رقت

حضرت عبداللہ کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دینے کے لیے جلوہ افروز ہوئے اور مجھے یعنی عبداللہ کو تلاوت قرآن کے لیے کہا

Marfat.com

تو حضرت عبداللہ نے آپ کے سامنے سورہ نساء کی تلاوت کی جس کے اثر سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔حدیث پاک کا متن حسب ذیل ہے۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاءَ عَلَیْهِ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْداً غَمَزَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَعَیْنَاهُ تَدْمَعَانِ۔

علقمہ کا کہنا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔آپ نے مجھے قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا تو میں نے آپ کے سامنے سورۃ نساء کی تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنامن کل امة بشهید و جئنا بک علی هولا شهیداء۔ نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ سے ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔(ترمذی شریف)

21- اللہ تعالیٰ کی پسند

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو یہ اختیار دیا کہ خواہ وہ دنیا پسند کرے یا اس چیز کو پسند کرے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو اس نے اسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ اللہ کے بندے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں حضرت ابو بکر صدیق

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کے احسان کا ذکر فرماتے ہوئے یہ کہا کہ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس خطبے کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ خَیَّرَ عَبْداً بَیْنَ الدُّنْیَا وَ بَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ مَایُبْکِیْ ھٰذَا الشَّیْخَ اِنْ یَّکُنِ اللّٰہُ خَیَّرَ عَبْداً بَیْنَ الدُّنْیَا وَ بَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَالْعَبْدُ وَ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا فَقَالَ یَا اَبَابَکْرٍ لَّاتَبْکِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَا لِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِیْ خَلِیْلاً لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ وَّلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتُہٗ لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّابَابُ اَبِیْ بَکْرٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اُسکے پاس ہے اسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر رو پڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بزرگ کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اس کے پاس ہے ان میں سے ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ بندہ ہیں اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں چنانچہ فرمایا ابوبکر نہ رو۔ ساتھ نبھانے اور مال دینے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہ ہے۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

22- خطبہ عیدالضحیٰ

ایک مرتبہ عیدالضحیٰ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اس میں نماز اور قربانی کی وضاحت فرمائی کہ جو شخص ہماری طرح نماز عید پڑھنے کے بعد ہماری طرح قربانی کے جانور کو ذبح کرے گا تو اس کی نماز عید اور قربانی قبول ہو جائے گی اور جو نماز عید سے قبل ہی قربانی کرے گا اس کی قربانی ہماری طرح نہ ہوگی اس لیے وہ قبول نہ ہوگی ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ نماز عید کے بعد دوبارہ قربانی کرے تو پھر اس کی قربانی قبول ہو جائے گی۔ اس خطبے کی حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَضْحٰی بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَ نَسَکَ نُسُکَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ وَمَنْ نَّسَکَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہٗ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَلَا نُسُکَ لَہٗ فَقَالَ اَبُوْبُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ خَالُ الْبَرَآءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنِّیْ نَسَکْتُ شَاتِیْ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَعَرَفْتَ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّاَحْبَبْتُ اَنْ تَکُوْنَ شَاتِیْ اَوَّلَ شَاۃٍ تُذْبَحُ فِیْ بَیْتِیْ فَذَبَحْتُ شَاتِیْ وَ تَغَدَّیْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَ الصَّلٰوۃَ قَالَ شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَّنَا جَذَعَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْنِ اَفَتَجْزِیْ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا جو شخص ہماری نماز کی سی نماز پڑھے اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کرے اس کی قربانی صحیح ہوئی اور جو شخص

Marfat.com

نماز سے پہلے قربانی کرے وہ نماز سے پہلے گوشت کھانا ہے قربانی نہیں۔ ابو بردہ بن نیار نے عرض کیا جو براء بن عازب کے ماموں تھے۔ یا رسول اللہ میں نے تو اپنی بکری نماز سے پہلے ہی ذبح کرلی اور مجھے یہ خیال رہا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے یہ چاہا کے سب سے پہلے میرے ہی گھر میں بکری ذبح ہو اس لیے میں نے اپنی بکری ذبح کرلی اور نماز کو آنے سے پہلے کھا بھی لی۔ آپ نے فرمایا تیری بکری تو گوشت کی بکری ٹھہری اور قربانی نہ ہوئی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک سالہ بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو اچھی لگتی ہے کیا وہ میری طرف سے قربانی میں کافی ہو جائے گی تو آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔ (بخاری)

23- معمول عیدین

عید الفطر اور عید الضحیٰ کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول ہوتا کہ آپ عید کی نماز پڑھاتے اور اس کے بعد لوگوں میں خطبہ ارشاد فرماتے جس میں نیک اعمال کی تلقین فرماتے۔ اگر کسی بات کا حکم جاری کرنا ہوتا تو وہ بھی جاری کردیتے عید کے بعد خطبہ ارشاد فرمانے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَ الْاَضْحیٰ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَّبْدَاءُ بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ تَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِہِمْ فَیَعِظُہُمْ وَیُوْصِیْہِمْ وَیَاْمُرُہُمْ فَاِنْ کَانَ یُرِیْدُاَنْ یَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَہٗ اَوْیَاْمُرُبِشَیْءٍ اَمَرَبِہٖ یَنْصَرِفُ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَلَمْ یَزَلِ النَّاسُ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَھُوَ اَمِیْرُ الْمَدِیْنَۃِ فِیْ اَضْحیٰ اَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا اَتَیْنَا

اَلْمُصَلّٰی اِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَاِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْتَقِيَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهٖ فَجَبَذَنِيْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهٗ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا اَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا لَآ اَعْلَمُ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الضحیٰ کے موقع پر عید گاہ میں جاتے اور وہاں نماز عید پڑھتے پھر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے اور حکم فرماتے پھر اگر حکم جاری کرنا ہوتا تو اس کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ یہی معمول رہا۔ یہاں تک کہ میں عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ جب ہم عیدگاہ میں آئے تو اس کے لیے کثیر بن صلت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب مروان نے اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا۔ وہ مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم نے سنت کو بدل دیا۔ خدا کی قسم۔ اس نے کہا! اے ابو سعید! جو آپ جانتے ہیں وہ بات گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں جو جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اس نے کہا کہ لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے نہیں بیٹھتے لہٰذا میں نے اسے نماز سے پہلے کر دیا۔ (مگر مروان کے بعد خطبہ پھر سُنّت کے مطابق نماز عید کے بعد ہونے لگا)۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

24-جہنم سے بچنے کے بارے میں خطبہ

عدی بن حاتم قبیلہ طے کے سرداروں میں سے تھا۔ ایک مرتبہ وہ آپ کے پاس آیا تو وہ بہت متاثر ہوا ایک روز اس کی موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد لوگوں میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں صدقہ و خیرات کی ترغیب دی تاکہ لوگ آخرت میں جہنم سے بچ جائیں۔

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ ھٰذَا عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ وَ جِئْتُ بِغَیْرِ اَمَانٍ وَلَا کِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ اِلَیْہِ اَخَذَ بِیَدِیْ وَقَدْ کَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِکَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ یَجْعَلَ اللّٰہُ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ قَالَ فَقَامَ بِیْ فَلَقِیَتْہُ اِمْرَاَۃٌ وَ صَبِیٌّ مَعَھَا فَقَالَا لَا اِنَّ لَنَا اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَامَ مَعَھَا حَتّٰی قَضٰی حَاجَتَھُمَا ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ حَتّٰی اَتٰی بِیْ دَارَہٗ فَاَلْقَتْ لَہُ الْوَلِیْدَۃُ وِسَادَۃً فَجَلَسَ عَلَیْھَا وَ جَلَسْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَا یُفِرُّکَ اَنْ تَقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَھَلْ تَعْلَمُ مِنْ اِلٰہٍ سِوَی اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَکَلَّمَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا تَفِرُّ اَنْ تَقُوْلَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ تَعْلَمُ اَنَّ شَیْئًا اَکْبَرُ مِنَ اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ الْیَھُوْدَ مَغْضُوْبٌ عَلَیْھِمْ وَ اَنَّ النَّصَارٰی ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ حَنِیْفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَاَیْتُ وَ جْھَہٗ تَبَسَّطَ فَرَحاً قَالَ ثُمَّ اَمَرَبِیْ فَاُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ جَعَلْتُ اَغْشَاہُ اٰتِیْہِ طَرَفِیِ النَّھَارِ قَالَ فَبَیْنَمَا اَنَا عِنْدَہٗ عَشِیَّۃً اِذْ جَاءَ قَوْمٌ فِیْ ثِیَابٍ مِّنَ الصُّوْفِ مِنْ ھٰذِہِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰی وَ قَامَ فَحَثَّ عَلَیْھِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قَبْضَۃٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَۃٍ یَقِیْ اَحَدُکُمْ وَجْھَہٗ حَرَّ جَھَنَّمَ اَوِ النَّارَ وَلَوْ بِتَمْرَۃٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَاقِی اللّٰہِ وَقَائِلٌ لَہٗ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ اَلَمْ اَجْعَلْ

Marfat.com

لَکَ سَمْعاً وَ بَصَرًا فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَّکَ مَالاً وَّوَلَدًا فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَیْنَ مَاقَدَّمْتَ لِنَفْسِکَ فَیَنْظُرُ قُدَّامَهٗ وَ بَعْدَهٗ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ لَایَجِدُ شَیْئاً یَقِیْ بِهٖ وَجْهَهٗ حَرَّ جَهَنَّمَ لِیَقِ اَحَدُکُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ فَاِنِّیْ لَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الْفَاقَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُکُمْ وَ مُعْطِیْکُمْ حَتّٰی تَسِیْرَ الظَّعِیْنَةُ فِیْمَا بَیْنَ یَثْرِبَ وَالْحِیْرَةِ اَکْثَرُ مَا یَخَافُ عَلٰی مَطِیَّتِهَا السَّرَقُ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ فَیْنَ لُصُوْصُ طَیٍّ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ مسجد میں تھے صحابہ کرام نے بتایا یہ عدی بن حاتم ہیں اور طلب امان اور حفاظت کے بغیر ہی آیا تھا۔ جب میں قریب پہنچا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا جب کہ آپ اس سے پہلے فرما چکے تھے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا عدی بن حاتم کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔ حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے (راستے میں) ایک عورت نے آپ سے ملاقات کی اس کے ساتھ بچہ بھی تھا وہ دونوں کہنے لگے ہمیں آپ سے کچھ کام ہے۔ آپ ان دونوں کے ساتھ ٹھہر گئے یہاں تک کہ ان کی ضرورت کو پورا کیا۔ پھر آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر اپنے گھر میں داخل ہوئے تو خادمہ نے بچھونا بچھایا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر مجھ سے پوچھا تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار سے کیوں بھاگتے ہو کیا تمہارے خیال میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے۔ حضرت عدی کا کہنا ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے کچھ دیر گفتگو کے بعد فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی تسلیم کرنے سے کیوں بھاگتے ہو کیا اللہ سے بھی کوئی چیز بڑی ہے۔ حضرت عدی فرماتے ہیں

میں نے عرض کیا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں خالص مسلمان ہوں فرماتے ہیں میں نے دیکھا (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارکہ خوشی سے کھل گیا۔ پھر آپ نے مجھے حکم دیا اور میں ایک انصاری کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا۔ میں صبح و شام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا فرماتے ہیں۔ ایک شام میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا کہ دھاری دار اونی کپڑے پہنے ہوئے کچھ لوگ آئے۔ نبی کریم نے نماز پڑھی اور پھر کھڑے ہو کر لوگوں کو ان کے لیے صدقہ کی ترغیب دی اور فرمایا اگر چہ ایک صاع ہی ہو نصف صاع ہی ہو۔ اگر چہ ایک مٹھی یا آدھی مٹھی ہو چاہے کہ اپنے چہروں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اگر چہ ایک کھجور یا اس کے ایک ٹکڑے سے ہی ہو کیونکہ تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے وہی کچھ فرمائے گا جو میں تم سے کہتا ہوں کیا میں نے تمہارے کان اور آنکھیں نہیں بنائیں۔ وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں۔ اللہ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال و اولاد عطا نہیں کیے وہ کہے گا ہاں۔ کیوں نہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ کہاں ہے جو تم نے آگے بھیجا وہ آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھے گا لیکن کوئی چیز نہیں پائے گا جس کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم کی گرمی سے بچائے لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے ہی بچائے۔ مجھے تمہاری غربت کا اندیشہ نہیں اللہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں ہر چیز دے گا اور امن ایسا ہوگا کہ ایک عورت مدینہ سے حیرہ تک سفر کرے گی اور اسے چوری کا خدشہ نہ ہوگا۔ حضرت عدی بن حاتم کا کہنا ہے کہ میں نے دل میں سوچا قبیلہ طے کے ڈاکو اس وقت کہاں ہوں گے۔ (ترمذی شریف)

Marfat.com

25- خطبہ عذاب قبر

عذاب قبر برحق ہے۔ یہ ایک طرح کی سزا ہے جو برے لوگوں کو قبر میں ملے گی کیونکہ جو شخص دنیا میں گناہ اور اللہ کی نافرمانی کرے گا اس کا حکم نہ مانے گا تو اسے لازماً موت کے بعد اذیت ناک عذاب دیا جائے گا جسے عذاب قبر کہا جاتا ہے۔ عذاب قبر موت کے بعد فوراً شروع ہو جاتا ہے جن خطبات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے عذاب سے بچنے کی دعا کی ہے وہ یہ ہیں۔

عَنْ عُرْوَۃُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْباً فَذَکَرَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یَفْتَتِنُ فِیْھَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِکَ ـــــ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّۃً زَادَ غُنْدُرٌ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ فرماتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی آزمائش کا ذکر کیا کہ اس میں آدمی کو آزمایا جائے گا جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان خوف سے چیخنے لگے۔ غندر کا کہنا ہے کہ یہ عذاب قبر کے بارے میں تھا۔

(بخاری جلد اول کتاب الجنائز باب 869 ماجاء فی عذاب القبر حدیث 1283)

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَھَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمَّا یُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ کَاَنَّمَا عَلٰی رُؤُسِنَا الطَّیْرُ وَ فِیْ یَدِہٖ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِہٖ فِی الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللہِ مِنَ

Marfat.com

عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ هٰهُنَا وَقَالَ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ حِیْنَ یُقَالُ لَهٗ یَا هٰذَا مَنْ رَبُّکَ وَمَا دِیْنُکَ وَمَنْ نَبِیُّکَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَیَاْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ یَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ قَالَ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلَانِ وَمَا یُدْرِیْکَ فَیَقُوْلُ قَرَاْتُ کِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ فَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ الْاٰیَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ فَیَاْتِیْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَ طِیْبِهَا قَالَ وَیُفْتَحُ لَهٗ فِیْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَاِنَّ الْکَافِرَ فَذَکَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَیَاْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ کَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ اَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ فَیَاْتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَ سَمُوْمِهَا قَالَ وَیُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْهِ اَضْلَاعُهٗ وَزَدَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ ثُمَّ یُقَیَّضُ لَهٗ اَعْمٰی اَبْکَمُ مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَیَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً یَسْمَعُهَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ فَیَصِیْرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِیْهِ الرُّوْحُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں شامل ہوئے جب قبر

Marfat.com

تک پہنچے تو وہ مکمل نہیں ہوئی تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کے اردگرد ہم بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئے

آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک اٹھا کر فرمایا۔ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ حدیث جریر میں اس جگہ یہ بھی کہا ہے کہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اُس سے کہا جاتا ہے اے انسان تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ اور تیرا نبی کون ہے؟ ہناد نے کہا کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس بٹھا کر اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ دونوں اس سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے دونوں اس سے کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث فرمایا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی لہٰذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔ حدیث جریر میں یہ بھی ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والو کو سچی بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ دونوں فرشتے متفق ہو گئے۔ پس آسمان سے آواز دینے والے کی آواز آتی ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا لہٰذا جنت میں اس کا بستر لگا دو اور اس کو جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دو پس اس کے ذریعے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور حد نظر تک اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اور کافر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے تو دو فرشتے اس کے پاس آکر بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ دونوں کہتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جنہیں تمہاری طرف

Marfat.com

مبعوث فرمایا گیا تھا؟ کہتا ہے ہاہ ہاہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پس آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ یہ جھوٹ جانتا تھا لہٰذا جہنم میں اس کا بستر لگا دو اور اس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دو پس اس کے ذریعے جہنم کی آگ اور لپٹ آتی رہتی ہے اور اس کی قبر تنگ کردی جاتی ہے لہٰذا اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔ حدیث جریر میں یہ بھی ہے کہ پھر اس پر ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اندھا اور بہرہ ہوتا ہے اور اس کے پاس لوہے کا ایسا گرز ہوتا ہے جس کو اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے پھر وہ اس کی ایک چوٹ مارتا ہے تو اسکی آواز کو جنوں اور انسانوں کے سوا مشرق و مغرب تک سب سنتے ہیں اور وہ آدمی مٹی ہو جاتا ہے۔ پھر دوبارہ اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

26- خطبہ وفد عبدالقیس

ایک مرتبہ عبدالقیس کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جس کا تعلق قبیلہ ربیعہ سے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر خطبہ دیا اور انہیں چار چیزوں پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ وفد عبدالقیس کے خطبہ کے بارے میں احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ فِیْ حَدِیْثِہٖ ھٰذَا اَنَّ اُنَا سًا مِّنْ عَبْدِالْقَیْسِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا حَیٌّ مِّنْ رَّبِیْعَۃَ وَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکَ کُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَقْدِرُ عَلَیْکَ اِلَّا فِیْ اَشْھُرِ الْحُرُمِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَاْمُرُ بِہٖ مَنْ وَّرَآءَ نَا وَنَدْخُلُ بِہِ الْجَنَّۃَ اِذَا نَحْنُ اَخَذْنَا بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ وَّ اَنْھَاکُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اُعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

وَصُومُوا رَمَضَانَ وَ اَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَانْهَا كُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللهِ مَا عِلْمُكَ بِا لنَّقِيْرِ قَالَ بَلٰى جِذْعٌ تَنْقُرُوْنَهٗ فَتَقْذِفُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ اَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ تَصُبُّوْنَ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰى اِذَا سَكَنَ غَلْيَا نُهٗ شَرِ بْتُمُوْهُ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَكُمْ اَوْ اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهٖ بِالسَّيْفِ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ وَ كُنْتُ اَخْبَاهَا حَيَآ ءً مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَفِيْمَ نَشْرَبُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ الَّتِيْ يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّ اَرْضَنَا كَثِيْرَةُ الْجُرْذَانِ وَلَا تُبْقِيْ بِهَا اَسْقِيَةُ الْاَدَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ وَاِنْ اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ وَاِنْ اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہے ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لیے حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور کسی مہینہ میں حاضری ہمارے لیے ممکن نہیں لہٰذا آپ ہمیں ایسے احکام بتا دیں جو ہم اپنے قبیلہ تک پہنچائیں اور ہم خود بھی اس پر عمل کر کے جنت مں داخل ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو چار چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع فرماتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو۔ مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو اور چار چیزوں سے تم کو روکتا ہوں ان کا استعمال مت کرو' خشک کدوں سے بنائے ہوئے

Marfat.com

برتن، سبز گھڑے، لکڑی کے برتن اور روغن قار ملے ہوئے برتن، ان لوگوں نے عرض کیا کہ حضور آپ کو معلوم ہے لکڑی کا برتن کیسا ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں! تم لکڑی کو کھوکھلا کر کے اس میں کھجوریں بھگو دیتے ہو راوی کو شک ہے کھجوریں فرمایا یا چھوہارے) اور جب اس کا کچا پانی جوش کھا کر ٹھہر جاتا ہے تو پھر تم اس کو پیتے ہو، جس سے نشے کا یہ اثر ہوتا ہے یہاں تک کہ تم میں سے ایک شخص اپنے چچا زاد کو تلوار سے قتل کر ڈالتا ہے۔ وفد میں سے ایک شخص تھا جس کو اسی وجہ سے زخم لگا تھا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی وجہ سے اپنا زخم چھپایا ہوا تھا اس نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم کس قسم کے برتنوں میں پیا کریں، آپ نے فرمایا چمڑے کی ان مشکوں میں پیو جن کے منہ بندھے ہوں۔ اہل وفد نے عرض کیا یا نبی اللہ! ہمارے علاقہ میں چوہے بکثرت ہیں وہاں چمڑے کے مشکیزہ وغیرہ نہیں رہ سکتے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان ہی برتنوں میں پیو اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں، اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں، اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالقیس کے سردار سے فرمایا تمہارے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ وہ سمجھ اور بردباری ہیں۔ (مسلم شریف)

اسی مضمون کی ایک اور حدیث یہ ہے:-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَ لَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَ نَدْعُوْا اِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا ایک وفد نبی کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور (مضر قبیلہ کے راستے میں ہونے کی وجہ سے) حرام مہینوں کے سوا آپ کے پاس نہیں آ سکتے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں جسے ہم سیکھ لیں اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اس کی طرف بلائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کی تفصیل بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دینا' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا۔ (ترمذی)

27- کیفیت خطبہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو بعض اوقات آپ کے چہرہ اقدس پر جلالت کے آثار نمایاں ہو جاتے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور لوگوں کو باخبر کرتے کہ قیامت بالکل قریب ہے لہٰذا قیامت آنے سے پہلے نیک اعمال کرلو۔ نیک اعمال کے لیے سب سے اچھا حکم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو سب سے عمدہ ہے اور سب سے بہتر ہدایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور بدترین کام دین میں نئی باتیں پیدا کرنا ہے۔ کیفیت خطبہ کے بارے میں روایات حسب ذیل ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَّقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ وَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ الْوُسْطٰى۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

Marfat.com

خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور جلالت کی کیفیت طاری ہو جاتی گویا کہ آپ لشکر کو ڈرانے والے ہیں جو کہتا ہے کہ وہ لشکر تمہیں صبح یا شام کو لوٹ لے گا۔ دوران خطبہ آپ فرماتے کہ میں اور قیامت اسی طرح آپس میں قریب ہیں جس طرح کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا اور ان دونوں سے اشارہ فرماتے۔ (مسلم)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَعَلَا صَوْتُہٗ وَشْتَدَّ غَضَبُہٗ کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ مَسَّاکُمْ وَ یَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ وَ یَقْرُنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ الْوُسْطٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْاُمُوْرِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ تَرَکَ مَا لاً فَلِاَھْلِہٖ مَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْضَیَا عًا فَعَلَیَّ وَاِلَیَّ.

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آپ کی چشم اقدس سرخ ہو جاتیں۔ آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا گویا آپ لوگوں کو کسی لشکر سے خوف دلا رہے ہیں۔ فرماتے صبح و شام میں ایسا ایسا ہونے والا ہے اور فرماتے میں اور قیامت ایسے ہی بھیجے گئے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں اور درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں اما بعد سب سے اچھا حکم اللہ کی کتاب سب سے بہتر ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سب سے بدترین کام دین میں نئی باتیں پیدا کرنا اور ہر بدعت گمراہی ہے جو شخص مال چھوڑ کر مرے اور وہ مال اس کے بال بچوں کا ہے اور جو شخص قرض چھوڑ کر یا عیال چھوڑ کر مرے یعنی مال نہ چھوڑے تو وہ قرض میرے ذمے ہیں۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

28- اچھے اخلاق کی ترغیب

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم شام کو رات بھر چلو گے تو انشاء اللہ صبح تک پانی تک پہنچ جاؤ گے۔ آپ کی یہ بات درست ہوئی۔ صحابہ کرام جب سفر پر گئے تو صبح کے وقت پانی حاصل ہوا پانی چونکہ شدید ضرورت کے تحت دستیاب آیا تھا اس لیے کچھ صحابہ کرام میں آپ نے بے تابی دیکھی تو اس پر آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور صحابہ کو صبر وتحمل سے کام لینے کی ترغیب دی۔ اس خطبہ کی متعلقہ حدیث حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَ لَیْلَتِکُمْ وَ تَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ غَداً فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ حَتّٰی ابْھَارَّ اللَّیْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِیْقِ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَیْنَا صَلٰوتَنَا فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَھْرِہٖ ثُمَّ قَالَ ارْکَبُوْا فَرَکِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِیْضَاةٍ کَانَتْ مَعِیَ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْھَا وُضُوْءً دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَ بَقِیَ فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَیْنَا مِیْضَاَتَکَ فَسَیَکُوْنُ لَھَانَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلَّی الْغَدَاةَ وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَہٗ فَانْتَھَیْنَا اِلَی النَّاسِ حِیْنَ امْتَدَّ النَّھَارُ وَحَمِیَ کُلُّ شَیْءٍ وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلَکْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا ھُلْکَ عَلَیْکُمْ وَدَعَا بِالْمِیْضَاةِ فَجَعَلَ یَصُبُّ وَاَبُوْقَتَادَةَ یَسْقِیْھِمْ فَلَمْ یَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَآءً فِی الْمِیْضَاةِ تَکَابُّوْا عَلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا الْمَلأَ کُلُّکُمْ سَیُرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ وَاَسْقِیْهِمْ حَتّٰی مَا بَقِیَ غَیْرِیْ وَ غَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیْ اَشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَی النَّاسُ الْمَآءَ جَامِّیْنَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تم شام کو رات بھر چلو گے تو پانی تک انشاء اللہ تعالیٰ صبح کے وقت پہنچو گے۔ لوگ چلتے رہے اور کوئی دوسرے کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔ حضرت ابو قتادہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے یہاں تک کہ آدھی رات کے وقت راستے سے ہٹ گئے۔ آپ نے سر مبارک رکھ کر فرمایا کہ ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بیدار ہوئے اور دھوپ آپ کی پشت مبارک پر تھی۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہوگئے اور چلتے رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہوگیا چنانچہ آپ نیچے اتر پڑے اور آپ نے پانی کا برتن مانگا جو میرے پاس تھا اور اس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے کم پانی کے ساتھ وضو فرمایا اور کچھ پانی بچ رہا پھر فرمایا کہ ہمارے لیے اپنے اس برتن کی حفاظت کرنا۔ عنقریب اس سے ایک خبر وابستہ ہوگی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کی اذان کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر نماز فجر پڑھائی۔ آپ سوار ہوگئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوگئے۔ ہم دوسرے حضرات کے پاس اس وقت پہنچے جب دن خوب چڑھ گیا اور ہر چیز تپ گئی۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! ہم ہلاک ہوگئے ہم پیاسے ہیں' فرمایا کہ ہلاکت تمہارے لیے نہیں ہے اور وضو کا برتن منگایا۔ آپ پانی ڈالتے اور حضرت ابو قتادہ انہیں پلاتے جاتے۔ تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے برتن میں پانی دیکھ لیا اور

Marfat.com

ٹوٹ پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔ لوگوں نے یہی کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انڈیلتے اور میں پلاتا رہا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے انڈیلا اور مجھ سے فرمایا کہ پیو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس وقت تک نہیں پیوں گا جب تک یا رسول اللہ آپ نہ پی لیں گے۔ فرمایا کہ پلانے والا لوگوں کے بعد پیتا ہے پس آپ نے پیا اور میں نے پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ سیراب ہونے کے باوجود ا گ پھر دریائے رحمت پر آئے۔ (مسلم)

29 - مدینہ منورہ میں جمعہ کا پہلا خطبہ

جب کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ستایا اور آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اس وقت انتشار خیالات کا یہ عالم تھا کہ ہر گلی اور ہر کوچہ میں مدینہ اور انصار کے مستقبل کے متعلق چہ مگوئیاں اور قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں۔ کوئی کہتا تھا کہ انہوں نے چند بے نوا مسلمانوں کو جگہ دے کر قریش کی دشمنی مول لی ہے' کسی کی رائے تھی کہ ان چند آدمیوں کو پناہ دینا تمام قبائل عرب کی آتش غضب کو بھڑکانا ہے۔ بعض کہتے تھے کہ ان چند ملک بدر بے نان و نفقہ لوگوں کو بسیرا دینا یہودیوں کی سرمایہ دار اور برسر اقتدار جماعت سے اعلان جنگ کرنا ہے۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں انصار بھی آخر بشر تھے' ان کو تہ اندیشوں کی نکتہ چینیوں سے کچھ نہ کچھ متاثر ہوتے ہوں گے۔ اس لیے آپ نے جمعہ کے دن جو خطبہ دیا اس میں ان کو تسلی دی کہ لوگوں کی خیالی باتوں اور سوقیانہ خیال آرائیوں سے دلوں کو پریشان نہ کرو بلکہ نہایت اطمینان اور استقلال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کے کام کرتے رہو کیونکہ جو شخص لوگوں کو چھوڑ کر ان کی

شرارتوں اور مفسدہ پردازیوں سے یکسو ہوا اور یادالٰہی میں منہمک ہوا اللہ تعالیٰ ہر ہر معاملے میں اس کی امداد کرے گا اور اس کی جان' اس کے مال اور اس کی آبرو پر آنچ نہیں آنے دے گا۔

سعید بن عبدالرحمٰن جمحی سے روایت ہے کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خطبہ پہنچا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلے جمعہ میں دیا جس کی نماز مدینہ میں بنی سالم بن عوف میں پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَحْمَدُہٗ وَ اَسْتَعِیْنُہٗ وَ اَسْتَغْفِرُہٗ وَ اَسْتَھْدِیْہِ۔ وَ اُوْمِنُ بِہٖ وَلَآ اَکْفُرُہٗ ۔ وَاُعَادِیْ مَنْ یَّکْفُرُہٗ وَاَشْھَدُاَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَالنُّوْرِ وَ الْمَوْعِظَۃِ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَ قِلَّۃٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَ ضَلَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ وَ اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الزَّمَانِ وَ دُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَۃِ وَ قُرْبٍ مِّنَ الْاَجَلِ وَ مَنْ یَّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی وَ فَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالاً بَعِیْداً. اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ خَیْرُ مَا اُوْصٰی بِہٖ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ اَنْ یَّحُضَّہٗ عَلَی الْاٰخِرَۃِ وَ اَنْ یَّاْمُرَہٗ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاحْذَرُوْا مَاحَذَّرَکُمُ اللّٰہُ مِنْ نَّفْسِہٖ وَلَآ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ نَصِیْحَۃً وَّلَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ ذِکْراً۔ وَاِنَّ تَقْوَی اللّٰہِ لِمَنْ عَمِلَ بِہٖ وَعَلٰی وَجَلٍ وَّ مَخَافَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ عَوْنُ صِدْقٍ عَلٰی مَا تَبْغُوْنَ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ یُّصْلِحِ الَّذِیْ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ اللّٰہِ مِنْ اَمْرِہٖ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃِ لَا یَنْوِیْ بِذٰلِکَ اِلَّا وَجْہَ اللّٰہِ یَکُنْ لَّہٗ ذِکْراً فِیْ عَاجِلِ اَمْرِہٖ وَذُخْرًا فِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِیْنَ یَفْتَقِرُ الْمَرْءُ اِلٰی مَا قَدَّمَ وَمَا کَانَ مِنْ سِوٰی ذٰلِکَ یَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَھَا وَ بَیْنَہٗ اَمَداً بَعِیْداً وَ یُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ وَالَّذِیْ صَدَقَ قَوْلَہٗ. وَ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ۔ لَاخُلْفَ لِذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ ۔مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ

Marfat.com

فَاتَّقُوا اللّٰہَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِکُمْ وَاٰجِلِہٖ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یُکَفِّرْ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعْظِمْ لَہٗ اَجْرًا۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا وَ اِنَّ تَقْوَی اللّٰہِ یُوَقِّیْ مَقْتَہٗ۔ وَ یُوَقِّیْ عُقُوْبَتَہٗ وَ یُوَقِّیْ سُخْطَہٗ وَاِنَّ تَقْوَی اللّٰہِ یُبَیِّضُ الْوُجُوْہَ وَ یُرْضِی الرَّبَّ وَ یَرْفَعُ الدَّرَجَۃَ خُذُوْا بِحَظِّکُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ وَقَدْ عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ کِتَابَہٗ وَ نَھَجَ لَکُمْ سَبِیْلَہٗ لِیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلِیَعْلَمَنَّ الْکَاذِبِیْنَ۔ فَاَحْسِنُوْا کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ۔ وَعَادُوْٓا اَعْدَآءَہٗ۔ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ۔ ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَسَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ لِیَھْلِکَ مَنْ ھَلَکَ عَنْ بَیِّنَۃٍ وَ یَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْ بَیِّنَۃٍ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ۔ وَاعْمَلُوْا لِمَا بَعْدَ الْیَوْمِ فَاِنَّہٗ مَنْ یُّصْلِحْ مَابَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ یَکْفِہِ اللّٰہُ مَابَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّاسِ۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ یَقْضِیْ عَلَی النَّاسِ وَلَا یَقْضُوْنَ عَلَیْہِ وَیَمْلِکُ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ (طبری)

تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس سے مدد طلب کرتا ہوں اور اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے ہدایت طلب کرتا ہوں' اس پر ایمان لاتا ہوں اور میں اس کا انکار نہیں کرتا اور ان لوگوں سے جو اس کا انکار کریں' عداوت رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ وحدہ کے کوئی معبود نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' ان کو اللہ نے ہدایت اور نور اور نصائح کے ساتھ بھیجا ہے۔ رسولوں کے کچھ عرصے کے بعد جب کہ علم کم ہوگیا تھا اور لوگوں میں گمراہی پھیل گئی تھی' زمانہ ختم ہونے کے قریب ہے اور قیامت اور موت کا قرب ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں

Marfat.com

کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا اور اس نے حد سے تجاوز کیا اور بہت دور گمراہی میں چلا گیا۔ میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بے شک بات یہی ہے کہ اس وصیت میں سے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کرے بہتر وصیت یہ ہے کہ اس کو آخرت پر آمادہ کرے اور اس کو اللہ سے تقوی کا حکم دے لہٰذا تم ڈرو جب تک اللہ تم کو اپنے آپ سے ڈرائے اس سے افضل کوئی نصیحت نہیں اور اس سے افضل کوئی تذکرہ نہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اس شخص کے لیے جو اس پر اپنے رب کے خوف و ڈر سے عمل کرتا ہے اس چیز پر سچا مددگار ہے جس کو تم امر آخرت سے تلاش کرتے ہو اور جس نے اُس تعلق کی اصلاح کر لی جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے اللہ کے ڈر سے چھپ کر بھی اور کھلم کھلا بھی اور اس سے اس کی نیت محض اللہ کی ذات ہے یہ بات اس کے لیے جلدی آنے والے کام میں ذکر بنے گی۔ یعنی دنیا میں اور اس امر میں ذخیرہ بنے گی جو موت کے بعد پیش آئے گا۔ جس وقت میں آدمی پہلے کیے ہوئے اعمال کی طرف محتاج ہوگا اور جو اس عمل کے ماسوا ہے انسان دوست رکھے گا اس کے اور اس عمل کے درمیان فاصلہ بعیدہ ہوتا اور اللہ پاک تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ ایسا اللہ ہے جس کا قول سچا ہے اس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا ہے اس کے وعدہ کے لیے خلاف نہیں وہ اللہ پاک ہے جو کہتا ہے: مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (سورۃ نمبر ۵۰ ع ۲)

ترجمہ: میرے ہاں (وہ) بات (وعید مذکور کی) نہیں بدلی جاوے گی اور میں (اس تجویز میں) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ لہٰذا تم اللہ تعالیٰ سے اپنے موجودہ کام میں اور آئندہ آنے والے کاموں میں پوشیدگی میں بھی اور ظاہر میں بھی ڈرو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ پاک اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے اور اس کے اجر کو بڑا کر دیتا ہے اور جو بھی اللہ سے ڈرتا ہے وہ بے شک بڑی کامیابی کے

Marfat.com

ساتھ کامیاب ہوا اور بے شک اللہ سے ڈرنا اس کی ناراضگی سے بچاتا ہے' اس کی سزا سے بچاتا ہے اور اس کی کراہیت سے بچاتا ہے' اللہ سے ڈرنا چہرہ کو نورانی بناتا ہے' رب کو راضی کرتا ہے' مرتبہ کو اونچا کرتا ہے' تم اپنا حصہ لو اور اللہ کے بارے میں کوتاہی نہ کرو' اللہ پاک نے تمہیں اپنی کتاب سکھائی اور تمہارے لیے اپنا راستہ کشادہ کیا تاکہ اللہ پاک ان کو جان لے جو سچے ہوئے اور جھوٹوں کو جان لے' تم احسان کرو جیسا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے' تم اللہ کے دشمنوں سے عداوت رکھو اور اللہ کے بارے میں جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے' جہاد کرو' اس نے تم کو منتخب کرلیا ہے اور تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ جو ہلاک ہو حجت کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے تو حجت کے ساتھ زندہ رہے اور نہیں ہے قوت مگر اللہ کی جانب سے تم کثرت سے اللہ کا ذکر کرو وہ آج کے دن کے بعد کے لیے عمل کرو جس نے اس تعلق کی اصلاح کرلی جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں کافی ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ لوگوں کے خلاف فیصلہ دے سکتا ہے اور لوگ اللہ کے خلاف فیصلہ نہیں دے سکتے' لوگوں سے اللہ (ان کی ہر چیز کا) مالک ہوسکتا ہے اور یہ اللہ سے کسی چیز کے مالک نہیں ہوسکتے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور قوت اللہ عظیم کی جانب سے ہے۔

30- خطبہ یاد موت

ایک مرتبہ آپ نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کچھ لوگ کسی بات پر ہنس رہے ہیں چونکہ مسجد میں سب لوگ نماز کے لیے جمع ہوتے تھے اس لیے آپ کو ان لوگوں کا ہنسنا ناگوار ہوا تو آپ نے اس وقت خطبہ یاد موت دیا اور فرمایا کہ لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو یاد رکھو اور زیادہ ہنسنے کی بجائے نیک

Marfat.com

اعمال کی طرف توجہ دو کیونکہ مرنے کے بعد نیک اعمال کام آئیں گے اس خطبہ کی حدیث کا متن مندرجہ ذیل ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاٰی النَّاسَ کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْ تُمْ ذِکْرَھَا ذِمَّ اللَّذَّاتِ اَشْغَلَکُمْ عَمَّا اَرَی الْمَوْتَ فَاَکْثِرُوْ اذِکْرَھَا ذِمَّ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَ اَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَ اَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَ اَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَ اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہٗ الْقَبْرُ مَرْحَباً وَّ اَھْلاً اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ عَلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَ صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّبَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَ اِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِالْکَافِرُ قَالَ لَہٗ الْقَبْرُ لَا مَرْحَباً وَّلَا اَھْلاً اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذَا اُوْلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَ صِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَھَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَ یُقَیَّضُ لَہٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْناً لَوْ اَنَّ وَاحِداً مِّنْھَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْأً مَّا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْھَشْنَہٗ وَ یَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی یُقْضٰی بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ گویا وہ ہنس رہے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی (موت) کو کثرت سے یاد رکھو تو اس کام میں مشغول نہ ہوتے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ پس لذتوں کو ختم کرنے والی موت

کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ قبر پر ایک دن بھی ایسا نہیں آتا مگر وہ کلام کرتے ہوئے کہتی ہے میں پردیسی کا گھر ہوں' میں تنہائی کا گھر ہوں' میں مٹی کا گھر ہوں' میں کیڑوں کا گھر ہوں' جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے:۔ مرحبا خوش آمدید' تم مجھے ان لوگوں سے پیارے ہو جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں۔ آج میں تم پر حاکم بنائی گئی ہوں اور تمہیں میرے سپرد کر دیا گیا ہے۔ پس تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ پس اسے حد نظر تک کھول دیا جائے گا اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھولا جائے گا۔ جب فاسق آدمی کو دفن کیا جاتا ہے یا کافر کو تو قبر اس سے کہتی ہے نہ تجھے مرحبا اور نہ خوش آمدید تو مجھے ان سب سے زیادہ مبغوض ہے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں۔ آج مجھے تیرے اوپر حاکم بنایا گیا ہے اور تجھے میرے سپرد کیا گیا ہے تو دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ پس وہ مل جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیوں کو آپس میں پیوست کر کے فرمایا کہ یوں اور ستر اژدھے اس کے لیے مقرر کر دیئے جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھنکار مارے تو رہتی دنیا تک کوئی چیز نہ اگے۔ وہ اسے نوچتے اور کاٹتے ہیں اور یہ روز حساب تک ہوتا رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (ترمذی)

عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْ اللّٰہَ اُذْکُرُوْ اللّٰہَ جَآءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تہائی رات گزر گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ ہلا دینے

والی آ گئی اور پیچھا کرنے والی اس کے پیچھے آ رہی ہے۔ موت اپنی حقیقت کے ساتھ آ گئی، موت اپنی حقیقت کے ساتھ آ گئی۔ (ترمذی)

31۔ خطبہ تائید صداقت

ایک مرتبہ ایک مقام پر نو اشخاص جمع تھے۔ اتفاق سے آپ وہاں تشریف لے گئے آپ نے انہیں آنے والے حاکموں کے بارے میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ تم نے سنا کہ میرے بعد بڑے بڑے امیر حاکم ہوں گے جو ان کی خوشامد کے لیے ان کے پاس جائے گا اور ان کی جھوٹی باتوں میں ہاں سے ہاں ملائے گا اور ان کے ظلم کرنے میں ان کی مدد کرے گا۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ قیامت کے بعد وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا اور جو صداقت پر قائم رہے گا اور ان برے حاکموں کی نہ مدد کرے گا اور ان کے جھوٹ میں شامل نہ ہوگا تو وہ آخرت میں میرے پاس میرے حوض پر آئے گا اور یہ اس کی صداقت کا صلہ ہوگا۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَيَكُوْنَ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَ لَسْتُ مِنْهُ وَ لَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم نو آدمی تھے ان میں پانچ کے گروہ کا تعلق عرب سے تھا اور بقایا چار کا تعلق عجم سے تھا۔ آپ نے خطبہ کی صورت میں فرمایا سنو کیا تم نے

Marfat.com

سنا ہے کہ میرے بعد امراء ہوں گے پس جس نے ان سے تعلق قائم کیا اور ان کے جھوٹ کو تسلیم کیا اور ان کے ظلم کا ساتھ دیا تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ رہے گا اور نہ ہی میرا اس سے کوئی تعلق ہوگا اور وہ آخرت میں میرے حوض پر بھی نہیں آ سکے گا اور جس شخص نے ان سے کوئی تعلق نہ رکھا اور نہ ہی ظلم کرنے میں ان کا مددگار بنا اور نہ ہی جھوٹ میں ان کے ساتھ شامل ہوا وہ میرا ہوگا اور میں اس کا ہوں گا اور وہی آخرت میں میرے حوض پر میرے پاس بھی آئے گا۔ (ترمذی)

32- یہود کو دعوت اسلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے تمام انسانوں کو اللہ کے دین کی دعوت دی مکہ میں تیرہ برس تک اسلام کے دشمن دعوت حق کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے لیکن جب آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تو وہاں آپ نے تبلیغ اسلام کا فریضہ بڑے احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ ایک مرتبہ آپ نے اعلانیہ طور پر یہود کو مسلمان ہونے کی دعوت دی اس دعوت کا ذکر ایک حدیث پاک میں یوں ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا هُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَاالْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ اُرِیْدُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَاالْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ اُرِیْدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ وَ اِلَّا

فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ اسی دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آگئے اور فرمایا اہل یہود کے پاس چلیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہو گئے اور یہودیوں کے پاس چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر بلند آواز میں فرمایا کہ اے یہود اسلام قبول کر لو تو سلامتی میں آجاؤ گے۔ انہوں نے جواب دیا اے ابو القاسم آپ نے ہمیں حق بات کہہ دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ میں یہی چاہتا ہوں کہ تم میری بات کو قبول کر کے مسلمان ہو جاؤ اور سلامتی میں آجاؤ۔ انہوں نے کہا اے ابو القاسم آپ نے ہمیں تبلیغ کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بات بھی پہلے والی بات کہی پھر آپ نے فرمایا کہ سنو زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہیں اس سرزمین سے نکال دوں لہٰذا تم میں سے جو کوئی اپنا مال بیچنا چاہتا ہے تو اسے بیچ دے ورنہ تمہیں معلوم ہو جانا چاہیے زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (مسلم)

33- دو عظیم چیزیں

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی عظیم کتاب ہے جو لوگوں کے لیے سراپا ہدایت اور ضابطہ حیات ہے جو 23 برس میں نازل ہوا جب اس کا نزول مکمل ہونے والا تھا تو ایک مرتبہ آپ نے اپنے ایک خطبے میں اس طرف ارشاد فرمایا کہ دین کی تکمیل کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری طرف اجل کا پیغام آنے والا ہے اس لیے میں تمہاری توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ اللہ کی کتاب پر مضبوطی سے عمل پیرا رہنا اور میرے اہل بیت نے اسلام پر ہر لحاظ سے عمل کیا ہے اس کے اسوہ پر عمل

Marfat.com

کرتے رہنا۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْماً فِیْنَا خَطِیْباً بِمَآءٍ یُدْعیٰ خُمّاً بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنیٰ عَلَیْہِ وَعَظَ وَ ذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبُ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ فِیْہِ الْھُدیٰ وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلیٰ کِتَابِ اللّٰہِ رَغَّبَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ ھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی الْھُدیٰ وَ مَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلٰلَۃِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں خم نامی چشمے پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی وعظ ونصیحت فرمائی۔ پھر ارشاد ہوا۔ اما بعد اے لوگو! میں بشر ہوں قریب ہے کہ اللہ کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کرلوں۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا تا ہوں جن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو لو اور اسے مضبوطی سے تھامو اور اللہ کی کتاب کی طرف راغب کیا۔ پھر فرمایا کہ دوسرے میرے اہل بیت ہیں اور میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد دلاتا ہوں دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔ (مسلم)

یہی بات ایک اور حدیث میں یوں بھی بیان ہوئی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَھُوَ عَلیٰ نَاقَتِہِ الْقَصْوَاءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ

Marfat.com

تَرَکۡتُ فِیۡکُمۡ مَا اِنۡ اَخَذۡتُمۡ بِہٖ لَنۡ تَضِلُّوۡا کِتٰبَ اللّٰہِ وَ عِتۡرَتِیۡ اَھۡلَ بَیۡتِیۡ۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے حج کے موقع پر عرفات میں دیکھا کہ اپنی قصواء اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا! اے لوگو! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر انہیں پکڑے رہو گے تو تم گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ (ترمذی)

34- خطبہ حرمت شراب

اسلام میں شراب کی حرمت کے احکامات بتدریج 2ھ سے 4ھ تک نازل ہوئے۔ آخر کار قرآن مجید میں تیسرے حکم پر شراب پینا قطعی طور پر حرام ہوگیا۔ جب حرمت شراب ہوگئی تو آپ نے اعلان کردیا کہ آج سے نہ کوئی شراب پی سکتا ہے اور نہ بیچ سکتا ہے اس کا ذکر ایک خطبہ میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ہوا۔

عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدِ الۡخُدۡرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَخۡطُبُ بِالۡمَدِیۡنَۃِ قَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعَرِّضُ بِالۡخَمۡرِ وَلَعَلَّ اللّٰہَ سَیُنۡزِلُ فِیۡھَا اَمۡرًا فَمَنۡ کَانَ عِنۡدَہٗ مِنۡھَا شَیۡءٌ فَلۡیَبِعۡہُ وَلۡیَنۡتَفِعۡ بِہٖ قَالَ فَمَا لَبِثۡنَا اِلَّا یَسِیۡرًا حَتّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ الۡخَمۡرَ فَمَنۡ اَدۡرَکَتۡہُ ھٰذِہِ الۡاٰیَۃُ وَعِنۡدَہٗ مِنۡھَا شَیۡءٌ فَلَا یَشۡرَبۡ وَلَا یَبِیۡعُ قَالَ فَاسۡتَقۡبَلَ النَّاسُ بِمَا کَانَ عِنۡدَھُمۡ مِّنۡھَا فِیۡ طَرِیۡقِ الۡمَدِیۡنَۃِ فَسَفَکُوۡھَا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کرنے کے بارے میں

Marfat.com

اشارہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کوئی واضح حکم اتار دے اس لیے جس کے پاس اگر شراب ہو تو وہ اسے بیچ ڈالے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھالے حضرت ابو سعید حذری کا کہنا ہے کہ ابھی چند دن ہی گزرے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے اب جس کے پاس شراب ہو اور اس کو یہ حرمت کی آیت کا پتہ چل جائے تو وہ شراب بالکل نہ پیئے اور نہ ہی فروخت کرے۔ حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ پھر جن لوگوں کے پاس شراب تھی انہوں نے اسے لا کر مدینہ کے راستوں پر بہا دیا۔ (مسلم)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلْخَمْرُ جُمَّاعُ الْاِثْمِ وَ النِّسَآءَ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَآءَ حَيْثُ اَخَّرَ هُنَّ اللّٰهُ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خطبہ کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا (یاد رکھو!) شراب پینا گناہوں کو جمع کرنا ہے یعنی شراب چونکہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اس لیے شراب پینے سے طرح طرح کے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور عورتیں شیطان کے جال ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا آغاز ہے۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ عورتوں کو موخر کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو موخر کیا ہے۔ یعنی قرآن مجید میں جہاں بھی عورتوں کا ذکر آیا ہے مردوں کے بعد آیا ہے اسی طرح گواہی جماعت اور فضیلت مرتبہ میں ان کو مردوں کے بعد رکھا گیا ہے لہٰذا تم بھی ان چیزوں میں ان کو مقدم نہ کرو اور مردوں پر فضیلت نہ دو (رزین، مظاہر حق)

Marfat.com

35- قصہ جساسہ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جمع کر کے منبر پر بیٹھ کر ایک نصیحت آموز واقعہ سنایا جس کا مقصد لوگوں کو دجال کے بارے میں آگاہ کرنا تھا۔ اس کی تفصیل حدیث میں حسب ذیل مذکور ہوئی ہے۔

عَنْ عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنْ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأُصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ

Marfat.com

عِدَّتِیْ سَمِعْتُ نِدَآءَ الْمُنَادِیْ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ فِیْ صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِیْ تَلِیْ ظُھُوْرَ الْقُوْمِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ لِیَلْزَمَ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاہُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَۃٍ وَّلَا لِرَھْبَۃٍ وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْماً الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلاً نَصْرَانِیًّا فَجَآءَ فَبَایَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنْ مَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَّعَ ثَلَاثِیْنَ رَجُلاً مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامَ فَلَعِبَ بِھِمُ الْمَوْجُ شَھْرًا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ فِی الْبَحْرِ حَتّٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْھُمْ دَآبَّۃٌ اَھْلَبُ کَثِیْرُا الشَّعَرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُہٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعَرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُہٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعَرِ فَقَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ قَالُوْا وَمَا الْجَسَّاسَۃُ قَالَتْ اَیُّھَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّہٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلاً فَرِغْنَا مِنْھَا اَنْ تَکُوْنَ شَیْطَانَۃً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا فِیْہِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَیْنَاہُ قَطُّ خَلْقاً وَاَشَدُّہٗ وِثَاقاً مَجْمُوْعَۃٌ یَدَاہُ اِلٰی عُنُقِہٖ مَابَیْنَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی کَعْبَیْہِ بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَیْلَکَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَکِبْنَا فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَحِیْنَ غْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَھْرًا ثُمَّ اَرْفَانَا اِلٰی جَزِیْرَتِکَ ھٰذِہٖ فَجَلَسْنَا فِیْ اَقْرُبِھَا فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْنَا دَآبَّۃٌ اَھْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعَرِ لَایُدْرٰی مَا قُبُلُہٗ مِن دُبُرِہٖ مِنْ

كَثْرَةِ الشَّعرِ فَقُلْنَا وَيلَكَ مَا اَنْتَ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا اِلٰى هٰذا الرَّجُلِ فِي الدَّيرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيكَ سِرَاعاً وَ فَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُوْنِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِي عَنْ بُحَيرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَآءٌ قَالُوْا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَآءِ قَالَ اَمَا اِنَّ مَآءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِي عَنْ عَينِ زُغَرَ قَالُوْا عَنْ اَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَينِ مَآءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ الْعَينِ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَآءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّآئِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِي عَنْ نَّبِيِّ الْاُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوْا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيعُوْهُ وَاِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي اِنِّي اَنَا الْمَسِيحُ وَاِنِّي اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِي اَرْبَعِينَ لَيلَةً غَيرَ مَكَّةَ وَ طَيبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلٰى كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَّحْرُسُوْنَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ طَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيِّبَةٌ هٰذِهٖ طَيِّبَةٌ يَعْنِي الْمَدِينَةَ اَلَاهَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهٗ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ

الْیَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاھُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاھُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاھُوَ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

عامر بن شراحیل نے ضحاک بن قیس کی بہن فاطمہ بنت قیس سے سوال کیا جو ابتدائی ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ سنی ہو۔ حضرت فاطمہ نے کہا اگر تم چاہو تو میں ایسی حدیث سنا دیتی ہوں' عامر نے کہا ہاں آپ سنائیں۔ حضرت فاطمہ نے کہا میرا نکاح ابن المغیر ہ سے ہوا تھا جو ان دنوں قریش کے منتخب جوان تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے جہاد میں شہید ہوگئے۔ جب میں بیوہ ہوگئی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب کے ساتھ آکر مجھے نکاح کا پیغام دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام زادے حضرت اسامہ بن زید کے ساتھ مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اسامہ سے محبت کرے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں مجھ سے گفتگو کی تو میں نے کہا میرا معاملہ آپ کے اختیار میں ہے' آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کردیں آپ نے فرمایا اُم شریک کے گھر منتقل ہو جاؤ۔ اُمِ شریک انصار کی دولت مند خاتون تھی۔ وہ خدا کی راہ میں بہت خرچ کرتی تھیں اور ان کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے۔ میں نے کہا میں عنقریب ایسا کروں گی۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ اُمِ شریک کے ہاں بہت مہمان آتے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ کبھی تمہارے سر سے دوپٹہ اتر جائے یا تمہاری پنڈلی سے چادر ہٹ جائے تو لوگ تمہارے جسم کا وہ حصہ دیکھ لیں جو تمہیں ناگوار ہو' البتہ تم اپنے عم زاد عبداللہ بن عمرو ابن اُم مکتوم کے ہاں چلی جاؤ

وہ قریش کے خاندان بنوفہر سے تھے اور اسی خاندان کی فاطمہ بنت قیس تھیں۔ سو میں ان کے گھر چلی گئی۔ جب میری عدت پوری ہوگئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی یہ آواز سنی نماز کی جماعت ہونے والی ہے۔ میں مسجد میں گئی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی صف سے متصل تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا دی تو آپ مسکراتے ہوئے منبر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا ہے؟ صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں! آپ نے فرمایا بہ خدا میں نے تم کو کسی چیز کی رغبت دلانے یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا۔ میں نے تم کو صرف اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے۔ انہوں نے آکر مجھ سے بیعت کی اور مسلمان ہوگئے۔ انہوں نے مجھے ایک خبر دی جو اس خبر کے مطابق ہے جو میں تم کو مسیح دجال کے سلسلہ میں بیان کر چکا ہوں، تمیم داری نے مجھے یہ خبر سنائی کہ وہ بنولخم اور بنو جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ ایک ماہ تک سمندری موجیں ان کے جہاز کو دھکیلتی رہیں۔ پھر ایک دن غروب آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرہ پر پہنچے۔ یہ سب چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے۔ وہاں انہیں ایک جانور ملا جس کے بال بہت موٹے اور گھنے تھے۔ بالوں کی زیادتی کی وجہ سے اس کے منہ اور پیٹھ کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ ساتھیوں نے کہا ارے کم بخت تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ (جاسوس) ہوں، انہوں نے کہا کیسا جساسہ ہے۔ اس نے کہا گرجے میں اس شخص کے پاس چلو جو تمہاری خبر کا بہت شوق رکھتا ہے۔ جب اس نے ایک آدمی کا نام لیا تو ہم کو یہ ڈر لگا کہ یہ کہیں جن نہ ہو، پھر ہم جلدی جلدی گئے اور گرجے میں داخل ہوئے۔ وہاں واقعی ایک بہت بڑا آدمی تھا۔ ہم

Marfat.com

نے اتنا بڑا آدمی اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے اور وہ گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا کم بخت تو کون ہے؟ اس نے کہا تم میرا حال جاننے پر تو قادر ہو ہی گئے ہو اب یہ بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم عرب لوگ ہیں۔ ہم ایک سمندری جہاز میں سوار ہوئے تھے اتفاق سے ان دنوں سمندر بہت جوش میں تھا۔ ایک ماہ تک سمندری موجیں ہم کو دھکیلتی رہیں بالاخر ہم تمہارے اس جزیرہ تک پہنچ گئے۔ پھر ہم چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے پھر ہمیں بہت موٹے اور گھنے جانوروں والا ایک جانور ملا بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے منہ اور پیٹھ کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا کم بخت تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ (جاسوس) ہوں ہم نے پوچھا کیسا جساسہ ہے اس نے کہا گرجے میں جو شخص ہے اس کی طرف جاؤ' اس کو تمہاری خبریں معلوم کرنے کا بہت شوق ہے ہم جلدی جلدی تمہارے پاس آئے ہم اس جانور سے خوفزدہ تھے ہمیں اس کے جن ہونے کا گمان تھا' اسی شخص نے ہم سے کہا مجھ کو بیسان کے نخلستان کی خبر دو' ہم نے پوچھا کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو۔ اس نے پوچھا میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا اس کی کھجوروں میں پھل آگئے ہیں ہم نے اس سے کہا ہاں اس نے کہا سنو اب عنقریب اس میں پھل نہیں آئیں گے اس نے پوچھا مجھے طبرستان کے سمندر کی خبر دو' ہم نے کہا تم کس بات کی خبر معلوم کرنا چاہتے ہو' اس نے پوچھا کیا اس میں پانی ہے' انہوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے اس نے کہا قریب ہے اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔ اس نے کہا تم مجھے زغر کے چشمے کی خبر دو۔ وہاں کے لوگ چشمہ کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں ہم نے کہاں وہاں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں اس نے پوچھا مجھے امیین کے نبی کے متعلق بتاؤ وہ کیا کر رہے ہیں۔ ہم نے کہا وہ مکہ سے نکلے ہیں اور ان کا یثرب

Marfat.com

(مدینہ منورہ) میں مقام ہے۔ اس نے پوچھا کیا عربوں نے ان سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں اس نے پوچھا پھر کیا ہوا؟ ہم نے کہا وہ اپنے قریب کے عربوں پر فتح یاب ہو گئے اور انہوں نے اس کی اطاعت کر لی۔ اس نے کہا یہ ہو گیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا ان کے لیے اس کی اطاعت کرنا بہتر تھا اور میں تم کو اپنے متعلق خبر دیتا ہوں کہ میں دجال ہوں اور عنقریب مجھے خروج کی اجازت دی جائے گی اور میں نکل کر تمہاری سرزمین کی سیر کروں گا اور چالیس دنوں میں مکہ اور مدینہ کے سوا ہر بستی ...... میں جاؤں گا کیونکہ ان دونوں جگہ پر داخل ہونا میرے لیے حرام کر دیا گیا ہے جب میں ان میں سے کسی ایک جگہ جانا چاہوں گا تو فرشتہ تلوار سونت کر مجھے روکے گا اور ان کی ہر گھاٹی پر فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ حضرت فاطمہ بن قیس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی منبر پر مار کر فرمایا یہ طیبہ ہے۔ یہ طیبہ ہے' یہ طیبہ ہے' یعنی مدینہ منورہ' سنو کیا میں نے تم کو پہلے ہی یہ چیزیں بیان نہیں کی تھیں' لوگوں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا مجھے تمیم کی اس خبر سے خوشی ہوئی کیونکہ یہ اس خبر کے مطابق ہے جو میں تم کو دے چکا ہوں اور مکہ اور مدینہ کی ...... دی ہوئی خبروں کی بھی اس میں تصدیق ہے' سنو دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے۔ وہ مشرق کی طرف اشارہ کیا' حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے یاد رکھا ہے۔ (مسلم)

دجال کے بارے میں مندرجہ بالہ واقعہ کو ترمذی میں یوں درج کیا ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنَّ تَمِيْمًا الدَّارِیَّ حَدَّثَنِیْ بِحَدِيْثٍ فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِی الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِیْ جَزِيْرَةٍ مِّنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ

Marfat.com

شَعْرُهَا فَقَالُوْا مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَاخْبِرِيْنَا فَاَتَيْنَا قَالَتْ لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنْ اِئْتُوْا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلَّاٰی تَدْفِقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلَّاٰی تَدْفِقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِیْ بَيْنَ الْاُرْدُنِ وَ فَلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَنَزَّا نَزْوَةً حَتّٰی كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَ اَنَّهٗ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ وَ طَيْبَةُ الْمَدِيْنَةُ۔

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو مسکرائے اور فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی اور میں نے پسند کیا کہ وہ تم سے بیان کروں' واقعہ یہ ہے کہ کچھ فلسطینی دریا میں کشتی پر سوار ہوئے طوفان نے ان کی کشتی کو ایک جزیرہ میں پہنچا دیا انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا انہوں نے پوچھا تو کیا ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں (ایک جانور کا نام) کہنے لگے ہمیں اپنی خبر بتا۔ اس کے کہا میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی کچھ پوچھوں گی۔ لیکن بستی کے اس کنارے پر جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دے گا اور کچھ پوچھے گا۔ وہ کہتے ہی ہم بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس نے کہا مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ ہم نے کہا بھرا ہوا ہے جوش مارتا ہے پھر کہا بحیرہ کے بارے میں بتاؤ' وہ کہتے ہیں ہم نے کہا وہ بھی بھرا ہوا ہے جوش مار رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا بیسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل

Marfat.com

دیتا ہے۔ ہم نے کہا ہاں ۔ کہنے لگا بتاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی ہم نے کہا ہاں، پوچھا اس کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے ہم نے کہا تیزی سے اس کی طرف جا رہے ہیں یعنی اسلام قبول کر رہے ہیں راوی کہتے ہیں پھر اتنا اچھلا کہ قریب تھا زنجیروں سے نکل جائے ہم نے پوچھا کہ تو کون ہے کہنے لگا میں دجال ہوں اور دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ شریف ہے (ترمذی)

36- فضیلت جہاد

جہاد سے مراد جدوجہد اور کوشش کرنا ہے لیکن شرعی اصطلاح میں اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کو جہاد کہا جاتا ہے غرضیکہ حق کو سربلند کرنے کے لیے دین اسلام کے مخالفوں اور دشمنوں سے مقابلہ کرنا جہاد ہے اس لیے اللہ کو راضی کرنے کے لیے جو کوشش بھی کی جائے گی وہ جہاد میں شمار ہوگی جہاد کی مختلف صورتیں ہیں مگر ان میں سب سے بڑھ کر جہاد فی سبیل اللہ ہے کیونکہ اس کی فضیلت بے پناہ ہے جہاد کی فضیلت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند خطبات حسب ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ فِیْهِمْ فَذَکَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفِّرُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِىْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور خطبے میں کہا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال میں افضل ہے' ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ہاں اگر تم اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ مارا جائے اور تیری نیت میں اخلاص ہو اور نہ ہی تو پیٹھ پھیرنے والا ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا میں نے کہا تھا کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تو صبر کرنے والا ہو اور ثواب کی نیت رکھنے والا ہو آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا ہو اور پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو' تو قرض کے سوا تمام باقی گناہ معاف کر دیئے جائیں گے کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ابھی یہی بات بتائی ہے۔(شرح مسلم)

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: **واعد و الھم ما استیطعتم من قوۃ** کفار کے خلاف زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کرو۔ سنو قوت تیر اندازی ہے' سنو قوت تیر اندازی ہے سنو قوت تیر اندازی ہے۔(شرح مسلم)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ اِیْمَانًا بِیْ وَ تَصْدِیْقًا بِرُسُلِیْ فَھُوَ عَلَیَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَہُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَہٗ اِلٰی مَسْکَنِہِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْہُ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا مِنْ کَلْمٍ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَھَیْئَتِہٖ حِیْنَ کُلِمَ لَوْنُہٗ لَوْنُ دَمٍ وَ رِیْحُہٗ مِسْکٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا قَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَبَدًا وَّلٰکِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَھُمْ وَلَا یَجِدُوْنَ سَعَةً وَیَشُقُّ عَلَیْھِمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا غنیمت دے کر۔ کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا میں تھا۔ اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواریوں وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر مارا جاؤں

Marfat.com

پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں۔(شرح مسلم)

37- ہمسایہ سے اچھا سلوک

ایک دوسرے کے قریب رہنے والے کو ہمسایہ کہتے ہیں۔ اسلام نے پڑوسیوں سے ہمیشہ اچھا سلوک کرنے کا درس دیا ہے کیونکہ اسلامی معاشرے میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن کے رہیں۔ یہی ایک ایسا وصف ہے جس کی بنا پر انسان دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ سے اچھا سلوک کرنے کے بارے میں دوران خطبہ تلقین فرمائی ہے۔

عَنِ ابْنُ قُدَامَةَ اَنَّ اَخَاهُ اَوْعَمَّهٗ وَقَالَ مُؤَمِّلٌ اَنَّهٗ قَامَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيْرَانِىْ بِمَا اَخَذُوْا فَاَعْرَضَ لَهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئاً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلُّوْالَهٗ عَنْ جِيْرَانِهٖ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمِّلٌ وَهُوَيَخْطُبُ۔

ابن قدامہ نے فرمایا کہ ان کے بھائی صاحب یا چچا جان مومل نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ خطبہ دے رہے تھے عرض گزار ہوئے کہ میرے ہمسائے نے فلاں چیز لے لی ہے حضور نے ان سے دو دفعہ اعراض فرمایا۔ پھر کسی چیز کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو۔ مومل نے وہو یخطب کا ذکر نہیں کیا۔ (ابو داؤد)

38- اللہ پر ایمان

اللہ تعالیٰ کی توحید اور صفات پر ایمان رکھنا مسلمان کا اولین فریضہ ہے انسان کا اس بات پر یقین کامل ہونا چاہیے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے وعظ میں اس کی وضاحت یوں فرمائی۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَّۃِ فِیْ اِثْرِ سَمَاءٍ کَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ کَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی جبکہ رات میں بارش ہو چکی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ تم جانتے ہو تمہارے پروردگار نے اس وقت کیا فرمایا ہے یعنی آپ نے ارشاد کیا ابھی مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے (صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں نے آج اس حال میں صبح کی بعض تو مجھ پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا چنانچہ جس شخص نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کے ساتھ کفر کیا (یعنی ستاروں کے اثر کا منکر ہے) اور جس شخص نے کہا فلاں ستارے کے طلوع ہونے اور فلاں ستارے کے غروب ہونے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔ (مسلم)

Marfat.com

39- پانچ اہم باتیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین کی اہم باتوں سے آگاہ فرماتے تاکہ لوگ ان پر عمل کریں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر حاضرین کے سامنے پانچ باتیں بیان کی جن کے بارے میں حدیث پاک حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّہَارِ وَعَمَلُ النَّہَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ وَ فِیْ رِوَایَتِہٖ اَبِیْ بَکْرٍ النَّارُ لَوْ کَشَفَھَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ مَا انْتَھٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ وَ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ یَقُلْ حَدَّثَنَا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں کھڑے ہو کر ہمیں پانچ باتیں بتلائیں فرمایا پہلی یہ کہ۔

اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے۔ دوسری بات یہ کہ میزان کے پلڑوں کو جھکاتا اور اٹھاتا ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ رات کے اعمال اس کے پاس دن سے پہلے اور دن کے اعمال رات سے پہلے پہنچ جاتے ہیں اور چوتھی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک نور نے حجاب میں لیا ہوا ہے (ایک روایت میں نور کی جگہ نار کا لفظ ہے) اور پانچویں بات یہ کہ اگر اس حجاب کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کی شعاعیں منتہا البصر تک تمام مخلوق کو جلا دیں۔ (مسلم)

Marfat.com

40- دیانت داری

دنیوی زندگی کے اہم معاملات کا دارومدار دیانت داری پر ہے۔ دیانت داری کا مفہوم بڑا وسیع ہے کیونکہ امانت اور صداقت بھی اسی میں شامل ہیں۔ امانت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی چیز آئے تو وہ جوں کی توں واپس ادا کرے امانت رکھنے والے کو امین کہا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو عامل بنائے جاتے تھے انہیں دیانت داری کی تاکید کی جاتی تھی غرضیکہ امین کو بددیانتی سے دور رکھنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ خطبہ دیا کہ عامل کو کس طرح دیانت دار رہنا چاہیے۔ حدیث کا متن یہ ہے:-

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِالسَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِّنَ الْاَزْدِ عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُدْعَی ابْنَ الْاُتَبِیَّۃِ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَہٗ قَالَ ھٰذَا مَالُکُمْ وَ ھٰذَا ھَدِیَّۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلَّا جَلَسْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْکَ وَ اُمِّکَ حَتّٰی تَاْتِیَکَ ھَدِیَّتُکَ اِنْ کُنْتَ صَادِقاً ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِّنْکُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا مَالُکُمْ وَ ھٰذَا ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ وَ اُمِّہٖ حَتّٰی تَاْتِیَہٗ ھَدِیَّتُہٗ اِنْ کَانَ صَادِقاً وَاللّٰہِ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِنْھَا شَیْئاً بِغَیْرِ حَقِّہٖ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَحْمِلُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَا عْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ لَقِیَ اللّٰہَ یَحْمِلُ بَعِیْرًا لَّہٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرَۃٌ لَھَا خُوَارٌ اَوْ شَاۃٌ تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رُوِیَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَیْنِیْ وَ سَمِعَ اُذُنِیْ۔

Marfat.com

حضرت ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن تبیہ کہتے تھے بنی سلیم کے صدقے حاصل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر مین بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پھر آپ نے ہم کو خطبہ سنایا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ستائش کی بعد اس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا بھلا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا' پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا' اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے' مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لادے ہوئے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دی اور آپ نے فرمایا اللہ میں نے پہنچا دیا۔ ابوحمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔(مسلم)

41- مذمت خیانت

خیانت انتہائی برا فعل ہے۔ خیانت امانت کی ضد ہے کیونکہ امانت کا تقاضا ہے کہ جو چیز یا کسی کا حق اس نے کسی کے سپرد کیا ہو اسے ویسے ہی لوٹایا جائے مگر

Marfat.com

اس میں بددیانتی کر لینا خیانت کہلاتا ہے۔ مال غنیمت ایک طرح کی امانت ہے اس میں خیانت کی ممانعت کی گئی ہے۔ بلا اجازت مال غنیمت کو اپنا ذاتی مال نہ بنایا جائے جب تک کہ صاحب اختیار سے مال غنیمت تقسیم نہ ہو جائے جو لوگ خیانت کریں گے ان کا قیامت کے روز بہت برا انجام ہوگا۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا جو حسب ذیل ہے:-

عَنْ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمرَہٗ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ شَاۃٌ لَّھَا ثُغَاءٌ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَرَسٌ لَّہٗ حَمْحَمَۃٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ وَعَلٰی رَقَبَتِہٖ بَعِیْرٌ لَّہٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ وَ عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ اَوْ عَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ وَ قَالَ اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ فَرَسٌ لَّہٗ حَمْحَمَۃٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور آپ نے فرمایا کہ مال غنیمت کے مال سے چوری کرنا گناہ ہے جس کی سزا سخت ہوگی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ قیامت کے روز کہیں ایسا نہ ہو کوئی تم سے اپنی گردن پر بکری لادے لا رہا ہو اور وہ میں میں کر رہی ہو اور کوئی گھوڑا لادے لا رہا ہو اور وہ ہنہنا رہا ہو پھر وہ مجھے کہے یا رسول اللہ میری مدد کی جائے اور میں اس کے جواب میں کہوں کہ اس وقت تمہاری میں مدد کیسے کروں کیونکہ دنیا میں تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ ایسے ہی کوئی اپنی گردن پر اونٹ لادے لا رہا ہو اور وہ بڑبڑا رہا ہو اور وہ مجھے کہے یا رسول اللہ اس اونٹ سے میری

Marfat.com

گردن چھوڑا ایے تو میں کہوں گا کہ تمہارے لیے میں کیا کرسکتا ہوں میں نے تو تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ ایسے ہی قیامت کو اگر کوئی اپنی گردن پر سونا چاندی سے لادے لائے اور مجھ سے کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں اس کے جواب میں کہوں گا اب میں تمہارے لیے کیا کروں جبکہ میں نے تمہیں دنیا میں اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ اگر ایسے ہی کوئی اپنی گردن پر چوری کے کپڑے اٹھا کر لا رہا ہو اور مجھے کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے تو میں کہوں گا کہ اب میں تیرے لیے کیا کروں جبکہ میں نے تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ ایوب نے ابو حیان سے یہ روایت کیا ہے کہ گھوڑا ایسا لاد کر لائے جو ہنہنا رہا ہوگا۔ (بخاری)

مسلم کی ایک روایت میں مندرجہ بالا خطبہ یوں بھی مروی ہے:-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْٔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْٔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْٔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْٔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْٔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْٔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے اور آپ نے مال غنیمت میں خیانت کرنے کی بہت مذمت کی اور اس پر سخت سزا کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کر بڑبڑا رہا ہو اور وہ شخص کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا کہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو۔ وہ شخص کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا کہ میں تمہاری لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر ممنا رہی ہو۔ وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے، میں کہوں گا میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں، میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کسی شخص کی جان سوار ہو اور وہ چیخ رہا ہو وہ شخص کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے، میں کہوں گا تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں۔ میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوئے ہل رہے ہوں اور وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے میں کہوں گا میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر سونا، چاندی لدا ہوا ہو وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے، میں کہوں گا کہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں۔ (مسلم)

Marfat.com

42- آخری دور کے فتنے

قیامت آنے سے پہلے دور کو قرب قیامت کا دور کہا جاتا ہے اس دور میں بے پناہ فتنے پیدا ہوں گے۔ اس فتنوں کے دور کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبے میں وضاحت فرمائی ہے جو حسب ذیل ہے:-

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَ النَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً فَمِنَّا مَنْ يُّصْلِحُ خِبَآءَهٗ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَ يُنْذِرَهُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَ اِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذَا جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَ سَيُصِيْبُ اٰخِرَهَا بَلَآءٌ وَّ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَ تَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَ تَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَ تَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ عَلَى النَّارِ وَ يُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ وَ مَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَ ثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْوٰى اِلٰى

Marfat.com

اُذُنَیْہِ وَ قَلْبِہٖ بِیَدَیْہِ وَ قَالَ سَمِعْتُہٗ اُذُنَایَ وَ وَعَاہُ قَلْبِیْ فَقُلْتُ لَہٗ ھٰذَا ابْنُ عَمِّکَ مُعَاوِیَۃُ یَاْمُرُنَا اِنْ نَاْکُلَ اَمْوَالَنَا بَیْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَ نَقْتُلَ اَنْفُسَنَا وَ اللّٰہُ یَقُوْلُ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ وَ لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْماً قَالَ فَسَکَتَ سَاعَۃً ثُمَّ قَالَ اَطِعْہُ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ وَ اَعْصِہٖ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ۔

عبدالرحمٰن بن عبد ربّ الکعبۃ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے۔ میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا ہم ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گئے۔ ہم نے ایک جگہ قیام کیا۔ کچھ مسلمان اپنے خیمے درست کرنے لگے۔ بعض تیر اندازی کرنے لگے اور بعض اپنے مویشیوں میں رہے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے پکارنے والے نے آواز دی کہ نماز تیار ہے۔ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئے تو آپ نے فرمایا بے شک مجھ سے پہلے ہر نبی پر فرض عائد تھا کہ وہ اپنے علم کے مطابق اپنی امت کو فلاح اور خیر کی طرف بلائے اور جو چیز اس کے علم میں بری ہو اس سے ڈرائے اور تمہاری اس امت کے پہلے حصے میں سلامتی ہے اور بعد کے لوگوں میں مصیبتیں' بلائیں اور وہ باتیں ہوں گی جو تمہیں بری لگیں گی اور ایسے فتنوں کا ظہور ہوگا جن کے مقابلہ میں دوسرے فتنے کم معلوم ہوں گے۔ ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا اس فتنہ میں تو میری تباہی ہے' پھر وہ فتنہ دور ہو جائے گا تو ایک اور فتنہ آ جائے گا تو مومن کہے گا یہی اصل تباہی کا باعث ہے پھر جو شخص جہنم سے دور ہونا اور جنت میں داخل ہونا چاہیے تو اسے چاہیے کہ جب اس کو موت آئے تو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر۔ کے ایمان پر اس کا خاتمہ ہو اور اس

کے لیے ضروری ہے کہ جو چیز اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرے اور جو شخص ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے تو اس کے لیے ضروری ہے وہ اس کی اطاعت کرے اور اگر دوسرا شخص اس کی امامت کے خلاف لڑنے آئے تو اس کی گردن اڑا دو' راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے قریب ہوا اور ان سے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے تو حضرت عبداللہ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنے دل میں اس کو یاد رکھا۔ میں نے ان سے کہا: یہ تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہیں جو ہم کو حکم دیتے ہیں کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے کھائیں اور ہم ایک دوسرے کو ناحق قتل کریں اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے (اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ' ہاں البتہ رضا مندی سے تجارت کے ذریعے اور تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو' بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے والا ہے راوی کا کہنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کچھ دیر کے لیے خاموش رہے پھر فرمایا کہ ان کاموں میں ان کی اطاعت کرو جو اللہ کے حکم کے موافق ہوں اور جو کام اللہ کے حکم کے خلاف ہوں اس میں ان کی اطاعت نہ کرو۔ (شرح مسلم)

43-خطبہ استسقاء

بارش کی غرض سے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز استسقاء کہا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ایک مرتبہ خشک سالی ہوگئی۔ یعنی بارش نہ ہونے کی وجہ سے مدینہ منورہ میں فصل کم ہوئی۔ مویشیوں کے لیے چارہ اور پانی میں قلت پیدا ہوگئی۔ ایسے حالات میں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما

رہے تھے تو اسی دوران ایک اعرابی نے بارش کی دعا کے لیے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کردی حتیٰ کہ بارش ہوگئی۔ اس کے متعلق مفصل حدیث مندرجہ ذیل ہے:

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّذْكُرُ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِماً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَلَا وَ اللهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزْعَةٍ وَّلَا شَيْئاً وَلَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا وَبَرٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَآئِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ فَوَاللهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتاً ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذَالِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ يَّخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِماً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَ الْجِبَالِ وَ الظِّرَابِ وَ الْاَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَ خَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک شخص مسجد نبوی میں منبر کے سامنے والے دروازے سے آیا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دینے میں مصروف تھے۔ اس شخص نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ خشک سالی کی وجہ سے مال ہلاک ہو رہا ہے اور راستے بند ہونے کو ہیں آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برسائے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا یا الٰہی ہم پر رحمت کی بارش نازل فرما اے اللہ ہم پر بارش برسا دے اللہ ہم پر رحمت کی بارش برسا۔ حضرت انس کا کہنا ہے کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ بادل دیکھتے تھے نہ بادل کا ٹکڑا اور کوئی چیز (ہوا وغیرہ جس سے معلوم ہو کہ برسات آئے گی) اور نہ ہمارے اور سلع کے بیچ میں کوئی گھر یا مکان تھا۔ اتنے میں سلع کے پیچھے سے ڈھال برابر ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا جب وہ بیچ آسمان میں آیا تو پھیل گیا اور برسنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم پھر تو یہ حال ہوا کہ ایک ہفتے تک سورج نہیں دیکھا۔ دوسرے جمعہ میں ایک شخص اسی دروازے سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ کھڑے کھڑے آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ بہت پانی برسنے سے جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ بارش تھم جائے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، پھر یوں دعا کی یا اللہ ہمارے گرداگرد برسا اور ہم پر نہ برسا یا اللہ ٹیلوں اور پہاڑوں اور ٹیکریوں (پہاڑیوں) اور رستوں اور درخت اگنے کے مقام پر برسا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ دعا فرماتے ہی ابر کھل گیا اور ہم نکلے دھوپ میں چلنے پھرنے لگے۔ (بخاری)

مندرجہ بالا ایک اور روایت میں یوں بھی مروی ہے۔

عَنْ اَنسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَیْنَا النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَکَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِیَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ یَدَیْهِ وَمَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَةً فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰی ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ عَنْ مِّنْبَرِهٖ حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْیَتِهٖ فَمُطِرْنَا یَوْمَنَا ذَالِکَ وَمِنَ

اَلْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ حَتّٰی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی فَقَامَ ذٰلِکَ الْاَعْرَابِیُّ اَوْقَالَ غَیْرُہٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَھَدَّمَ الْبِنَآءُ وَ غَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَمَا یُشِیْرُ بِیَدِہٖ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِنَ السَّحَابِ اِلَّا نْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ وَسَالَ الْوَادِیُّ قَنَاۃُ شَھْرًا وَلَمْ یَجِیْءُ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِیَۃٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجُوْدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہوگئے' جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہوگیا اور بچے بھوک سے مرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے ہاتھ اٹھائے ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آگئے۔ آپ منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اسی روز بارش برسی۔ اگلے روز بھی اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے آپ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا۔

اے اللہ! ہمارے اردگرد ہم پر نہیں' پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔ (بخاری)

44 - خطبہ سورج گہن

مدینہ منورہ کے ابتدائی زمانہ قیام میں ایک مرتبہ سورج گہن لگا۔ اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تھا۔ لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ گہن حضور کے صاحبزادے کے انتقال کی بنا پر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک خطبہ دیا اور گہن کی حقیقت واضح کی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ اَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكْعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَاَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَاَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَاَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ اَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا وَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَ تَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهٗ حَتّٰى انْتَهَيْنَا وَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَ تَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى قَامَ فِيْ مَقَامِهٖ فَانْصَرَفَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَ قَدْ اٰمَنَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللهِ وَ اِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْئَ بِالنَّارِ وَ ذٰلِكُمْ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ

Marfat.com

تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ تُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَ اِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِمَّنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْئَ بِالْجَنَّةِ وَ ذَالِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ تَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَالِيْ اَنْ لَا اَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْئٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّاقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهٖ —

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو سورج کو گہن لگ گیا اور لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے سورج کو گہن لگا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو دو رکعت نماز پڑھائی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے تھے۔ اللہ اکبر سے نماز کو شروع کیا اور لمبی قرات کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا اور پہلی بار سے کچھ کم قرات کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہوئے اور پہلی بار سے کچھ کم قرات کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دوسری بار پہلی قرآت سے کچھ کم قرات کی پھر قیام کے برابر رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر سجدے میں چلے گئے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی۔ اس رکعت میں بھی تین رکوع کیے اور اس رکعت میں بھی ہر پہلا قیام بعد والے قیام سے لمبا تھا اور رکوع اور سجود و برابر تھے۔ پھر آپ صف سے پیچھے ہو گئے اور مسلمان بھی پیچھے ہوگئے۔ راوی ابوبکر کا کہنا ہے کہ آپ عورتوں کے پاس گئے کچھ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھ گئے۔ حتیٰ کہ آپ اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے۔ پھر آپ

Marfat.com

نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اچھی طرح چمک چکا تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اور ان نشانیوں کو لوگوں میں سے کسی شخص کی موت کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھو جب تک وہ روشن ہو جائے اور جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اس نماز کے دوران دیکھ لیا۔ میرے سامنے جہنم لائی گئی یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے اس خوف سے پیچھے ہٹتے دیکھا کہ اس کی لپیٹ مجھ تک نہ آجائے۔ یہاں تک کہ میں نے اس جہنم میں لاٹھی والے کو دیکھا جو جہنم میں اپنی ہڈیوں کو کھینچ رہا تھا جو اس لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا۔ اگر حاجی کو پتا چل جاتا تو کہتا کہ یہ کپڑا میری لاٹھی میں اٹک گیا تھا اگر اس کو پتا نہ چلتا تو کپڑے لے جاتا اور یہا تک کہ میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھے رکھا تھا نہ اس کو خود کھلایا نہ چھوڑا تا کہ زمین سے کسی چیز کو کھا لیتی حتیٰ کہ وہ بلی بھوک سے مرگئی ۔ پھر میرے پاس جنت لائی گئی۔ یہ اس وقت کی بات ہے میں نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھایا تا کہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں تا کہ تمہیں پتہ چل جائے پھر میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں۔ بہر کیف جس جنت کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کا اپنی نماز میں مشاہدہ کرلیا۔ (مسلم)

45- فتنہ دجال

قرب قیامت کا ایک شر انگیز فتنہ دجال کا فتنہ ہوگا جس سے بہت جلد شر پھیلے گا۔ دجال کا تعلق قوم یہود سے ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک عظیم لشکر ہوگا اس کے شرکاء کی تعداد ملک و شام عراق سے ہوگی۔ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی

Marfat.com

پیشانی پر ک اف یعنی کافر لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان آسانی سے پڑھ سکے گا مگر اس کا کفر کافروں کو نظر نہ آئے گا۔ چالیس ایام میں وہ دنیا کے تمام علاقے میں پھر جائے گا مگر حرمین شریفین میں داخل نہ ہو سکے گا۔ غرضیکہ دنیا کے تمام علاقوں میں وہ بڑی تیزی سے فساد اور کشت وخون پھیلائے گا ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فتنے کی خبر اپنی امت کو خطبے کے ذریعے یوں دی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّىْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِىٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ وَلَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِىٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِىُّ فَاَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِىُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةً تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ وَاَنَّهٗ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَّقْرَأُهٗ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی تعریف کی اس کے بعد فتنہ دجال سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے لیکن میں تمہیں اس کے متعلق ایک حقیقت کو بیان کرتا ہوں جو اس سے پہلے کسی نبی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ دجال کانا ہوگا مگر اللہ تعالیٰ ہر عیب سے منزہ ہے۔ زہری نے کہا ہے کہ عمر بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ بعض صحابہ کرام نے یہ بھی بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن لوگوں کو ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مرنے سے قبل اپنے رب کو نہیں دیکھ سکے گا اور

دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا اسے وہی پڑھ سکے گا جو اس کے عمل کو برا سمجھے گا۔ ترمذی میں دجال کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور خطبہ حسب ذیل ہے:۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْهُرِنَا وَلَانَدْرِیْ مَاحَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ ذَکَرَ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِیْ ذِکْرِهٖ وَقَالَ مَابَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهٗ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاِنَّهٗ یَخْرُجُ فِیْکُمْ فَمَا خَفِیَ عَلَیْکُمْ مِنْ شَانِهٖ فَلَیْسَ یَخْفٰی عَلَیْکُمْ اِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ عَلٰی مَا یَخْفٰی عَلَیْکُمْ ثَلَاثًا اِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَ اِنَّهٗ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ اَلَا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ دِمَاءَ کُمْ وَ اَمْوَالَکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثًا وَیْلَکُمْ وَاوَیْحَکُمْ اُنْظُرُوْا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حجتہ الوداع کے متعلق اظہار خیال کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بالکل قریب ہی تھے حالانکہ ہمیں حجتہ الوداع کی تفصیل معلوم نہ تھی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کے بعد خطبہ کی صورت میں مسیح دجال کے بارے میں تفصیل سے بتایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا نہ ہو ان میں حضرت نوح علیہ السلام اور بعد میں آنے والے نبی بھی شامل ہیں۔ پس دجال ضرور ظاہر ہوگا اور تم پر اس کی نشانیاں چھپی ہوئی نہیں ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب پاک ہے اس کی وہ آنکھ پھوٹے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ آگاہ رہیو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر ایک دوسرے کا خون اور مال اسی

Marfat.com

طرح حرام کر دیا ہے جس طرح کہ اس دن شہر اور مہینے کی حرمت قائم کی ہے۔ کیا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ گواہ رہنا یہ تین مرتبہ کہا پھر فرمایا کہ ایسے کام نہ کرنا جس کا انجام برا ہو اور افسوس کے سوا کچھ نہ ہو دیکھو میرے بعد اسلام چھوڑ کر کفر نہ کرنا اور نہ ہی ایک دوسرے کو قتل کرنے لگنا۔ (بخاری)

46- اہل جنت

جنت اللہ تعالیٰ کے پاس ایک ایسا مقام ہے جہاں دکھ تکلیف نہیں بلکہ سکھ ہی سکھ ہوگا۔ وہاں کی زندگی ابدی ہوگی جنت میں صرف مسلمان جائیں گے غیر مسلم جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے بارے میں یوں خطبہ دیا:-

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ ظَھْرَہٗ اِلٰی قُبَّۃِ اَدَمٍ فَقَالَ اَلَا لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَۃٌ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّکُمْ رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَقُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَا اَنْتُمْ فِیْ سِوَاکُمْ مِّنَ الْاُمَمِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَبْیَضِ اَوْ کَالشَّعْرَۃِ الْبَیْضَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چمڑے کے خیمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا خبردار جنت میں صرف مسلمان جائیں گے۔ اے اللہ تو گواہ ہو جا کہ میں نے تیرا پیغام

Marfat.com

پہنچا دیا ہے کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری تعداد اہل جنت کی تعداد کا تہائی ہو۔ ہم نے کہا ضرور یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم جنتیوں کی تہائی ہو' ہم نے عرض کیا ''ضرور یا رسول اللہ'' آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تمہاری تعداد تم تمام جنتیوں کی تعداد کے نصفہ ہوگی اور پچھلی امتوں کے مقابلہ میں تمہاری تعداد ایسی ہے جیسے سفید بیل میں سیاہ بال یا سیاہ بیل میں سفید بال ہوتے ہیں۔ (مسلم)

47- اجتناب کبائر

جھوٹ نہایت ہی بری عادت ہے' اسلام میں جھوٹ بولنے کو بہت ہی برا عمل قرار دیا ہے' جھوٹی گواہی ایک طرح کا جھوٹ ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹی گواہی دینے سے منع فرمایا ہے اور ایک خطبے میں اس سے بچنے کے لیے یوں تاکید فرمائی۔

عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُدَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔

ایمن بن خدیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ ''اے لوگو! جھوٹی شہادت' شرک کے برابر ہے پھر آپ نے آیت کریمہ پڑھی فاجتنبو الرجس الایۃ (بتوں کی ناپاکی اور جھوٹی بات سے بچو)۔ (ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا۔ سود کی بات کا تذکرہ کیا اور اس کو بہت بڑا گناہ بتایا اور

Marfat.com

فرمایا کہ وہ درہم جس کو انسان سود سے حاصل کرے' اللہ کے نزدیک خطا میں زنا سے چھتیس گناہ زیادہ ہے کہ کوئی آدمی زنا کرے اور سود میں سب سے بڑا سود مسلمان آدمی کی آبروریزی ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز آنحضرت صلی علیہ وسلم نے خطبہ دیا' تو فرمایا اے لوگو! شرک سے بچو' شرک چیونٹی کی آہستہ رفتاری سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس سے ہم کیوں کر بچ سکیں گے جبکہ وہ چیونٹی کی آہستہ رفتار سے یا رسول اللہ زیادہ پوشیدہ ہے' آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ اَنْ نُشْرِکَ بِکَ وَنَحْنُ نَعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ' ترجمہ: اے میرے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں' اس بات سے کہ ہم شرک کریں اور اس کو جانتے ہوں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے ہیں۔

48- اے اللہ میں نے تبلیغ کر دی

تبلیغ کے لغوی معنی پیغام پہنچانا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی طرف سے نبی بنا کر بھیجا تا کہ آپ اللہ کا پیغام تمام دنیا تک پہنچا دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ایک جگہ پر فرمایا ہے کہ رب کی طرف سے جو کچھ آپ کی طرف اتارا گیا ہے اسے دوسروں تک پہنچا دیں پھر فرمایا کہ لوگوں کو دعوت دیں اور قائم رہیں جس طرح کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے پھر فرمایا لوگوں کو نصیحت کریں جبکہ وہ فائدے مند ہو ان احکام کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا اور اس کا ذکر اپنے ایک خطبے میں یوں فرمایا۔

Marfat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَشَفَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَ رَاْسُہٗ مَعْصُوْبٌ فِیْ مَوْضِعِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰی لَہٗ اَلَا وَ اِنِّیْ نُھِیْتُ اَنْ اَقْرَاءَ الْقُرْآنَ رَاکِعًا اَوْسَاجِدًا اَفَاَمَّا الرُّکُوْعَ فَعَظِّمُوْا فِیْہِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدَ فَاجْتَھِدُوْا فِی الدُّعَاءِ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمرے کے دروازے کا پردہ اٹھایا تو اس وقت آپ اپنے سر مبارک پر پٹی باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے تین بار فرمایا:۔

اے اللہ لوگوں تک میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا نبوت کی بشارتوں میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جس کو کوئی بندہ اپنے لیے دیکھتا ہے یا کوئی دوسرا آدمی اس کے لیے دیکھتا ہے آگاہ رہو کہ مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے لیکن رکوع میں اپنے رب کی عظمت کی تسبیح پڑھ سکتے ہو اور سجدہ میں خوب کوشش سے دعا مانگو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ (شرح صحیح مسلم)

49- امر معروف و نہی عن المنکر

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے سامنے بڑا نصیحت آموز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے لوگوں کو شرک سے منع فرمایا۔ اس کے ساتھ جہاد انفاق فی سبیل اللہ اور رحم دلی اور رقیق القلبی کی تاکید فرمائی۔ طمع، جھوٹ، دھوکہ، بدخوئی اور خیانت کی مذمت فرمائی، خطبہ کا متن مندرجہ ذیل ہے:۔

Marfat.com

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِىْ خُطْبَتِهِ اَلَا اِنَّ رَبِّىْ اَمَرَنِىْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِّمَّا عَلَّمَنِىْ يَوْمِىْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَ اِنِّىْ خَلَقْتُ عِبَادِىْ حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَ اِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَ حَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَّا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَ اَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِىْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَ اِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَ عَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَ اَبْتَلِىَ بِكَ وَ اَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَّا يَغْسِلُهُ الْمَآءُ تَقْرَؤُهٗ نَائِمًا وَّ يَقْظَانَ وَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِىْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَّثْلَغُوْا رَاْسِىْ فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوْكَ وَ اغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَ اَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَ ابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهٗ وَ قَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِىْ قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيْفُ الَّذِىْ لَازَبْرَلَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا لَّا يَبْتَغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِىْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّ اِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ رَجُلٌ لَّا يُصْبِحُ وَ لَا يُمْسِىْ اِلَّا وَهُوَا يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَ مَا لِكَ وَ ذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ وَ لَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ غَسَّانَ فِىْ حَدِيْثِهٖ وَ اَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ۔

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دوں جو تم کو معلوم نہیں اور اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ان چیزوں کا علم دیا ہے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میں نے اپنے بندے کو جو کچھ مال دیا

Marfat.com

ہے وہ حلال ہے' میں نے اپنے تمام بندوں کو اس حال میں پیدا کیا کہ وہ باطل سے دور رہنے والے تھے۔ بے شک ان کے پاس شیطان آتے اور ان کو وہیں سے پھیروایا اور جو چیزیں میں نے ان پر حلال کی تھیں وہ انہوں نے ان پر حرام کر دیں اور ان کو میرے ساتھ شرک کرنے کا حکم دیا جبکہ میں نے اس شرک پر کوئی دلیل نازل نہیں کی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا اور اہل کتاب کے چند باقی ماندہ لوگوں کے سوا تمام عرب اور عجم کے لوگوں سے ناراض ہوا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تم کو آزمائش کے لیے بھیجا ہے اور تمہارے سبب سے (دوسروں) کی آزمائش کے لیے میں نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جس کو پانی نہیں دھو سکتا تم اس کو نیند اور بیداری میں پڑھو گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش سے مقابلے کا حکم دیا' میں نے کہا اے میرے رب! وہ تو میرا سر بھاڑ دیں گے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو اس طرح نکال دو جس طرح انہوں نے تم کو نکالا ہے تم ان سے جہاد کرو ہم تمہاری مدد کریں گے تم خرچ کرو ہم تم پر خرچ کریں گے تم ایک لشکر بھیجو ہم اس سے پانچ گنا لشکر بھیجیں گے۔ اپنے اطاعت گزاروں کو لے کر اپنے نافرمانوں کے ساتھ جنگ کرو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تین قسم کے لوگ جنتی ہیں سلطان عادل جو نیکی کی توفیق دیا گیا ہو اور صدقہ کرنے والا ہو جو شخص رحم دل ہو اور اپنے تمام قرابت داروں اور عام مسلمانوں کے لیے رقیق القلب ہو اور جو شخص پاک دامن ہو اور عیال دار ہونے کے باوجود سوال کرنے سے گریز کرتا ہو اور پانچ قسم کے لوگ دوزخی ہیں۔ وہ ضعیف لوگ جن کے پاس عقل ہو جو تمہارے ماتحت ہوں اور اپنی اہل اور مال کے لیے کوئی سعی نہ کریں۔ وہ خائن جس کی طمع پوشیدہ نہ ہو جو معمولی سی چیز میں بھی خیانت کرے۔ وہ دھوکہ باز جو صبح اور ہر شام کو تمہارے ساتھ تمہارے اہل اور تمہارے مال کے ساتھ دھوکہ کرے اور اللہ تعالیٰ نے بخل یا جھوٹ

بدخو اور فحش کلام کرنے والے کا بھی ذکر کیا۔ ابو غسان نے اپنی روایت میں یہ ذکر نہیں کیا' تم خرچ کرو' تم پر خرچ کیا جائے گا۔ (مسلم)

50- خطبہ حوض کوثر

پانی کے بہت بڑے تالاب کو حوض کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو حوض کوثر کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ حوض کوثر بہت بڑا ہے۔ اس کا پانی دودھ کی طرح سفید' شہد کی طرح میٹھا اور برف کی طرح ٹھنڈا ہے۔ یہ حوضِ کوثر اللہ تعالیٰ کی حکمت سے میدان حشر میں ملے گا جہاں بے پناہ گرمی ہوگی۔ دوسری مرتبہ یہی حوض کوثر مستقل طور پر جنت میں عطا کردی جائے گی۔ اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَذْکُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا کَانَ یَوْماً مِنْ ذٰلِکَ وَ الْجَارِیَۃُ تَمْشُطُنِی فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّھَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِیَۃِ اسْتَاْخِرِیْ عَنِّیْ قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَ لَمْ یَدْعُ النِّسَآءَ فَقُلْتُ اِنِّیْ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی الْحَوْضِ فَاِیَّایَ لَا یَاْتِیَنَّ اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّیْ کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ فِیْمَ ھٰذَا فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقاً۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حوض کوثر کے بارے میں لوگوں سے کچھ باتیں سنی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ نہ سنا تھا۔ ایک دن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سے حوض کوثر کے بارے میں سنا اے لوگوں جبکہ ایک لڑکی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی میں نے اسے کہا کہ ایک طرف ہٹ جاؤ وہ لڑکی ہٹ گئی لیکن اس لڑکی نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو مخاطب کر رہے ہیں۔ عورتوں کو نہیں حضرت ام سلمٰی نے کہا کہ میں بھی ان میں شامل ہوں۔ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ حوض کوثر پر میں تمہارا پیش رو ہوں گا اور تم اس بات کا خوف دل میں رکھنا کہ کہیں تمہیں میرے پاس سے ہٹا نہ دیا جائے جیسا کہ مست اونٹ کو ہٹا دیا جاتا ہے۔ میں کہوں گا کہ یہ اس طرح کیوں ہوا ہے تو کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد دین میں نئی نئی باتیں شامل کر دی ہیں تو میں کہوں گا کہ انہیں حوض کوثر سے دور ہی رکھا جائے۔ (مسلم شریف)

عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوماً فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اِنِّىْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّىْ وَاللهِ لَا نْظُرُ اِلٰى حَوْضِى الْاٰنَ وَ اِنِّىْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنَ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحُ الْاَرْضِ وَ اِنِّىْ وَاللهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم آبادی سے باہر نکلے اور آپ نے شہدائے احد پر نماز جنازہ کی طرح نماز پڑھی۔ پھر واپس آکر منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں سے خطاب فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور خدا کی قسم میرا حوض اب بھی مجھے دکھلائی دے رہا ہے اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں بے شک خدا کی قسم مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مجھے ڈر ہے تم کہیں دنیا کی کشش میں پھنس نہ جاؤ۔ (بخاری شریف)

51- تقدیر پر ایمان رکھنا

اللہ تعالیٰ نے جب اس مخلوق کو پیدا کیا تو اس کے متعلق تمام ہونے والی باتیں لوح محفوظ پر لکھ دیں۔ اسے تقدیر کہا جاتا ہے۔ اس تقدیر پر ایمان لانا مسلمان کے لیے لازم ہے اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ مسلمانوں کا ایمان اس صورت میں کامل ہوتا ہے جبکہ وہ تقدیر پر بھی ایمان رکھیں اس لیے انسان کو چاہیے کہ جو کچھ دنیا میں اب تک ہوا ہے یا ہو رہا ہے یا آئندہ ہوگا وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہے اور اس کے علم میں ہے اس کے بارے میں حدیث پاک مندرجہ ذیل ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ لَا تُخْرِجُہُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَّ الْجِہَادُ مَاضٍ مُّنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَآئِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَّ الْاِیْمَانُ بِالْاَ قْدَارِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں' رک جانا ایسے شخص سے جس نے اللہ کی واحدانیت کا اقرار کیا ہو نہ تو گناہ اس کے کفر کا سبب بنتے ہیں اور نہ اس کو کسی عمل کی وجہ سے اسلام کے دائرہ سے خارج کرو اور جہاد اس وقت تک جاری ہے جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معبوث فرمایا ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ اس امت کا آخری فرد دجال کو قتل کرے اور کسی ظالم اور عادل کا عدل (جہاد) کو باطل نہ کر سکے گا اور تقدیر پر ایمان رکھنا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر

Marfat.com

چڑھے۔ اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثناء کی اور فرمایا ''ایک کتاب ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو مع ان کے ناموں اور ان کے نسبوں کے لکھ لیا ہے اور اس کے آخر میں میزان لگا دیا ہے نہ ان میں زیادتی کی جائے گی اور نہ ان میں قیامت تک کمی کی جائے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اور کتاب ہے اس میں اللہ پاک نے اہل نار کو مع ان کے ناموں کے اور ان کے نسبوں کے لکھ لیا ہے اور ان کی میزان لگا دی گئی ہے۔ قیامت تک نہ ان میں زیادتی ہوگی اور نہ ان میں سے کمی۔ جنت والے کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ کوئی بھی عمل کرے اور دوزخی کا اہل نار کے عمل پر خاتمہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ کوئی بھی عمل کرے، کبھی نیک بخت کو شقاوت کے راستے پر چلایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اشقیاء کے کس درجہ مشابہ ہیں حالانکہ وہ اہل جنت سے ہوتے ہیں (اور بالآخر ان کو سعادت پکڑ لیتی ہے تو ان کو چھڑا لیتی ہے اور کبھی اشقیا کو سعادت کے راستے پر چلایا جاتا ہے، یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ صلحا کے کس درجہ مشابہ ہیں حالانکہ یہ اہل جہنم سے ہیں، آخر کار ان کو شقاوت پکڑ لیتی ہے اور ان کو بھلوں کے زمرہ سے نکال لیتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اُمُ الکتاب میں سعید لکھ دیا ہے اس کو دنیا سے اس وقت تک نہ نکالے گا جب تک وہ ایسا عمل نہ کرے جس کی وجہ سے اللہ پاک اس کو مرنے سے پہلے سعید کر دے اور اگرچہ اتنی ذرا سی دیر کے لیے ہو کہ اونٹنی کو دوہنے کی حالت میں جتنی مہلت دیتے ہیں جس کسی کو اللہ پاک نے اس کتاب میں شقی لکھا ہے اس کو دنیا سے اس وقت تک نہ نکالے گا جب تک وہ اپنے مرنے سے پہلے ایسا عمل نہ کرے جس کی وجہ سے وہ شقی ہو جائے۔ اگرچہ اتنی ذرا سی دیر کے لیے ہو کہ اونٹنی کو دوہنے کی حالت میں جتنی مہلت دیتے ہیں اور اعمال کا اعتبار اعمال کے خاتمہ پر ہے۔ (طبرانی)

52- اتباعِ سنت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق جس طرح زندگی بسر کی اسے سنت کہا جاتا ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار پر چلنا اتباعِ سنت کہلاتا ہے۔ اتباع سنت دراصل احکام الٰہی پر عمل پیرا ہونے کا عملی نمونہ ہے۔ سنت پر عمل کرنے کا بڑا ہی درجہ ہے اور اسی میں انسان کی نجات ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتباع سنت کے متعلق یوں تاکید فرمائی ہے۔

عَنْ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُوْلُ وَ عَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا قَالَ قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِيْ اِلَّا هَالِكٌ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَ اِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ حَيْثُ مَا قِيْدَ انْقَادَ۔

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسی نصیحت کی کہ جس سے لوگوں کی آنکھوں میں آنسوں جاری ہوگئے اور دل خوفزدہ ہوگئے ہم نے التجا کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہمیں اس طرح کی نصیحت کی ہے جیسا آپ ہمیں چھوڑ رہے ہیں۔ ہم سے کوئی وعدہ بھی کرلیجئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں ایک روشن دین دیا ہے جس کے دن رات برابر ہیں اس دین سے وہی منہ پھیرے گا جس کے مقدر میں بربادی لکھی ہوگی۔ تمہارے وہ لوگ جو میرے بعد زندہ رہیں گے وہ ایک شدت والا اختلاف دیکھیں گے تو تم میری سنت پر کاربند ہو جانا اور خلفائے راشدین جو ہدایت پر ہیں

Marfat.com

کے عمل کو اپنا لینا اور اطاعت کو اپنے اوپر لازم کر لینا خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مومن اس اونٹ کی طرح ہے جس کے ہاتھ اس کی نکیل ہو اور وہ اس کا فرمانبردار ہو۔ (ابن ماجہ)

مندرجہ بالا حدیث ترمذی میں یوں بھی بیان ہوئی ہے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَ عَظَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَ اِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافاً كَثِيْراً وَ اِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز گئے۔ ایک شخص نے کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے خطبہ جیسا ہے۔ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں اور حاکم کی اطاعت کی تاکید کرتا ہوں۔ اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بے شک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھ لے گا۔ شریعت میں نئی باتیں یعنی بدعت نکالنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو یہ زمانہ پائے تو اسے چاہیے کہ میری راہ اختیار کرے اور میرے رشد و ہدایت والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرے اور سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ (ترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

خطبہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا' سن لو بے شک وہ وقت میرے لیے قریب ہے کہ مجھ کو بلایا جائے اور میں قبول کرلوں اور میرے بعد تمہارے والی ایسے عامل ہوں گے کہ وہ وہ کام کریں گے جو تم جانتے ہو اور وہ عمل کریں گے جس کو تم پہچانتے ہو' ان کی اطاعت' اطاعت ہے یہ اسی طرح پر ایک زمانہ تک رہیں گے۔ ان کے بعد تمہارے ایسے لوگ حکمراں ہوں گے کہ وہ ان باتوں پر عمل کریں گے جن کو تم نہیں جانتے اور ان باتوں پر عمل کریں گے جن کو تم نہیں پہچانتے ہو' پس جس نے ان کی اتباع کی اور ان سے خالص دوستی کی پس یہ لوگ خود ہلاک ہوئے اور ان کو ہلاک کیا اور تم ان سے اپنے جسموں کے ساتھ ملنا اور اپنے اعمال کے ساتھ ان سے علیحدہ رہنا اور بھلے پر گواہ ہو جانا کہ یہ بھلا ہے اور برے پر گواہ ہو جانا (کہ یہ برا ہے)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ:-

اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کے علاوہ مسلمان امراء اور حکام کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکومت کی تمام تر ذمہ داری حاکموں کے سپرد ہے اس لیے ان کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے لیکن حاکموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہوں ایسے حاکم کو روز قیامت کے بعد نہایت ہی عمدہ اجر ملے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبات میں اس امر کی تاکید فرمائی ہے کہ حاکم کی اطاعت کی جائے کیونکہ حاکم کی اطاعت سے ملک میں امن و امان قائم رہے گا اس لیے شریعت کے مطابق حکم دینے والے حاکم کی اطاعت کرنی چاہیے۔

53- جنتی گروہ

اہل جنت کون ہیں یہ ایک بڑا اہم سوال ہے جو ہر انسان کے ذہن میں ابھرتا ہے مگر اہل جنت وہی لوگ ہوں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق زندگی گزاریں گے کیونکہ قیامت کے نزدیک صرف کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دل و جان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے جنتی گروہ کے بارے میں آپ کا خطبہ مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ قَامَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰی ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَ اِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَهِیَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيٰ وَعَمْرُوْ فِیْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَجَارٰی بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارٰی الْكَلْبُ لِصَاحِبِهٖ وَقَالَ عَمْرُو الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰی مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مِفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ۔

حضرت معاویہ بن ابو سفیان نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم سے قبل اہل کتاب بہتر 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور عنقریب یہ ملت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ 72 فرقوں کا انجام دوزخ کی آگ ہوگا اور ایک فرقہ ہی جنت میں جائے گا وہ سب سے بڑا فرقہ ہوگا۔ ابن یحیٰ اور عمرو بن عثمان نے اپنی حدیثوں میں کہا ہے کہ عنقریب میری امت میں سے ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جن میں گمراہی اس طرح شامل ہوگی جس طرح باؤلے کتے کے کاٹنے سے جسم میں زہر شامل ہو جاتا ہے۔ عمرو بن عثمان نے کہا ہے جیسے کہ کتے کے کاٹے ہوئے جسم میں زہر اس طرح پیوست ہو جاتا

Marfat.com

ہے کہ کوئی رگ اور جوڑ اس زہر کے متاثر ہوئے بغیر نہیں بچتا۔ (ابو داؤد)

54۔ قیامت کی باتیں

ایک وقت ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ختم کردے گا اسے قیامت کہا جاتا ہے۔ قیامت پر ایمان رکھنا بھی ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بارے میں کچھ پیشین گوئیاں کی ہیں جن کا ذکر کتاب وحدیث میں موجود ہے۔ بعض اوقات آپ نے اپنے خطبات میں بھی قیامت سے قبل ہونے والی چیزوں کا ذکر فرمایا ہے۔ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئاً يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَ نَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِىْ هٰؤُلَآءِ وَاِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْئُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والی تمام باتوں کو بیان کردیا جس نے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھ لیا اور جس نے بھلانا تھا وہ بھول گیا راوی نے کہا کہ میرے تمام ساتھیوں کو معلوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی چیز واقع ہوئی ہے تو مجھے یاد آجاتی ہے جیسے کہ ایسے شخص کے سامنے بیان کرے جو موجود نہ ہو پھر جب وہ دیکھے تو اسے ہر چیز معلوم ہو جائے۔ (بخاری)

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ

Marfat.com

نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز فجر پڑھائی تو منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہوا تو اترے۔ نماز پڑھائی اور جلوہ افروز ہو گئے اور خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا تو اترے نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو قیامت تک ہونے والا تھا وہ آپ نے ہمیں بتا دیا لہٰذا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس کو زیادہ باتیں یاد ہیں۔ (مسلم)

55-فتنوں سے آگاہی

ایک مرتبہ آپ کے پاس کچھ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے آپ نے انہیں قیامت سے قبل کے فتنوں کے بارے میں وعظ و نصیحت کی جس کا متن درجہ ذیل ہے۔

عَنْ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا قُعُوْداً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هَرَبٌ وَ حَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّآءِ دَخْنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ وَ اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيَاءِ لَاتَدَعُ اَحَداً مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِناً وَ

Marfat.com

يُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطُ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَ فُسْطَاطُ نِفَاقٍ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے قیامت سے پہلے واقع ہونے والے فتنوں کے بارے میں بڑی وضاحت سے اظہار خیال کرتے ہوئے فتنہ احلاس کا بھی ذکر کیا اور اس کے متعلق یہ بتایا کہ فتنہ احلاس بھاگ دوڑ اور لڑائی جھگڑا ہے۔ پھر آپ نے فتنہ سراء کے بارے میں بتایا آپ نے فرمایا کہ اس کی ابتدا ایسے لوگوں سے ہوگی جن کے بارے میں یہ گمان ہوگا کہ وہ میرے اہل بیت سے ہیں مگر وہ اہل بیت سے نہ ہوں گے کیونکہ میرے ساتھی سب ہی پرہیزگار ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص کو منتخب کرلیں گے جس کے سرین پسلی کے اوپر ہوں گے پھر آپ نے فتنہ دہیا کا ذکر کیا جس سے میری امت کے کئی لوگ متاثر ہوں گے جب اس بات کا اظہار کیا جائے گا کہ فتنہ ختم ہوچکا ہے تو وہ فتنہ اور بھڑک اٹھے گا اور لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ اگر کوئی شخص صبح کے وقت اہل ایمان سے ہوگا تو شام تک وہ کفر میں شامل ہو چکا ہوگا یہاں تک کہ لوگ دو فریقوں میں تقسیم ہو چکے ہوں گے۔ ایک فریق میں ایمان ہوگا لیکن اس میں نفاق نہیں ہوگا لیکن دوسرے فریق میں نفاق ہوگا اور ایمان نہیں ہوگا تو جب اس طرح ہو جائے تو پھر اسی دن دجال کا انتظار کرنا یا اگلے دن دجال ظاہر ہو جائے گا۔ (ابو داؤد)

56- خطبہ مناقب انصار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار مدینہ سے بڑی محبت تھی۔ انصار مدینہ کی تائید میں آپ کے خطبات مندرجہ ذیل ہیں۔

اَنَسَ ابنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ مَرَّ اَبُوْبَکْرٍ وَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَ ھُمْ یَبْکُوْنَ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکُمْ قَالُوْا ذَکَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ عَصَبَ عَلٰی رَاْسِہٖ حَاشِیَّۃَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ یَصْعَدْہُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّھُمْ کَرِشِیْ وَ عَیْبَتِیْ وَقَدْ قَضُوا الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَبَقِیَ الَّذِیْ لَھُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَ تَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِھِمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جہاں انصار بیٹھے تھے اور وہ رو رہے تھے۔ ان دونوں نے پوچھا آپ کو کس بات نے رلایا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجالس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا یاد آرہا ہے۔ دونوں حضرات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انصار کے بارے میں جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سرا اپنے سر اقدس پر پٹی کی طرح باندھ لیا پھر آپ منبر پر خطبہ کے لئے تشریف فرما ہوئے اور منبر پر آپ کا یہ بیٹھنا آخری بیٹھنا تھا خطبہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان سے اچھا سلوک کرنا وہ معدے کی تھیلی کی طرح میرے محرم راز ہیں۔ انہوں نے میرے لیے جو کرنا تھا اچھی طرح کیا لیکن ان کا حق باقی ہے اس لیے اگر ان کے نیک لوگ نیکی کا حکم دیں تو قبول کرلینا اور جو ان میں برائی کی طرف راغب ہوں تو ان سے درگزر کرنا۔ (بخاری)

یہی خطبہ یوں بھی مروی ہے:۔

Marfat.com

اِبْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ مِلْحَفَۃٌ مُتَعَطِّفاً بِھَا عَلٰی مَنْکِبَیْہِ وَ عَلَیْہِ عِصَابَۃٌ دَسْمَآءُ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَیُّھَا النَّاسُ فَاِنَّ النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَ تَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِیَ مِنْکُمْ اَمْراً یَضُرُّ فِیْہِ اَحَداً اَوْ یَنْفَعُہٗ فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَ یَتَجَاوَزْعَنْ مُّسِیْئِھِمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (آخری ایام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سر مبارک سے چکنی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا:- دوسرے لوگ بڑھیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک پس جو کوئی تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہئے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو نظرِ استحسان سے دیکھے اور ان کے قصور وار افراد سے درگزر کرے۔(بخاری)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر انصار کے لیے کہہ رہے تھے سن لو کہ تمام لوگ میرے لیے اوپر کا لباس ہیں اور انصار میرے لیے جسم سے چمٹنے والا لباس ہیں' اگر تمام لوگ کسی ایک جنگل میں جائیں اور انصار کسی گھاٹی میں تو میں انصار کی گھاٹی کا اتباع کروں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو البتہ میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا لہٰذا جو شخص انصار کے امر کا والی ہو اسے چاہئے کہ ان کے بھلوں کے ساتھ احسان کرے اور ان کے بروں سے درگزر کرے اور جس نے انصار کو گھبراہٹ میں ڈالا' اس نے اس چیز کو گھبراہٹ میں ڈالا جو ان کے دو کے درمیان ہے اور آپ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات بابرکت کی طرف اشارہ کیا (یعنی مجھے گھبراہٹ میں ڈالا۔) (مسند امام احمد)

عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان کے والد ان تین شخصوں میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول کی گئی تھی کہ ان کے والد کو بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا اما بعد اے جماعت مہاجرین تم زیادہ ہوتے جا رہے ہو اور انصار آج بھی اپنی ہیئت پر ہیں۔ انہوں نے اپنی ہیئت میں کوئی اضافہ نہیں کیا اور انصار میرے جسم سے چمٹنے والا لباس ہیں' ایسا لباس جس کی طرف میں نے پناہ پکڑی ہے' ان کے کریموں کا اکرام کرو اور ان کے خطاواروں سے درگزر کرو۔ (الہیثمی)

57- پانچ برائیوں سے بچو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو بعض باتوں سے بچنے کی تاکید فرماتے۔ ایک مرتبہ آپ نے صحابہ کی توجہ اس طرف دلائی ایک وقت ایسا آئے گا لوگ برائیوں میں ملوث ہونے لگیں گے اس وقت اچھے لوگ وہی ہوں گے جو برائیوں سے بچ جائیں گے۔ آپ نے خاص طور پر جن پانچ چیزوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مندرجہ ذیل ہے:۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُھَاجِرِیْنَ خَمْسٌ اِذَا ابْتُلِیْتُمْ بِھِنَّ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تُدْرِکُوْھُنَّ

Marfat.com

لَمْ يَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا اِلَّا فَشٰى فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَ شِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَآءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ يَتَخَيَّرُوْا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے باخبر کیا کہ اے مہاجرین کے گروہ کہ میں تمہارے پاس باتوں میں مبتلا ہونے سے پہلے اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اول بات یہ ہے کہ جب کسی قوم میں ظاہری طور پر نمائش عام ہونے لگے گی تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں آجائیں گی جن کے بارے میں حکیموں کو بھی خبر نہ ہوگی دوسری بات یہ ہے کہ جب لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگ جائیں گے تو ان پر مصائب نازل ہونے لگیں گے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب لوگ زکوٰۃ دینا چھوڑ دیں گے تو بادشاہ ان پر ظلم کریں گے تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک دے گا کیونکہ زمین پر اگر چوپائے نہ ہوتے تو آسمان سے بارش نہ ہوتی چوتھی بات یہ ہے کہ جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کے عہد و پیمان سے غفلت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمنوں کو مسلط کردیتا ہے تو وہ ان سے مال و دولت یعنی سب کچھ چھین لیتے ہیں۔ پانچویں بات یہ ہے کہ جب مسلمان حکمران اللہ کے قانون کو چھوڑ کر کوئی دوسرا قانون اپنا لیتے ہیں یعنی اللہ کے احکامات میں سے کچھ پر عمل کرتے ہیں اور کچھ کو ترک کردیتے ہیں تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اختلاف فرما دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

58- نیک باتیں

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو چند نیک باتوں کی تلقین فرمائی۔ آپ کے ارشاد کے مطابق لوگوں کو بدعتوں سے بچنا چاہیے۔ مومنوں سے کبھی بھی لڑنا نہ چاہیے اور نہ ہی مسلمانوں سے قطع تعلق کرنا چاہیے۔ جھوٹ سے بھی بچنا چاہیے۔ وعدہ کو پورا کرنا چاہیے۔ ہمیشہ سچ بولنا چاہیے اور فسق و فجور سے دور رہنا چاہیے۔ ان تمام باتوں کی تفصیل مندرجہ ذیل حدیث میں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ الْكَلَامُ وَ الْهُدٰى فَاَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ وَ اَحْسَنُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ اَلَا وَ اِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اَلَا لَا يُطَوِّلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوْا قُلُوْبُكُمْ اَلَا اِنَّ مَاهُوَاٰتٍ قَرِيْبٌ وَّ اِنَّمَا الْبَعِيْدُ مَا لَيْسَ بِاٰتٍ اَلَا اِنَّمَا الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَ السَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ اَلَا اِنَّ قِتَالَ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَّسِبَابُهٗ فُسُوْقٌ وَّ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ اَلَا وَ اِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ لَايَصْلُحُ بِالْجِدِّ وَ لَا بِالْهَزْلِ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيَّهٗ ثُمَّ لَا يَفِيْ لَهٗ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِنَّهٗ يُقَالُ لِلصَّادِقِ صَدَقَ وَ بَرَّ وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ كَذَبَ وَ فَجَرَ اَلَا وَاِنَّ الْعَبْدَ يَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے ہمیں دو باتوں یعنی کلام الٰہی اور ہدایت کی تاکید فرمائی۔ سب سے اچھا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب سے اچھی ہدایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ہمیشہ بدعت سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ دین میں نئی بات کا جاری کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھنا کہ کہیں تم میں لمبی عمروں کا خیال پیدا نہ ہو جائے ورنہ تم سخت دل ہو جاؤ گے موت آکے رہے گی اس کو بالکل قریب خیال کرو اور بات گزر گئی۔ اسے بہت دور سمجھو بدنصیب تو وہ ہے جس کے بارے میں ماں کے پیٹ ہی سے بدنصیبی لکھی جا چکی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جو اچھے لوگوں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کر لے۔ آگاہ ہو جاؤ کے مومن سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ جھوٹ سے بچنے کی کوششیں کرنا کیونکہ جھوٹ سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی اور نہ اس سے کوئی برائی ختم ہوتی ہے اور یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بچے سے جب کوئی وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے کیونکہ جھوٹ انسان کو فتنہ و فساد کی طرف دھکیل دیتا ہے اور فتنہ و فساد انسان کو دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔ صداقت نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت میں لے جائے گی۔ سچ بولنے والے سے کہا جائے گا کہ تو نے سچ بولا ہے اور نیک کام کیا ہے اور جھوٹ بولنے والے سے کہا جائے گا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے جو فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے خبردار جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اسے اللہ کے ہاں کاذبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

59- خطبہ فتح مکہ

اللہ تعالیٰ نے 8 ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر فتح عطا فرمائی' دین کے دشمنوں نے آپ کو بے پناہ اذیت پہنچائی تھی اور بڑی تکلیفیں دی تھیں مگر فتح مکہ کے روز آپ نے سب کو معاف فرما دیا اور ان سے درگزر فرمایا۔ فتح کے موقع پر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس کی متعلقہ روایات مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَ ھُوَ عَلٰی دُرَجِ الْکَعْبَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ قَتِیْلُ السَّوْطِ وَ الْعَصَا فِیْہِ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْھَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَۃٌ فِیْ بُطُوْنِھَا اَوْلَادُھَا اَلَا اِنَّ کُلَّ مَاْثُرَۃٍ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَدَمٍ تَحْتَ قَدَمَیَّ ھَاتَیْنِ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ سُدَانَۃِ الْبَیْتِ سِقَایَۃِ الْحَاجِّ اَلَا اِنِّیْ قَدْ اَمْضَیْتُھَا لِاَھْلِھِمَا کَمَا کَانَا۔

ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز کعبہ کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور کفار کے گروہوں کو تنہا شکست دے کر اپنا وعدہ سچ کر دیا یاد رکھو اگر کوئی شخص کوڑے یا چھڑی وغیرہ سے قتل ہو جائے تو وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی دیکھو زمانہ جاہلیت کی ہر رسم اور ہر وہ خون جو زمانہ جاہلیت میں ہوا۔ میرے ان قدموں کے نیچے ہے (یعنی میں اسے زمین میں روندتا ہوں مگر بیت اللہ کی حفاظت اور حاجیوں کو پانی پلانا میں انہیں کے ذمہ کرتا ہوں جن کے ذمہ پہلے سے تھی۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

عَنْ عَمْرِو ابْنِ خَارِجَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَھُمْ وَھُوَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ لِتُقْصَعَ بِجِرَّتِھَا وَ اِنَّ لُعَابَھَا لَیَسِیْلُ عَلٰی کَتِفِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَسَّمَ لِکُلِّ وَارِثٍ نَّصِیْبَہٗ مِنَ الْمِیْرَاثِ فَلَا یَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَصِیَّۃً اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ وَ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَتُ اللّٰہِ وَ الْمَلَآئِکَۃِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ اَوْقَالَ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ۔

عمرو بن خارجہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اونٹنی پر خطبہ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جگالی کر رہی تھی۔ وہ جگالی میرے دونوں شانوں کے درمیان بہ رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کا حصہ مقرر فرمایا ہے لہٰذا اب کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں اور بچہ اسے ملے گا جس کی ملکیت میں بچہ کی ماں ہو اور زانی کے لیے پتھر ہوں گے اور جو اپنے آپ کو غیر باپ یا غیر مالک کی جانب منسوب کرے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کے نوافل قبول ہوں گے نہ فرائض۔ (ابن ماجہ)

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَاحِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَا کَانَ مِنْ حِلْفٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا یَزِیْدُہٗ اِلَّا شِدَّۃً اَلْمُؤْمِنُوْنَ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاھُمْ یُجِیْرُ عَلَیْھِمْ اَدْنَاھُمْ وَ یَرُدُّ عَلَیْھِمْ اَقْصَاھُمْ یَرُدُّ سَرَایَاھُمْ عَلٰی قَعِیْدَتِھِمْ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ دِیَۃُ الْکَافِرِ نِصْفُ دِیَۃِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا یُؤْخَذُ صَدَقَتُھُمْ اِلَّا فِیْ دُوْرِھِمْ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ دِیَۃُ الْمُعَاھِدِ نِصْفُ دِیَۃِ الْحُرِّ۔

عمرو بن شعیبؓ ان کے والدؓ ان کے جدامجد کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر فرمایا۔ اے لوگو! اسلام میں حلیف بنانا نہیں

Marfat.com

ہے لیکن جو حلف جاہلیت میں جمع ہو چکے تو اسلام انہیں مضبوط ہی کرے گا۔ دوسروں کے مقابلے میں مسلمان ایک دوسرے کے مددگار ہیں ان کا ادنی بھی امان دے سکتا ہے۔ اس کا دور والا آدمی غنیمت واپس کر سکتا ہے اور ان کے لشکر بیٹھے ہوئے مجاہدوں پر ردکریں ہگے۔ مومن کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائیگا؟ کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف ہے نہ منگانا ہے اور نہ دور سے جانا۔ ان سے صدقات وصول نہ کیے جائیں بلکہ ان کے گھروں میں معاہدہ والے کی دیت آزاد کی دیت کا نصف ہے۔ (مشکوٰۃ)

60- خطبہ نیک اعمال

اسلام کے احکامات پر عمل پیرا ہونا نیک اعمال کہلاتا ہے۔ آخرت میں جنت اور دوزخ کا تمام دارومدار نیک اعمال پر ہے۔ نیک عمل سے اللہ راضی ہوتا ہے اور عمل کرنیوالے کو اللہ جزا دیتا ہے اور اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ نیک عمل ہی ایسا فعل ہے کہ جس کی بنا پر انسان انعام کا حقدار بن جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے اس بات کی تاکید کی کہ اعمالِ صالحہ جلد از جلد کیے جائیں۔ خطبے کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا مِنْ عَامِيْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ بَعْدِيْ وَلَهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْجَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِهَا

اَوْجُحُوْدًا لَّهَا فَلَاجَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ فِیْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوۃَ لَهٗ وَلَا زَكٰوۃَ لَهٗ وَلَا حَجَّ لَهٗ وَلَا صَوْمَ لَهٗ وَلَا بِرَّلَهٗ حَتّٰی یَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اَلَا لَا تُؤُمَّنَّ اِمْرَاۃٌ رَجُلًا وَلَا یَؤُمَّ اَعْرَابِیٌّ مُهَاجِرًا وَلَا یَؤُمَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ یَّقْهَرَهٗ بِسُلْطَانٍ یَخَافُ سَیْفَهٗ اَوْ سَوْطَهٗ۔

حضرت جابر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو اللہ کے دربار میں مرنے سے پہلے توبہ کرلو اور جانے سے قبل اعمال صالحہ میں جلدی کرلو' کثرت ذکر سے اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق پیدا کرو (اسی طرح ظاہر و باہر اور پوشیدہ طور پر صدقہ کرو تو تمہیں رزق بھی دیا جائے گا۔ تمہاری مدد بھی کی جائے گی۔ تمہارے نقصان کی تلافی کی جائے گی اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ اس مقام اس دن اس مہینہ میں فرض کیا ہے اس سال سے تا قیامت فرض ہے جس نے اسے میری زندگی میں یا میرے بعد چھوڑا حالانکہ اس کے لیے امام موجود ہو چاہے وہ منصف ہو یا ظالم اسے حقیر جانتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اور اس کے کام مین برکت نہ کرے خبردار نہ تو اس کی نماز ہے' نہ زکوۃ نہ حج نہ روزہ اور نہ کوئی نیکی حتی کہ وہ توبہ کرے جو توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے خبردار کوئی عورت مرد کی امامت نہ کرے نہ کوئی اعرابی مہاجر کی اور نہ کوئی فاسق مومن کی ہاں کوڑے لگنے یا قتل ہونے کا خوف ہو تو معذوری ہے۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

61- مشاہدہ خیر اور شر

ایک مرتبہ آپ نے ظہر کی نماز پڑھانے کے بعد حاضرین کو جنت و دوزخ کے بارے میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور خیر و شر کی وضاحت کی۔اس کی تفصیل کے بارے میں حدیث پاک حسب ذیل ہے:-

عَنْ اَنَسِ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتَ الشَّمْسُ فَصَلَّی الظُّھْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ السَّاعَۃَ وَ ذَکَرَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیْھَا اُمُوْرًا عِظَاماً ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْاَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْاَلْ عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَا تَسَالُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ مَادُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَکْثَرَ النَّاسُ الْبُکَآءَ وَ اَکْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَقَالَ اَنَسٌ: فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ اَیْنَ مَدْخَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ النَّارُ، فَقَامَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ قَالَ ثُمَّ اَکْثَرَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ فَبَرَکَ عمر عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ اٰنِفاً فِیْ عَرْضِ ھٰذَا الْحَائِطِ وَ اَنَا اُصَلِّیْ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَ الشَّرِّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا نیز ان بڑے بڑے

امور کا جو اس سے پہلے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھ لے کیونکہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا جب تک میں اس جگہ ہوں حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زاروقطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ دوزخ میں۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے‘ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو‘ مجھ سے پوچھ لو چنانچہ حضرت عمر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے‘ اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔ (بخاری)

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حدیث کا اعادہ ہے جس میں آپ نے خیر و شر کے مشاہدہ کے بارے میں وضاحت کی ہے لیکن یہاں بتایا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے آپ کی خدمت میں گزارش کی کہ ہم اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں اور ہم فتنوں کی برائی سے پناہ طلب کرتے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَالُو النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی

اَحْفَوْہُ بِالْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمِ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُوْنِی عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیَّنْتُ لَکُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ یَمِیْنًا وَ شِمَالاً فَاِذَا کُلُّ رَجُلٍ رَاْسِهٖ بِثَوْبِهٖ یَبْکِیْ فَاَنْشَأَ رَجُلٌ کَانَ اِذَا لَا حٰی یُدْعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ فَقَالَ نَبِیَّ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ فَقَالَ اَبُوْکَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاءَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ فِی الْخَیْرِ وَ الشَّرِّ کَالْیَوْمِ قَطُّ اِنَّهٗ صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ حَتّٰی رَاَیْتُهُمَا دُوْنَ الْحَائِطِ قَلَ قَتَادَةُ یُذْکَرُ هٰذَا الْحَدِیْثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے یہاں تک کہ جب سوالات کی بوچھاڑ کردی تو ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے لیے بیان کردوں گا پھر آپ دائیں بائیں ملاحظہ فرمانے لگے تو شمعِ نبوت کا ہر پروانہ اپنے کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا تھا چنانچہ ایک آدمی سامنے ہوا جس کو تکرار کے وقت بعض لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کا کہتے تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ میرا باپ کون ہے فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمر سامنے ہوئے اور عرض کی ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی طرح خیر و شر کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ میرے سامنے جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں یہاں تک کہ میں نے انہیں دیوار کے پرے دیکھا قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث اس آیت اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو

Marfat.com

تمہیں بری لگیں (سورہ المائدہ آیت ۱۰۱ کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ (بخاری)
اسی حدیث کی باتیں ایک اور حدیث میں یوں بھی بیان ہوئی ہیں۔

عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَ صَلَّی الظُّہْرَ فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ السَّاعَۃَ وَ ذَکَرَاَنَّ فِیْہَا اُمُوْرًا عِظَا مًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْئَلَ عَنْ شَیْءٍ فَلْیَسْئَلْ فَلَا تَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا فَاَکْثَرَ النَّاسُ فِی الْبُکَآءِ وَ اَکْثَرَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَقَامَ عَبْدُاللہِ بْنُ حُذَافَۃَ السَّھْمِیُّ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ ثُمَّ اَکْثَرَاَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ فَبَرَکَ عُمَرُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ رَضِیْنَا بِا للہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ مُحَمَّدٍا نَبِیًّا فَسَکَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ وَ النَّارُ وَاَنَا فِیْ عُرْضِ ھٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ کَا لْخَیْرِ وَ الشَّرِّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز ظہر پڑھی۔ پھر منبر پر کھڑے ہوکر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس میں بڑے بڑے امور ہیں پھر فرمایا کہ جو کسی چیز کے متلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اسی جگہ پر بتا دوں گا۔ پس لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے۔ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ منہ گھٹنوں کے بل ہوکر عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ خاموش ہوگئے پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت وجہنم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں میں نے ایسی بھلی اور بری چیز نہیں دیکھی۔ (بخاری)

Marfat.com

62- خطبہ حجتہ الوداع

10 ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے حج بیت اللہ کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ذوالحلیفہ کے مقام پر احرام باندھا اس سفر میں حضور کے ساتھ بہت سے صحابہ کرام اور ازواج مطہرات بھی تھیں۔ آخر ذوالحجہ میں حج کے مناسک ادا کیے۔ 9 ذوالحجہ کو میدان عرفات حجتہ الوداع کے موقع پر خطبہ دیا۔ حجتہ الوداع کے خطبہ کی روایات حسب ذیل ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ وَ ذَکَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَیُّ یَوْمٍ اَحْرَمُ اَیُّ یَوْمٍ اَحْرَمُ اَیُّ یَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَ اَمْوَالَکُمْ وَ اَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ وَلَا یَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ فَلَیْسَ یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ کُلَّ رِبًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ لَکُمْ رُؤُسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تُظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَیْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ کُلُّهٗ اَلَا وَاِنَّ کُلَّ دَمٍ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِیَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ کَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ لَیْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَیْلٌ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَکُمْ لَیْسَ تَمْلِکُوْنَ مِنْهُنَّ شَیْئًا غَیْرَ ذٰلِکَ اِلَّا اَنْ یَاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَیِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ

Marfat.com

فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا اَلَا وَ اِنَّ لَکُمْ عَلٰی نِسَائِکُمْ حَقًّاوَلِنِسَائِکُمْ عَلَیْکُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّکُمْ عَلٰی نِسَائِکُمْ فَلَا یُوْطِئَنَّ فُرُ شَکُمْ مَنْ تَکْرَھُوْنَ وَلَا یَأْذَنَّ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لِمَنْ تَکْرَھُوْنَ اَلَاوَاِنَّ حَقُّھُنَّ عَلَیْکُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَیْھِنَّ فِیْ کِسْوَتِھِنَّ وَطَعَامِھِنَّ۔

حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور پوچھا سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن کون سا ہے؟ تین مرتبہ فرمایا راوی کہتے ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ حج اکبر کا دن۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو اسی طرح حرام ہے جس طرح کہ آج کا دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے پر حرام ہے۔سن لو ہر مجرم اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے۔آگاہ ہو جاؤ! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔کسی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں جب تک کہ وہ خود نہ حلال قرار دے۔سنو جاہلیت کا ہر سود ختم ہے۔تمہارے لیے اصل مال ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ عباس بن مطلب کا سارا سود بھی ختم کیا جاتا ہے آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کا ہر خون ساقط ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن مطلب کا خون ساقط کرتا ہوں۔ یہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے تو ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔خبردار! میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔ وہ تمہاری مددگار ہیں۔اس کے سوا تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں الگ چھوڑ دو اور انہیں ہلکی مار مارو اگر فرمانبرداری کریں تو ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو سنو تمہاری عورتوں کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں اور ان کے تمہارے ذمہ کچھ حق ہیں۔عورتوں کے ذمہ تمہارا حق یہ ہے کہ ان لوگوں کو

Marfat.com

تمہارے بستر پامال کرنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے ناپسندیدہ کو گھر میں نہ آنے دیں اور ان کا تمہارے ذمہ یہ حق ہے کہ انہیں مناسب لباس اور مناسب کھانا دو۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کے حج کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں آئے تو وہاں پر نمرہ کے مقام پر آپ کا خیمہ نصب تھا۔ سورج ڈھل گیا تو آپ نے وہاں سے آگے بطن وادی میں آکر لوگوں کو خطبہ دیا

فَاَتٰی بَطۡنَ الۡوَادِیۡ فَخَطَبَ النَّاسَ وَ قَالَ اَنَّ دِمَاۤءَ کُمۡ وَ اَمۡوَالَکُمۡ حَرَامٌ عَلَیۡکُمۡ کَحُرۡمَةِ یَوۡمِکُمۡ هٰذَا فِیۡ شَهۡرِکُمۡ هٰذَا فِیۡ بَلَدِکُمۡ هٰذَا اَلَا کُلَّ شَیۡ ءٍ مِّنۡ اَمۡرِ الۡجَاهِلِیَّةِ تَحۡتَ قَدَمِیَّ مَوۡضُوۡعٌ وَّ دِمَاۤءُ الۡجَاهِلِیَّةِ مَوۡضُوۡعَةٌ وَّ اِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنۡ دِمَآئِنَا دَمُ ابۡنِ رَبِیۡعَةِ ابۡنِ الۡحَارِثِ کَانَ مُسۡتَرۡضِعاً فِیۡ بَنِیۡ سَعۡدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَیۡلٌ وَّ رِبَا الۡجَاهِلِیَّةِ مَوۡضُوۡعَةٌ وَ اَوَّلُ رِباً اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ ابۡنِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوۡضُوۡعٌ کُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاۤءِ فَاِنَّکُمۡ اَخَذۡتُمُوۡهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَ اسۡتَحۡلَلۡتُمۡ فُرُوۡجَهُنَّ بِکَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَکُمۡ عَلَیۡهِنَّ اَنۡ لَّا یُوۡطِئۡنَ فُرُشَکُمۡ اَحَداً تَکۡرَهُوۡنَهٗ فَاِنۡ فَعَلۡنَ ذٰلِکَ فَاضۡرِبُوۡهُنَّ ضَرۡباً غَیۡرَ مُبَرِّحٍ وَّلَهُنَّ عَلَیۡکُمۡ رِزۡقُهُنَّ وَ کِسۡوَتُهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ قَدۡ تَرَکۡتُ فِیۡکُمۡ مَّا لَنۡ تَضِلُّوۡا بَعۡدَهٗ اِنِ اعۡتَصَمۡتُمۡ بِهٖ کِتَابَ اللّٰهِ وَ اَنۡتُمۡ تُسۡاَلُوۡنَ عَنِّیۡ فَمَاۤ اَنۡتُمۡ قَائِلُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اَنَّکَ قَدۡ بَلَّغۡتَ وَ اَدَّیۡتَ وَ نَصَحۡتَ فَقَالَ بِاِصۡبَعِهِ السَّبَّابَةِ یَرۡفَعُهَا اِلَی السَّمَاۤءِ وَ یَنۡکُتُهَا اِلَی النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشۡهَدۡ اَللّٰهُمَّ اشۡهَدۡ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

آپ نے فرمایا تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں۔ جیسے اس شہر اور اس مہینہ میں آج کے دن کی حرمت ہے سنو زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے

پامال ہے۔ زمانہ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے وہ بنوسعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے قتل کردیا تھا۔ اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کرلیا ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے! سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور حق رسالت ادا کر دیا اور آپ نے امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کرکے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جاؤ۔

(مسلم)

عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِیْ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَلَا اَیُّ یَوْمٍ اَحْرُمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَ اَمْوَالَکُمْ وَ اَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِ کُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِ کُمْ هٰذَا اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ وَلَا یَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی وَلَدِهٖ وَلَا

Marfat.com

مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنْ سَيَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْ بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَيَرْضٰى بِهَا اَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَآءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ مَا اَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَى الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَّكُمْ رُؤُسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ اَلَا يَا اُمَّتَاهُ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

عمرو بن الاحواص کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں فرماتے سنا اے لوگو کون سا دن سب سے زیادہ بزرگی کا ہے یہ بات آپ نے تین بار فرمائی۔ لوگوں نے عرض کیا حج کا دن آپ نے فرمایا تمہارے خون تمہارے مال تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسے آج کے دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں خبردار جو قصور کرے گا اس کا مواخذہ اسی سے ہوگا۔ باپ کے قصور کا بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا باپ سے بدلہ نہ لیا جائے گا۔ خبردار شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ اس شہر میں کبھی اس کی عبادت ہو سکے۔ ہاں تم چھوٹی چھوٹی باتوں میں اس کے پیچھے چلتے رہو گے اور وہ اس سے خوش ہوتا رہے گا۔ خبردار زمانہ جاہلیت کے سب خون باطل قرار دیئے گئے اور سب سے پہلا خون جو میں بے کار قرار دیتا ہوں وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے جو بنولیث میں دودھ پیتے تھے اور جنہیں ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ خبردار زمانہ جاہلیت کے تمام سود ختم ہیں اور تمہارے لیے اصل مال ہے تاکہ نہ تو تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم ہو سکے۔ خبردار اے میری امت کیا میں نے تمہیں احکام نہیں پہنچا دیئے آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا صحابہ نے عرض کیا جی ہاں آپ نے تین مرتبہ کہا اے اللہ گواہ ہو جاؤ۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْمُخَضْرَمَۃِ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا وَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا وَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا بَلَدٌ حَرَامٌ وَ شَھْرٌ حَرَامٌ وَ یَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ اَلَا وَ اِنَّ اَمْوَالَکُمْ وَ دِمَآءَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا وَ اِنِّیْ فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَاُکَاثِرُبِکُمُ الْاُمَمَ فَلَا تُسَوِّدُوْا وَجْھِیْ اَلَا وَ اِنِّیْ مُسْتَنْقِذٌ اُنَاسًاوَّ مُسْتَنْقَذٌ مِنِّیْ اُنَاسٌ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُصَیْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ۔

ابن مسعود نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کن کٹی اونٹنی پر سوار تھے آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے۔کون سا مہینہ ہے اور کون سا شہر ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یہ معزز شہر، معزز مہینہ اور معزز دن ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے اس مہینہ کی حرمت اس شہر اور اس دن میں خبردار میں حوض کوثر پر تمہارے استقبال کے لیے موجود ہوں گا اور تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا مجھے رسوا نہ کردینا یہ بھی یاد رکھو کہ بعض لوگوں کو میں دوزخ سے نجات دلاؤں گا لیکن بعض لوگ مجھ سے چھین لیے جائیں گے۔ میں کہوں گا اے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں خدا تعالیٰ فرمائے گا تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا نئی باتیں پیدا کرلی تھیں۔ (ابن ماجہ)

عَنْ یَحْیٰی بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِیْ تُحَدِّثُ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ ھُوَ یَقُوْلُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَ اَطِیْعُوْا۔

یحییٰ بن حصین کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی سے سنا وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حجتہ الوداع کے خطبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اگر تم

Marfat.com

پر ایک غلام کو حاکم بنایا جائے اور وہ تم کو کتاب اللہ کے موافق احکام بیان کرے اس کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ (مسلم)

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَ اَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِيْ بَلَا دِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَيَرْضٰى بِهٖ۔

حضرت سلیمان اپنے والد عمرو بن احوص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو) آج کون سا دن ہے؟ انہوں نے کہا حج اکبر کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں حرام ہے۔ سن لو انسان کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔ سن لو انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر ہے۔ سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس گھر میں اس کی پوجا کی جائے لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو اور اس پر راضی ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ الیہ وسلم نے لوگوں کو حجۃ الوداع میں خطبہ دیا تو فرمایا بے شک شیطان اس بات سے ناامید ہوگیا ہے کہ اس کی پرستش تمہاری زمین کی جائے لیکن وہ شیطان اس بات سے راضی ہو جائے گا کہ اس کے ماسوا میں اس کی اطاعت کی جائے ان اعمال میں سے جن کو تم

معمولی سمجھتے ہو لہٰذا تم پرہیز کرنا (کہ معمولی عمل بھی نہ چھوڑیں)

اے لوگو! میں نے تم میں ایک ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو پکڑے رہے تو کبھی ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، کسی آدمی کے لیے اپنے بھائی کے مال سے کچھ بھی حلال نہیں مگر وہ جو کچھ اسے خوش دلی سے دے تم ظلم نہ کرنا اور تم میرے بعد کافر ہو کر نہ لوٹنا کہ تمہارا بعض بعض کی گردن مارے ایک دوسری روایت میں ہے، اے لوگو! میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ تم اس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے اگر تم نے اسے پکڑ لیا، وہ اللہ کی کتاب ہے اور تم لوگوں سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ (مستدرک حاکم)

63- یوم نحر کا خطبہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے 10 ذی الحجہ یعنی یوم نحر کو بھی منیٰ میں خطبہ دیا۔ اس خطبہ کی باتیں بھی حجۃ الوداع والے دن یعنی 9 ذی الحجہ کے خطبے سے ملتی ہیں غرضیکہ آپ نے امت مسلمہ کو ایک ہمہ گیر پیغام دے دیا جو تا قیامت رہے گا۔ یوم نحر کے خطبہ کے بارے میں چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَ یَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ ذُوالْحَجَّۃِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ

Marfat.com

فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اسْمِہٖ قَالَ اَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَۃِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَآئَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں؟ فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے' ضرور۔ فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانے اور اس کا رسول۔ آپ خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ضرور ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں ہے جب تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے' ہاں کہا اے اللہ گواہ رہنا۔ حاضر اسے غائب تک پہنچا دے بعض وہ جس تک بات پہنچائی گئی سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا ہے۔ میرے بعد ایک

Marfat.com

دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔ (بخاری)

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْخَیْفِ مِنْ مِّنًی فَقَالَ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَبَلَّغَھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْھِنَّ یَعْنِیْ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَ النَّصِیْحَۃُ لِوُلَاۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ لُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ۔

حضرت جبیر بن معطم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیف منیٰ میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا خدا اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو میری بات سن کر دوسروں تک پہنچائے بہت سے فقہ کی باتیں پہنچانے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جو فقہی بات سن کر دوسروں تک پہچانتے ہیں اور وہ ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں جن میں مومن خیانت نہیں کرتا اوّل خالص اللہ کے لیے عمل کرنا۔ دوسرے مسلمان حاکموں کی بھلائی چاہنا اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا کیونکہ جو جماعت کے ساتھ رہتا ہے لوگوں کی دعائیں) اسے گھیرے رہتی ہے۔ (ابن ماجہ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ یَوْمَ النَّحْرِ بَیْنَ الْجَمَرَاتِ فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ حَجَّ فِیْھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قَالُوْا یَوْمُ النَّحْرِ قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا بَلَدُ الْحَرَامِ قَالَ فَاَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قَالُوْا شَھْرُ الْحَرَامِ قَالَ ھٰذَا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ وَ دِمَاءُکُمْ وَ اَمْوَالُکُمْ وَ اَعْرَاضُکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ ھٰذَا الْبَلَدِ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوْا ھٰذِہٖ حَجَّۃُ الْوَدَاعِ.

ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں قربانی کے دن

جمرات کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو یہ کون سا دن ہے۔ صحابہ نے عرض کیا قربانی کا دن ہے آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے۔ لوگوں نے جواب دیا اللہ کا معزز شہر ہے آپ نے فرمایا کون سا مہینہ ہے لوگوں نے جواب دیا یہ اللہ کا معزز مہینہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ حج اکبر کا دن ہے تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام میں جیسے اس شہر کی بزرگی اس مہینہ اور اس دن میں پھر فرمایا کیا میں نے تمہیں احکام نہیں پہنچا دیئے۔ صحابہ نے جواب دیا: جی ہاں ! آپ نے اوپر نگاہ اٹھا کہا اے اللہ تو گواہ ہو جاؤ۔ پھر لوگوں کو رخصت کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے۔ یہ رخصتی حج ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس نے بیان کیا آنحضرت نے ہم کو مسجد خیف میں خطبہ دیا۔ آپ صلی اللہ نے اللہ کی تعریف کی اور اللہ کا اس چیز کے ساتھ ذکر کیا جس کا وہ اہل ہے اس کے بعد فرمایا جس کا فکر آخرت کے لیے اللہ اس کے متفرقات کو جمع کردے گا اور اس کا غنا اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے ہوگا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی اور جس آدمی کا فکر دنیا کا ہو اللہ پاک اس کے جمع شدہ کام کو پراگندہ کردے گا اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے درمیان کردے گا اور اس کے پاس اس کی دنیا سے اتنا ہی آئے گا جو اس کے لیے لکھا گیا ہے۔

64- خطبہ پابندی عہد

کسی سے وعدہ کر کے اسے پورا کرنے کو پابندیٔ عہد کہا جاتا ہے عہد کا پورا کرنا اچھے انسانوں کا وصف ہے۔ وعدے کی پابندی عزت کا باعث بنتی ہے۔ ہمارے روز مرہ کے لین دین کا دارومدار وعدہ پر ہوتا ہے اس لیے اسے پورا کرنا چاہئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبے میں لوگوں کو تاکید کی کہ جن لوگوں نے

Marfat.com

اسلام سے قبل کوئی وعدہ کیا ہے تو اسے پورا کردو کیونکہ اسلام عہد کی پختگی میں اضافہ کرتا ہے اور آئندہ کوئی ایسا وعدہ نہ کرو جو خلاف شرع ہو اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حسب ذیل ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِى الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَّلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِى الْاِسْلَامِ۔

عمرو بن شعیب' ان کے والد ماجد' ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا جاہلیت کے معاہدے پورے کرو کیونکہ اسلام ان میں پختگی کا اضافہ ہی کرتا ہے اور اسلام میں نیا معاہدہ نہ کرو۔ (ترمذی)

65- ممانعت عیب جوئی

اللہ تعالیٰ پردہ پوش ہے اور پردہ پوشی ہی کو پسند فرماتا ہے اس لیے کسی مسلمان میں عیب نہ نکالنا چاہئے اگر کوئی مسلمان کسی کے عیب پر پردہ نہیں ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو ظاہر کردے گا اس لیے جو بات اللہ کو ناپسند ہو وہ کبھی نہ کرنی چاہئے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیب جوئی کی ممانعت کے بارے میں خطبہ ارشاد فرمایا جو حسب ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَّفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور بلند آواز سے فرمایا اے جمع ہونے والو! جو اپنی زبان سے اسلام لے آیا اور ایمان اس کے دل تک نہیں پہنچا تم مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ نہ انہیں شرمسار کرو اور ان کے پوشیدہ عیب تلاش کرو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کے پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا اور جس کے اللہ تعالیٰ پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا اس کو ذلیل کر دے گا خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔ (ترمذی)

66-دنیا کی حقیقت

یہ دنیا ناپائیدار ہے دنیا کی دلفریبیاں انسان کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اس کی دلکشی انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن اللہ کا راستہ یہی ہے کہ دنیا کے طمع کو ترک کر کے اللہ کی طرف رجوع کیا جائے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں مسلمانوں کے سامنے دنیا کی حقیقت واضح کی جس کی متعلقہ حدیث مندرجہ ذیل ہے:-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ںِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَّکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَ کَانَ فِیْہِ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَ اِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَ اتَّقُوا النِّسَآءَ وَقَالَ ذَکَرَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَمَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْدَرُ لِوَآءُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَا مِنْکُمْ ھَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَّاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُّغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا ھَیْبَۃُ النَّاسِ

Marfat.com

اَنْ نَتَکَلَّمَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَّمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَّیَحْیٰی کَافِرًا وَّیَمُوْتَ کَافِرًا وَّمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَّیَمُوْتُ کَافِراً وَّمِنْھُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَّ یَحْیٰی کَافِراً وَّ یَمُوْتُ مُؤْمِنًا.قَالَ وَ ذَکَرَ الْغَضَبَ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنَ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْیٔ فَاِحْدٰ ھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْئُ الْغَضَبَ بَطِیْئُ الْفَیْیٔ فَاِحْدٰ ھُمَا بِالْاُخْرٰی وَخِیَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْئُ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْیٔ وَشِرَارُ کُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْئَ الْفَیْیٔ قَالَ اتَّقُوْا الْغَضَبَ فَاِنَّہٗ جَمْرَۃٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ آدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰی اِنْتِفَاخِ اَوْ دَاجِہٖ وَ حُمْرَۃِ عَیْنَیْہِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْئٍ مِّنْ ذَالِکَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَ ذَکَرَ الدَّیْنَ فَقَالَ مِنْکُمْ مَّنْ یَّکُوْنَ حَسَنَ الْقَضَآءِ وَاِذَا کَانَ لَہٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰ ھُمَا بِالْاُخْرٰی وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ نَسِیْئَ الْقَضَاءِ اِنْ کَانَ لَہٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ فَاِحْدٰھُمَا بِالْاُخْرٰی وَ خِیَارُکُمْ مَّنْ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَاِنْ کَانَ لَہٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ وَ شِرَارُ کُمْ مَنْ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ الدَّیْنُ اَسَاءَ الْقَضَآءَ وَ اِنْ کَانَ لَہٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَؤُسِ النَّخْلِ وَ اَطْرَافَ الْحِیْطَانِ فَقَالَ مَا اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مُضٰی مِنْھَا اِلَّا کَمَا لَقِیَ مِنْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْہُ۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عصر کے بعد خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے قیام قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب کچھ بیان فرمایا جس نے اس کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ اس خطبہ میں آپ نے فرمایا دنیا شیریں اور سبز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں تم کو خلیفہ بنانے والا ہے۔ پس دیکھنے والا ہے کہ تم کیا عمل کرتے

Marfat.com

خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے پھر آپ نے ذکر کیا کہ ہر عہد توڑنے والے کے لیے ایک نشان ہوگا اور اس کی عہد شکنی کے موافق ہوگا۔ عام سردار کی عہد شکنی سے بڑھ کر کوئی اور عہد شکنی نہیں اس کی مقعد کے نزدیک اس نشان کو گاڑا جائے گا پھر آپ نے فرمایا لوگوں کی ہیبت کسی کو حق کہنے سے نہ روکے ایک روایت میں ہے اگر وہ برائی دیکھے اس کو روکے یہ کہہ کر ابوسعید رو دیئے اور کہنے لگے ہم نے برائی کو دیکھا لیکن لوگوں کی ہیبت کی وجہ سے ہم کچھ بولنے سے رک گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اولادِ آدم متفرق مراتب پر پیدا کی گئی ہے کچھ ایسے ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں مومن زندہ رہتے ہیں اور مومن مرتے ہیں۔ راوی نے کہا اور آپ نے غصہ کا ذکر کیا اور فرمایا لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جن کو جلدی سے غصہ آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ دونوں میں ایک دوسرے کے بدلے میں ہے اور کچھ ایسے ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے دونوں میں ایک دوسرے کے بدلے میں ہے۔ تم میں بہترین وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور بدترین وہ ہیں جن کو جلد غصہ آئے اور دیر سے جائے آپ نے فرمایا کہ غصہ سے بچو اس لیے کہ وہ انسان کے دل پر ایک انگارہ ہے تم اس کی گردن کی رگیں پھولتی ہوئی اور آنکھوں کے سرخ ہونے کی طرف نہیں دیکھتے تم میں اگر کوئی اس کو محسوس کرے وہ لیٹ جائے اور زمین کے ساتھ چمٹ جائے اور پھر آپ نے قرض کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے بعض ادا کرنے میں اچھے ہوتے ہیں اور جب اس کے لیے کسی پر قرض ہوتا ہے طلب کرنے میں سختی کرتے ہیں ان دونوں خصلتوں میں سے ایک دوسری کے مقابل ہے اور ان میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں جو ادائیگی میں برے ہوتے ہیں اگر کسی کے ذمہ ان کا قرض ہو سہولت سے طلب کرتے ہیں ان دونوں میں سے ایک دوسری خصلت کے مقابل ہے تم میں بہتر وہ ہیں جو اچھی ادا کریں اور اگر ان کا قرض کسی کے ذمہ ہو اچھے طریقے سے طلب کریں اور

تم میں بدترین وہ ہیں جو بری طرح ادا کریں اور اگر ان کے ذمہ کسی کا قرض ہو طلب کرنے میں سختی کریں جب سورج کھجور کے درختوں کی چوٹیوں اور دیواروں کے کناروں پر ہوا آپ نے فرمایا خبردار دنیا باقی نہیں رہی۔ گزشتہ زمانہ کی نسبت مگر جس طرح تمہارے اس دن سے بقایا رہ گیا ہے۔ (ترمذی)

67- مال اور اولاد آزمائش ہے

دنیا کا مال اور اولاد انسان کے لیے باعث آزمائش ہے کیونکہ اس کی کثرت فتنے کا سبب بنتی ہے۔ مال و دولت کی فروانی اگرچہ اللہ کی نعمتوں میں سے ہے لیکن اس کا طمع اور لالچ انسان کے لیے وبال جان بنتا ہے۔ ایسے ہی اولاد یاد الٰہی سے غفلت کا باعث بنتی ہے اس لیے اولاد کی طرف حد سے زیادہ رغبت کرنا اچھا نہیں۔ مال اور اولاد سے انسان کی پریشانیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اس لیے انہیں آزمائش کہا گیا ہے اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْجَآءَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ وَ عَلَیْھِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَ یَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ وَ فَحَمَلَھُمَا وَ وَضَعَھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ اِلٰی ھٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَ یَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَ رَفَعْتُھُمَا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ حسن اور حسین آئے ان کے اوپر سرخ قمیض تھیں وہ گرتے

پڑتے چلے آرہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں (۲۸:۸) میں نے ان دونوں بچوں کی طرف دیکھا کہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا اور اپنی بات توڑ کر ان دونوں کو اٹھا لیا۔ (ترمذی)

68- خطبہ دیدار الٰہی

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الٰہی کا دیدار کیا بعد ازاں اس کے بارے میں صحابہ کرام کے سامنے اپنا مشاہدہ پیش کیا' مشاہدہ باطنی کے یہ وہ اسرار تھے جو آپ ہی کو حاصل ہوئے اس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ کا خطبہ مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُحْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاۃٍ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی کِدْنَا نَتَرَایَا عَیْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِیْعاً فَثَوَّبَ بِالصَّلَاۃِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ تَجَوَّزَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِہٖ قَالَ لَنَا عَلٰی مَصَافِّکُمْ کَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَیْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَاُحَدِّثُکُمْ مَا حَبَسَنِیْ عَنْکُمُ الْغَدَاۃَ اِنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَ صَلَّیْتُ مَا قُدِّرَ لِیْ فَنَعَسْتُ فِیْ صَلَاتِیْ حَتّٰی اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَھَا ثَلَاثاً قَالَ فَرَاَیْتُہٗ وَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِہٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَ عَرَفْتُ فَقَالَ یَا

Marfat.com

مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْکَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْحَسَنَاتِ وَ الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ فِيْمَ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَ اَنْ تَغْفِرَ وَ تَرْحَمَنِيْ وَ اِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَ حُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نماز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی۔ یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کو دیکھ لیتے اتنے میں آپ جلدی جلدی تشریف لائے' نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد ہمیں بآواز بلند فرمایا اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا۔ (فرمایا) میں رات کو اٹھا' وضو کیا اور جس قدر نماز میرے لیے مقرر تھی پڑھی۔ نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی' اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے عرض کیا اے میرے رب! حاضر ہوں' فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ کیا' فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی تو

Marfat.com

میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے اسے ہر چیز کو پہچان لیا۔ پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رب! فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات میں فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ نیک اعمال کی طرف چلنا' نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا' فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا' نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا یوں دعا مانگو ''اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے' برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ' موت دے دیے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کردے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ (ترمذی)

69- ستارہ ٹوٹنے کی حقیقت

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان پر ایک ستارہ ٹوٹا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں صحابہ سے دریافت کیا کہ تم اس کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہو تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہم زمانہ جاہلیت میں ستارہ ٹوٹنے کو کسی بڑے آدمی کے مرنے یا پیدا ہونے کی علامت سمجھتے تھے تو آپ نے ان کی اس بات پر ستارہ ٹوٹنے کی حقیقت واضح کی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل حدیث میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَاهُمْ جُلُوْسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ وَ اسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يُبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ هُمْ وَيَرْمُوْنَ فَاجَآءُ وَ بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَ يَزِيْدُوْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ رضی اللہ عنہ میں ایک صحابہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دن رات کے وقت کچھ صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور اس کی تیز روشنی پھیل گئی۔ (یہ دیکھ کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تم زمانہ جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹنے کو کیا کہتے تھے صحابہ نے عرض کیا ''حقیقت حال کو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ہم تو یہ کہا کرتے تھے کہ آج رات کوئی بڑا آدمی پیدا کیا گیا ہے (کبھی یہ کہتے کہ) آج کی رات کوئی بڑا آدمی مر گیا ہے۔ (یعنی ہم اس طرح ستارہ ٹوٹنے کو کسی بڑے اور اہم واقعے کی علامت سمجھا کرتے تھے'' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ستارہ نہ تو کسی کی موت سے ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے

Marfat.com

سے بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ ہمارا رب جس کا نام بابرکت ہے جب کوئی حکم جاری فرماتا ہے تو عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح (یعنی سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد کرنے لگتے) پھر (ان کی تسبیح کی آواز سن کر) آسمان کے فرشتے تسبیح کرنے لگتے ہیں، جو عرش اٹھانے والے فرشتوں کے قریب ہیں یہاں تک کہ اس تسبیح کی آواز (ایک دوسرے آسمان سے ہوتی ہوئی) آسمان دنیا پر رہنے والے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو اٹھانے والے فرشتوں سے قریب رہتے ہیں، عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ وہ فرشتے ان کو وہ بات بتاتے ہیں جو پروردگار نے فرمائی ہے، پھر اس بات کو ان سے دوسرے فرشتے دریافت کرتے اور ان سے اور فرشتے، یہاں تک کہ یہ سلسلہ آسمان دنیا پر رہنے والوں تک پہنچ جاتا ہے، پھر اس سنی ہوئی بات کو جنات اچک لیتے ہیں (یعنی وہ کان لگائے ایسی باتوں کے منتظر رہتے ہیں اور جب وہ چوری چھپے کوئی بات سن لیتے ہیں تو اس کو وہاں سے لے اڑتے ہیں اور اپنے دوستوں یعنی کاہنوں تک پہنچا دیتے ہیں چنانچہ ان جنات کو مارنے کے لیے ستارے پھینکے جاتے ہیں لہٰذا ستاروں کے پھینکے جانے کا سبب یہ ہے نہ کہ وہ جس کا تم اعتقاد رکھتے ہو، یعنی کسی کی موت یا پیدائش وغیرہ اس طرح کاہن اگر اس بات کو جو آسمان سے سنی گئی ہے اور جنات کے ذریعہ اس تک پہنچتی ہے جوں کی توں (یعنی اس میں کوئی تصرف اور کمی بیشی کے بغیر) بیان کریں تو وہ یقیناً صحیح ثابت ہوگی، لیکن وہ کاہن ایسا نہیں کرتے بلکہ اس میں جھوٹی باتیں شامل کردیتے ہیں اور ایک بات کی بہت سی باتیں بنا لیتے ہیں۔ (مسلم)

70- سبا کی وضاحت

ایک مرتبہ فروہ بن مسیک مرادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے جہاد کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی اس وقت کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بھی آپ کے پاس تھے ان میں ایک صحابی نے آپ سے سبا کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے اس کی وضاحت بھی فرمائی' اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل حدیث میں ہے۔

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِي بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاذِنَ لِیْ فِی قِتَالِهِمْ وَ اَمَرَنِی فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّیْ مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اِنِّی قَدْ سِرْتُ قَالَ فَاَرْسَلَ فِی اَثَرِیْ فَرَدَّنِی فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى اُحْدِثَ اِلَيْكَ قَالَ وَ اُنْزِلَ فِیْ سَبَاٍ مَا اُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا سَبَاءُ اَرْضٌ اَوْ اِمْرَاَةٌ قَالَ لَيْسَ بِاَرْضٍ وَلَا اِمْرَاَةٍ وَلٰكِنَّهٗ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَ جُذَامُ وَ غَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْاَزْدُ الْاَشْعَرِيُّوْنَ وَ حِمْيَرُ وَ كِنْدَةُ وَ مَذْحِجُ وَ اَنْمَارُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا اَنْمَارُ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَ بَجِيْلَةُ۔

حضرت فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کے اسلام لانے والے لوگوں کے ساتھ مل کر ایسے لوگوں کے خلاف جہاد نہ کروں جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی اجازت دے دی اور مجھے قوم کا امیر مقرر فرمایا جب مین آپ کے پاس سے چلا گیا تو آپ نے میرے بارے میں دریافت کیا فرمایا غطیفی کہاں گیا؟ بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی کریمؐ نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے بلوایا۔ میں حاضر خدمت ہوا آپ چند صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ فرمایا اپنی قوم کو دعوت اسلام دو جو اسلام لے آئیں قبول کرلو اور جو نہ لائیں ان سے جہاد کرنے میں میری ہدایت آنے تک جلدی نہ کرنا' راوی فرماتے ہیں سبا کے بارے میں کچھ نازل ہوا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! سبا کیا ہے؟ زمین کا کوئی حصہ ہے یا کوئی عورت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو زمین ہے اور نہ ہی کوئی عورت ہے بلکہ ایک مرد تھا جس کے ہاں عرب کے دس آدمی پیدا ہوئے ان میں سے کچھ نے یمن میں سکونت اختیار کی اور چار نے شام میں اقامت اختیار کی۔ شامیوں کے نام لخم' جذام' غسان اور عاملہ ہیں جبکہ یمن والے ازد' اشعرون' حمیر' کندہ' مذحج اور انمار ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انمار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ لوگ جس سے خثعم اور بجیلہ ہیں۔ (ترمذی)

71- برے اور اچھے کی پہچان

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو برے اور بھلے کی پہچان کا طریقہ بتایا جس کے بارے میں حدیث پاک یہ ہے:-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُ کُمْ بِخَیْرِ کُمْ مِنْ شَرِّ کُمْ قَالَ فَسَکَتُوْا فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ

Marfat.com

شَرِّنَا قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَ یُؤْمَنُ شَرُّہٗ وَ شَرُّکُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُہٗ وَ لَا یُؤْمَنُ شَرُّہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے کھڑے ہو کر فرمایا ''کیا تمہیں یہ بتاؤں کہ تم میں نیک ترین کون شخص ہے اور تمہارے بہترین آدمیوں کو تمہارے بدترین آدمیوں سے جدا کر کے دکھا دوں؟'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ یہ سن کر خاموش رہے کیونکہ انہیں خوف ہوا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عام مفہوم اور عنوان کلی کے طور پر بتانے کے بجائے شخص و معتین طور پر یعنی ایک ایک شخص کا نام لے کر بتا دیا کہ فلاں نیک ہے اور فلاں بد تو اس سے بڑی ذلت اور رسوائی ہوگی یہاں تک کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ ارشاد تین مرتبہ فرمایا تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بتا دیجئے اور ہمارے نیک آدمیوں کو ہمارے بد آدمیوں سے ممیّز و ممتاز فرما دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید اور اس کے شر سے امن ہو اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو بھلائی کی امید ہو اور نہ ہی ان کے شر سے لوگ محفوظ ہوں۔ (ترمذی)

72- مالی کشادگی کی پیش گوئی

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی مالی تنگی کو دیکھ کر فرمایا کہ بہت جلد مسلمانوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جبکہ ان کی مالی حالت کشادہ ہو جائے گی لیکن ان کی موجودہ تنگی والی حالت اس کشادگی والی حالت سے بہتر ہے اس کی وضاحت مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:-

Marfat.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ مَّا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَّهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَّوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَّ رُفِعَتْ اُخْرٰى وَ سَتَرْتُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ تَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَ نُكْفَى الْمَؤُنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ۔

محمد کعب قرظی کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا تھا تو حضرت مصعب بن عمیر آتے ہوئے دکھائی دیئے جن کے اوپر صرف پیوندوں والی چادر تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو رونے لگے کہ ایسے ناز و نعمت کا دلدادہ آج کس حالت میں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایک جوڑا صبح پہنو گے اور شام کو دوسرا جوڑا پہنو گے۔ اس کے سامنے ایک تھالی رکھی جائے گی اور دوسری اٹھالی جائے گی۔ گھروں کو یوں کپڑے پہناؤ گے جیسے کعبہ کو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان دنوں آج کل سے اچھے ہوں گے کہ عبادت کے لیے فارغ ہوں گے اور محنت سے بچ جائیں گے؟ فرمایا نہیں آج تم اس روز سے بہتر ہو۔ (ترمذی)

Marfat.com

73- خطبہ طریقہ نماز

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطبہ دیا جس میں نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا۔ اس کے بارے میں حدیث پاک مندرجہ ذیل ہے:

عَنْ حَطَّانَ ابْنِ عَبْدِاللهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ صَلٰوةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى اَبُوْ مُوْسَى الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حَطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ اَنْ يَّبْكَعَنِيْ بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى مَا تَعْلَمُوْنَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَ عَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَ ارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَ اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ

Marfat.com

اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب وہ قعدہ کے قریب تھے تو ایک شخص نے کہا یہ نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ پڑھی گئی ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوگئے تو انہوں نے مڑکر دیکھا اور پوچھا تم میں سے کس نے یہ بات کی تھی۔ سب خاموش رہے تو انہوں نے پھر دوبارہ پوچھا کہ تم میں سے کس نے یہ بات کہی تھی۔ لوگ پھر خاموش رہے۔ اس موقع پر حضرت ابوموسیٰ نے مجھ سے کہا اے حطان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے؟ میں نے کہا میں نے نہیں کہا' مجھے تو آپ کا ڈر تھا' پھر لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا میں نے یہ کلمہ کہا تھا اور میری نیت سوائے بھلائی کے اور کچھ نہ تھی' حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے نماز میں کیا کہنا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہم کو نماز کا مکمل طریقہ بتلا دیا۔ آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے لگو تو سب سے پہلے اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی شخص امامت کرے جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری اس دعا کو قبول فرمائے گا پھر جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو' امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھائے گا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تمہارا عمل اس کے مقابلے میں ہو جائے گا اور جب امام سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اللہ تعالیٰ تمہارا قول سنتا ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ جاری کر دیا پھر جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو

Marfat.com

تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو' امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے سجدہ سے سر اٹھائے گا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ عمل امام کے مقابلہ میں ہوگا اور جب امام قعدہ میں بیٹھ جائے گا تو تم سب سے پہلے یہ کہو اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَ الصَّلَوٰاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ (مسلم)

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَ بَیَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَ عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَکَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِکُمْ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ سَبْعَ کَلِمَاتٍ ھُوَ تَحِیَّۃُ الصَّلٰوۃِ۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' ہمارے لیے تمام احکام بیان فرمائے اور ہمیں نماز سکھائی اور فرمایا جب تم نماز پڑھو اور قعدہ میں بیٹھو تو یہ کہا کرو:

اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلٰوۃُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ سَبْعَ کَلِمَاتٍ ھُوَ تَحِیَّۃُ الصَّلٰوۃِ۔

(ابن ماجہ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ کَیْفَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ تُوْتِرُہٗ لَکَ مَا قَدْ صَلَّیْتَ وَقَالَ الْوَلِیْدُ ابْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ

Marfat.com

اللہِ ابْنُ عَبْدِ اللہِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَجُلاً نَادَی النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَفِی الْمَسْجِدِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے اور عرض گزار ہوا۔ رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت۔ یہ تمہاری پڑھی ہوئی ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔ ولید بن کثیر عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عمر نے انہیں بتایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی جبکہ آپ مسجد میں تھے۔ (بخاری)

عَنْ عَمْرٍو وَّسَمِعَ جَابِراً قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ یَّوْمَ الْجُمْعَةِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ اَصَلَّیْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ۔

عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز پڑھ لی، کہا نہیں، فرمایا: کھڑے ہو اور دو رکعتیں پڑھ لو۔ (مشکوٰۃ)

74- عورتوں کو وعظ و نصیحت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات عورتوں کو بھی وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ اس کے متعلق آپ کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَ لِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ لِکَثْرَةِ لَعْنِکُنَّ یَعْنِی وَ

كُفْرُ كُنَّ الْعَشِيْرَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَ دِيْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِي الْاَلْبَابِ وَ ذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَ دِيْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانِ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمْكُثُ اَحَدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَ الْاَرْبَعَ لَاتُصَلِّيَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ ونصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے عورتو! صدقہ کیا کرو' بے شک تم میں سے زیادہ جہنمی ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو اور فرمایا میں نے تم سے زیادہ کم عقل اور کم دین والی عورتوں کو جو بڑے بڑے عقلمندوں اور مدبروں کی عقل پر غالب ہو جاتی ہیں نہیں دیکھا۔ ایک عورت نے پوچھا ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقص حیض ہے کہ عورت تین تین چار چار دن نماز کے بغیر رہتی ہے۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النِّسَآءُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَنَا يَوْماً مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَ هُنَّ يَوْماً لَقِيَهُنَّ فِيْهِ فَوَعَظَهُنَّ وَ اَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ مَامِنْكُنَّ اِمْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَةً مِنْ وَلَدِهَا اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَاباً مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ اِمْرَأَةٌ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ وَ اثْنَيْنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عورتوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ کے حضور مرد ہم پر غالب آگئے ہیں۔ آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی دن مقرر کر دیں پس آپ نے ان سے ایک مقررہ دن کا وعدہ فرما لیا جس میں آپ عورتوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ان کو وعظ فرمایا اور شریعت کے احکام بتائے اور جو کچھ ان کو وعظ کیا اس میں آپ نے فرمایا جس عورت نے اپنے تین بچے آگے بھیجے ہیں وہ اس کے لیے دوزخ سے حجاب (پردہ) بن جائیں گے۔ ایک عورت نے کہا جس کے دو بچے فوت ہو جائیں تو آپ نے فرمایا کہ دو بچے بھی۔ (بخاری)

عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَ اَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّیْ رَأَيْتُكُنَّ اَهْلَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ وَمَالَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ اَوْدِيْنٍ اَغْلَبُ لِذِیْ لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ قَالَ اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ اِمْرَاَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانِ الْعَقْلِ وَ تَمْكُثُ اللَّيَالِیَ مَا تُصَلِّیْ وَ تُفْطِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَهٰذَا مِنْ نُقْصَانُ الدِّيْنِ۔

ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عورتو صدقہ کرو اور استغفار زیادہ کیا کرو کیونکہ میں نے دوزخ میں عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے ان میں سے ایک سمجھ دار عورت نے دریافت کیا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا تم لعنتیں زیادہ بھیجتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو میں نے باوجود اس کے تم ناقص العقل اور ناقص الدین ہو تم سے زیادہ مرد کی عقل کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری عقل اور دین کا نقصان کیا ہے آپ نے فرمایا تمہاری عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے اور دین کی کمی یہ ہے کہ تم چند دن تک نہ نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ رمضان کے روزے رکھ سکتی ہو۔ (ابن ماجہ)

عَنْ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ عَطَاءٌ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ عَطَاءٌ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَ مَعَهٗ بِلَالٌ فَظَنَّ اَنَّهٗ لَمْ يُسَمِّعِ النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِى الْقُرْطَ وَ الْخَاتِمَ وَ بِلَالٌ يَاْخُذُفِيْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عطاء نے کہا میں نے ابن عباس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہ ہوں یا عطاء نے کہا میں ابن عباس پر گواہ ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے باہر تشریف لائے جبکہ آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے خیال فرمایا کہ عورتوں کو آپ کی آواز نہیں پہنچی تو آپ نے عورتوں کو وعظ کیا اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں بلال کو دے رہی تھیں اور وہ پکڑ کر اپنی جھولی میں ڈال رہے تھے۔ اسماعیل نے ایوب سے انہوں نے عطاء سے روایت کی اور عطاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابن عباس نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہ ہوں۔ (بخاری)

عَنْ رُوَيْفِعِ ابْنَ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَامَ فِيْنَا خَطِيْبًا قَالَ اَمَّا اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِلَّامَاسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَ مْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَآءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ يَعْنِيْ اِتْيَانَ الْحُبَالٰى وَلَا يَحِلُّ لِاَمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَايَحِلُّ لِاَ مْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ۔

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں تم سے وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے غزوہ حنین کے روز فرمایا جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس

کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی کو پلائے۔ یعنی غیر کی حاملہ سے صحبت کرے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ کسی قیدی عورت سے صحبت کرے مگر جب کہ ایک حیض آجائے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ غنیمت کی بکریوں کو فروخت کرے مگر جبکہ تقسیم ہو جائیں۔ (ابو داؤد)

75- خطبہ تعظیم صحابہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسلمانوں کے لیے نہایت ہی واجب الاحترام ہستیاں ہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعظیم کے بارے میں یوں تاکید فرمائی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ اُوصِيكُمْ بِاَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكِذْبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفَ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدَ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَةٌ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَةٌ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن جابیہ کے مقام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ اس مقام پر لوگوں میں

Marfat.com

اسی طرح کھڑا ہوں جس طرح ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے تھے اور انہوں نے صحابہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں تمہیں اپنے صحابہ کرام کے بارے میں وصیت کرتا ہوں پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان کے بعد آئیں گے پھر ان کے بارے میں جو ان کے بعد آئیں گے یعنی تابعین تبع تابعین پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ قسم لیے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بلا طلب شہادت' شہادت دیں گے۔ آگاہ رہو! کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے جس کو نیکی سے مسرت ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مومن ہے۔

(ترمذی)

76 - خطبہ ممانعت غیبت

غیبت انتہائی ناپسندیدہ برائی ہے کیونکہ اس سے بہت سی دوسری برائیاں جنم لیتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے اس کے متعلق آپ کا ارشاد حسب ذیل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوْا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں صحابہ

Marfat.com

نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی کا ذکر اس طرح کرو کہ جس کو وہ اگر سنے تو ناپسند کرے۔ بعض صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتائیے کہ اگر میرے اس بھائی میں کہ جس کا میں نے برائی کے ساتھ ذکر کیا ہے وہ عیب ہو جو میں نے بیان کیا ہے تو کیا جب بھی غیبت ہوگی یعنی میں نے ایک شخص کے بارے میں اس کے پیٹھ پیچھے یہ ذکر کیا کہ اس میں فلاں برائی ہے جبکہ اس میں واقعتاً وہ برائی ہے اور میں نے جو کچھ کہا وہ بالکل سچ ہے اور ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص اپنے بارے میں میرے اس طرح ذکر کرنے کو سنے تو یقیناً ناخوش ہوگا تو کیا میرا اس کی طرف کسی ایسی برائی کو منسوب کرنا جو درحقیقت اس میں ہے' غیبت کہلائے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی جس برائی کا ذکر کیا ہے اگر وہ واقعی اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ برائی موجود نہیں ہے جس کا تم نے ذکر کیا ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا یعنی یہی تو غیبت ہے کہ تم کسی کا کوئی عیب اس کی پیٹھ پیچھے بالکل سچ بیان کرو اور اگر تم اس عیب کو بیان کرنے میں سچے نہیں ہو کہ تم نے اس کی طرف جس عیب کی نسبت کی ہے وہ اس میں موجود نہیں ہے تو یہ افترا اور بہتان ہے جو بذات خود ایک بہت بڑا گناہ ہے (مسلم)

77- خطبہ نکاح

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن

Marfat.com

عوف کو بلوایا۔ اسی طرح انصار کے کچھ لوگوں کو بھی دعوت دی سب لوگ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدُ بِنِعْمَتِہِ الْمَعْبُوْدُ وَ بِقُدْرَتِہِ الْمُطَاعُ بِسُلْطَانِہِ الْمَرْھُوْبُ مِنْ عَذَابِہِ وَ سَطْوَتِہِ النَّافِذَ اَمْرُہٗ فِیْ سَمَائِہِ وَ اَرْضِہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِہِ وَ مَیَّزَھُمْ بِاَحْکَامِہِ وَ اَعَزَّھُمْ بِدِیْنِہِ وَ اَکْرَمَھُمْ بِنَبِیِّہِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ اسْمُہٗ وَ تَعَالَتْ عَظَمَتُہٗ جَعَلَ الْمُصَاھَرَۃَ سَبَبًا لَاحِقًا وَّ اَمْرًا مُّفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِہِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ بِہِ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا۔ فَاَمْرُ اللّٰہِ یَجْرِیْ اِلٰی قَضَائِہٖ وَقَضَاءُہٗ یَجْرِیْ اِلٰی قَدَرِہٖ وَلِکُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَّ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ یَّمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ ۔ ثُمَّ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاشْھَدُوْا اَنِّیْ زَوَّجْتُہٗ عَلٰی اَرْبَعَ مِأَۃِ مِثْقَالِ فِضَّۃٍ اِنْ رَضِیَ بِذَالِکَ عَلِیٌّ۔

تمام تعریفیں اس خدا کی جو اپنی نعمتوں کی بدولت محمود ہے اپنی قدرتوں کی وجہ سے معبود ہے اس کی طاقت اور قوت کی بدولت اس کی اطاعت کی جاتی ہے جس کے عذاب اور جلال سے ہر وقت ڈرا جاتا ہے جس کا حکم اس کی زمین اور اس کے آسمان میں نافذ ہے اس نے اپنی قدرت سے مخلوقات کو پیدا کیا اور ان کو اپنے احکام کی تمیز کرا دی اور اپنے دین کے ذریعے ان کو عزت بخشی اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ان کو بزرگی عطا کی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ازدواجی رشتہ کو قرابت کا ذریعہ مقرر کیا ہے اور اسے ایک ضروری چیز قرار دیا ہے جس سے رشتہ مضبوط ہو جاتا ہے اور تمام لوگوں کو فطرتاً اس کی طرف راغب کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہی ذات ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور نسب اور دامادی کے رشتے مقرر فرمائے اور تیرا پروردگار بڑی طاقت والا ہے۔ پس اللہ کے

Marfat.com

حکموں کا تعلق قضاء الٰہی سے ہے اور قضاء الٰہی کا سلسلہ تقدیر پر ختم ہوتا ہے۔ ہر قضاء کے لیے قدر ہے اور ہر قدر کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے اور ہر کام کا وقت لکھا جا چکا ہے جس کو خدا چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رہنے دیتا ہے اور اسی کے پاس تمام تحریروں کی جڑ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی بن ابی طالب کے ساتھ کردوں پس تم سب گواہ رہو کہ میں نے 400 مثقال چاندی کے عوض ان کا عقد کردیا بشرطیکہ علی رضامند ہوں۔

خطبہ نکاح کے بارے میں ایک اور روایت یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِہٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِی تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ نکاح سکھایا کہ درحقیقت سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ہم اس سے مدد چاہتے ہیں بخشش مانگتے ہیں اور اس کی پناہ پکڑتے ہیں اپنی جانوں کی برائی سے جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ داری سے ڈرو بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو

جیسے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرنا مگر مسلمانی کی حالت میں اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو وہ تمہارے اعمال کو درست کردے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا' اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔

78- خطبہ تبوک

9ھ میں غزوہ تبوک پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر تبوک کے مقام پر پہنچے۔ مجاہدین کے سامنے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ.وَاَوْثَقُ الْعُرٰی کَلِمَۃُ التَّقْوٰی. وَخَیْرُ الْمِلَلِ مِلَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ۔ وَ خَیْرُا السُّنَنَ سُنَّۃُ مُحَمَّدٍ. وَ اَشْرَفُ الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اللّٰہِ. وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ ھٰذَا الْقُرْآنُ. وَ خَیْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُھَاوَ شَرُّالْاُ مُوْرِ مُحْدَثَا تُھَا. وَ اَحْسَنُ الْھَدْیِ ھَدْیُ الْاَنْبِیَآءِ. وَ اَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّھَدَآءِ. وَ اَعْمَی الْعُمْیَ الضَّلَالَۃُ بَعْدَ الْھُدٰی وَخَیْرُ الْاَعْمَالِ مَا نَفَعَ وَ خَیْرُ الْھُدٰی مَااتُّبِعَ وَ شَرُّ الْعُمٰی عُمَی الْقَلْبِ. وَ الْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی. وَ مَا قَلَّ وَ کَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی. وَشَرُّ الْمَعْذِرَۃِ حِیْنَ یَحْضُرُا الْمَوْتُ. وَشَرُّ النَّدَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ. وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ لَّایَاْتِی الْجُمُعَۃَ اِلَّادُبَرًا. وَ مِنْھُمْ مَنْ لَّایَذْکُرُ اللّٰہَ اِلَّا ھَجرًا وَ مِنْ اَعْظَمِ الْخَطَایَا اللِّسَانُ الْکَذَّابُ۔ وَ خَیْرُ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ. وَخَیْرُ الزَّادِالتَّقْوٰی. وَرَأْ سُ الْحِکَمِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلّ . وَ خَیْرُ مَا وَقَرَّ فِی الْقُلُوْبِ الْیَقِیْنُ. وَالْاِرْتِیَابُ مِنَ الْکُفْرِ. وَالنِّیَاحَۃُ مِنْ عَمَلِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَ

Marfat.com

اَلْغُلُوْلُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ. وَ السُّكْرُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ. وَ الشِّعْرُ مِنْ اِبْلِيْسَ. وَ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ. وَشَرُّ الْمَاكَلِ مَالَ الْيَتِيْمِ. وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ. وَالشَّقِيُّ مَنْ شُقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ. وَ اِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ. وَالْاَمْرُ اِلَى الْاٰخِرَةِ. وَمَلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ. شَرُّ الرُّؤْيَا رُؤْيَا الْكَذِبِ. وَكُلُّ مَاهُوَاتٍ قَرِيْبٌ. وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ. وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ. وَاَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ. وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ. وَمَنْ يَّتَاَلّٰى عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ. وَمَنْ يَّغْفِرْ يُغْفَرْلَهٗ. وَمَنْ يَّعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ. وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ. وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضُهُ اللّٰهُ. وَمَنْ يَّتْبَعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ. وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُضْعِفِ اللّٰهُ لَهٗ. وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ وَ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ. وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. (زادالمعاد)

سب سے زیادہ سچی بات کتاب خدا قرآن کریم ہے اور سب سے مضبوط سہارا تقویٰ کا کلمہ ہے۔ سب سے بہتر ملت ملت ابراہیمی ہے۔ سب طریقوں سے بہترین طریقہ خدا کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ تمام باتوں میں بہتر بات اللہ کا ذکر ہے۔ سب قصوں میں بہتر یہ قرآن ہے۔ بہترین کام وہ ہیں جو انسان پوری تن دہی اور عزم راسخ سے کرے اور بدترین کام وہ ہیں جو دین خدا میں ازخود وضع کر لیے جائیں۔ تمام راہوں میں سب سے عمدہ راہ پیغمبروں کی راہ ہے سب سے بہتر موت جام شہادت پینا ہے۔ سب سے بڑا نابینا پن' ہدایت کے بعد گمراہی ہے۔ بہتر عمل وہ ہے جو نفع دے اور بہتر ہدایت وہ ہے جس پر عمل کیا جائے' بدترین اندھا پن دل کا اندھا پن ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے جو چیز کم ہو مگر کافی ہو وہ اس سے بہتر ہے جو ہو تو زیادہ مگر غافل کرنے والی ہو۔ بدترین معذرت موت کے وقت کی معذرت ہے۔ بدترین ندامت

Marfat.com

قیامت کے دن ہوگی۔ سنو بعض ایسے لوگ ہیں جو بہت دیر کر کے جمعہ میں آتے ہیں ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کا ذکر لاتعلقی سے کرتے ہیں۔ بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک جھوٹی زبان ہے۔ بہترین تونگری دل کی تونگری ہے۔ اصلی کارآمد توشہ تقویٰ ہے۔ دانائیوں کا سرتاج اللہ عزوجل کا ڈر ہے۔ دلوں کی سب سے پسندیدہ چیز یقین ہے۔ شک کفر کا ایک جزو ہے۔ میت پر چیخنا چلانا جاہلیت کا عمل ہے۔ خیانت دوزخ کی آگ ہے۔ شراب کا پینا دوزخ کی آگ سے داغے جانے کے مترادف ہے (برے) شعر ابلیس کی طرف سے ہیں۔ شراب تمام گناہوں کا منبع ہے۔ سب سے بری خوراک یتیم کا مال ہے۔ سعادت مند انسان وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بدنصیب انسان وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی برا لکھ دیا گیا ہو۔ تم میں سے ہر ایک کو چار ہاتھ کے گڑھے میں جانا ہے اور معاملہ آخرت پر منحصر ہوگا۔ عمل کا مدار انجام پر ہوگا۔ سب سے برا خواب جھوٹا خواب ہے۔ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔ مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ اس کا گوشت کھانا (اس کی غیبت کرنا) خدا کی نافرمانی ہے۔ اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے جو اللہ کے مقابلے میں قسم کھائے گا اور اس کو جھٹلا دے گا۔ جو (دوسروں کی خطائیں) بخش دے گا اسے بخش دیا جائے گا۔ جو (دوسروں کو) معاف کر دے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دے گا جو غصہ پی جائے گا اللہ اسے اس کا اجر دے گا جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے اس کا بدلہ دے گا جو سنی سنائی باتیں پھیلائے گا اللہ اس کو رسوا کرے گا جو شخص تکلیف سے صبر ظاہر کرے گا اللہ اس کی تکلیف کو بڑھا دے گا اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا اللہ اس کو عذاب دے گا۔ میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں، میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں، میں اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔

(زادالمعاد)

Marfat.com

Marfat.com

یا اس سے اپنے دین سے کسی نقصان کو دور کرے۔ جنت میں ایک بازار ایسا ہے جہاں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ اس میں صرف صورتیں ہیں جو مرد و عورت جس صورت کو پسند کرے وہی صورت اس کی ہو جائے گی۔

80- تاکید جمعہ

غزوہ اُحد کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ قُذِتَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ مَنْ کَانَ عَلٰی حَرَامٍ فَرَغِبَ عَنْہُ اِبْتِغَاءَمَا عِنْدَ اللّٰہِ غُفِرَلَہٗ ذَنْبُہٗ وَمَنْ اَحْسَنَ مِنْ مُّسْلِمٍ وَّ کَافِرٍ وَّقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ فِیْ عَاجِلِ دُنْیَاہُ اَوْ فِیْ اٰجِلِ اٰخِرَتِہٖ وَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْہِ بِالْجُمُعَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ. اِلَّا صَبِیًّا اَوِ امْرَاَۃً اَوْ مَرِیْضاً اَوْ عَبْدًا مَّمْلُوْکًا مَنِ اسْتَغْنٰی عَنْھَا اسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ. (مجمع الزوائد)

لوگو! ابھی ابھی مجھے وحی کی گئی ہے کہ جو شخص کسی حرام کام میں مبتلا ہو پھر ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اسے چھوڑ دے اس کے گناہ خداوند کریم معاف فرما دیتا ہے اور جو شخص کسی مومن یا کافر سے نیکی کرے وہ اپنا بدلہ ضرور پاتا ہے۔ جلدی حاصل ہونے والی دنیا میں یا دیر سے آنے والی آخرت میں۔ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھنے والوں پر جمعہ کے دن کی نماز فرض ہے۔ ہاں بچوں پر

Marfat.com

عورتوں پر' بیماروں پر اور غلاموں پر فرض نہیں (وہ ظہر پڑھ لیں) یاد رکھو جو جمعہ کی نماز سے بے پروائی کرے اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ موڑ لے گا اور اللہ تعالیٰ (سارے جہان سے) بے نیاز' بے پروا اور غنی ہے اور وہی تعریفوں والا اور مستحق تعریف ہے۔

81- کلام الٰہی

قرآن مجید کلام الٰہی سے ابتدائے اسلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام کی لوگوں کو دعوت دی اس کے متعلق حدیث پاک یہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ ضِمَاداً قَدِمَ مَكَّةَ وَ كَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَ كَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَآءَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّداً مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَ اِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْ عَلٰى يَدَيَّ مَنْ شَآءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَ قَوْلَ السَّحَرَةِ وَ قَوْلَ الشُّعَرَآءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ وَ لَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى قَوْمِكَ قَالَ وَعَلٰى قَوْمِيْ قَالَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوْا بِقَوْمِهٖ فَقَالَ صَاحِبُ

Marfat.com

السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ اَصَبْتُمْ مِّنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئاً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رَدُّوْهَا فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضماد مکہ میں آیا وہ قبیلہ ازدشنوہ سے تھا اور جنات کے اثر سے دم کرتا تھا۔ اس نے جب مکہ کے بے وقوفوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اچھی باتیں نہ سنیں تو اس نے کہا کہ کاش میں انہیں دیکھ لیتا شاید ان کو اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے شفا دے دے پھر وہ آپ سے ملا اور کہنے لگا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم میں جنات کا اثر زائل کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھ سے شفا دیتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شخص عبادت کا مستحق نہیں' وہ ایک اور اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ضماد نے کہا یہ کلمات دوبارہ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ان کلمات کو دہرایا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے کاہنوں' جادوگروں اور شاعروں کا کلام سنا۔ ان میں کسی کا کلام ان کلمات کی گرد تک نہیں پہنچ سکا۔ یہ کلمات تو بلاغت کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں پھر اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قوم کی بیعت بھی کر لوں؟ اس نے کہا میری قوم کی بھی۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا' وہ لوگ اس کی قوم پر سے گزرے' لشکر کے امیر نے کہا: تم نے ان لوگوں کی کوئی چیز لی ہے؟ .... ایک شخص نے کہا میں نے ان کا لوٹا لیا ہے انہوں نے فرمایا اس کو واپس کر دو' یہ ضماد کی قوم ہے۔ (شرح مسلم، کتاب الجمعہ، حدیث ۱۹۰۵)

Marfat.com

82- خطبہ دیت

دیت کے خطبے والی حدیث کا متن حسب ذیل ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمْرٍو وَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اِلٰى هٰهُنَا حَفِظْتُهٗ مِنْ مُسَدَّدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاثُرَةٍ كَانَتْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ تُذْكَرُ وَ تُدْعٰى مِنْ دَمٍ اَوْمَالٍ تَحْتَ قَدَمَىَّ اِلَّامَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَ سُدَانَةِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَنَّ دِيَةَ الْخَطَاشِبْهُ الْعَمَدِ مَا كَانَ بِالسَّوطِ وَ الْعَصَامِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِي بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا.

عقبہ بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہی اور فرمایا نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا فوجوں کو شکست دی۔ یہاں تک مجھے مسدد سے یاد ہے۔ پھر دونوں راوی متفق ہو گئے۔ آگاہ رہو کہ جاہلیت کے تمام بڑائی کے دعوے اور خون یا مال کے سارے مطالبے میرے قدموں کے نیچے ہیں ماسوائے حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے۔ پھر فرمایا کہ آگاہ رہو کہ قتل خطا کی دیت جو قتل عمد سے مشابہ ہو سو اونٹ ہے جس میں سے چالیس اونٹنیاں گابھن ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔ (ابوداؤد، جلد ۳، کتاب دیت، حدیث : ۱۱۲۷)

83- خطبہ شکر

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لکڑی یا اس ممبر پر تشریف فرما ہو کر بیان فرمایا جس نے تھوڑی سی چیز کا شکر نہ کیا اس نے بہت سی چیز کا شکر نہ کیا جس نے لوگوں کا شکر نہ کیا اس نے اللہ عزوجل کا شکر نہ کیا۔ اللہ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے اور اس کا ترک کرنا ناشکری ہے۔ جماعت کے ساتھ رہنا رحمت ہے اور تنہائی عذاب ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

اِعۡمَلُوۡٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا وَ قَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ۔ (سورہ ۳۴ ع ۲)

ترجمہ: اے داؤد کے خاندان والوتم سب شکریہ میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کو تین باتیں عطا کی گئیں اسے اس جیسی چیز دے دی گئی جو حضرت داؤد علیہ السلام کو دی گئی' اللہ سے ظاہر اور پوشیدگی میں ڈرنا' غصہ اور رضامندی کی حالت میں انصاف کرنا' دولت اور فقیری کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا۔ (حیات صحابہ)

84- نیکی کا بدلہ

ابن ہشام کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ مدینہ منورہ میں دیا تھا۔ حمد و ثناء کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ فَقَدِّمُوْا لِاَ نْفُسِکُمْ تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ لَیُصْعَقَنَّ اَحَدُکُمْ ثُمَّ لَیَدَعَنَّ غَنَمَهٗ لَیْسَ لَهَا رَاعٍ ثُمَّ لَیَقُوْلَنَّ لَهٗ رَبُّهٗ وَ لَیْسَ لَهٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حَاجِبٌ یَّحْجُبُهٗ دُوْنَهٗ اَلَمْ یَاْتِکَ رَسُوْلِیْ فَبَلَّغَکَ وَ اٰتَیْتُکَ مَالاً وَّاَفْضَلْتُ عَلَیْکَ فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِکَ؟

فَلَیَنْظُرَنَّ یَمِیْناً وَّشِمَالاً فَلَا یَرٰی شَیْئاً . ثُمَّ لَیَنْظُرَنَّ قُدَّامَهٗ فَلَا یَرٰی غَیْرَ جَهَنَّمَ. فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّقِیَ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ. وَلَوْبِشِقٍّ مِّنْ تَمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ فَاِنَّ بِهَا تُجْزَی الْحَسَنَةُ عَشْرَ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعَمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ.

(جمهرة خطب العرب ۵۵.

امابعد۔ پس حاضرین! مرنے سے پہلے اپنے لیے کچھ سامان کرلوتم کومعلوم ہو جائے گا بخدا تم میں سے ہر ایک شخص پر موت کی بے ہوشی طاری ہو جائے گی اور اپنی بکریوں (مال مویشی) کو بغیر نگہبان کے چھوڑ جائے گا۔ پھر خدا اس سے پوچھے گا جس کو نہ ترجمان کی ضرورت ہے نہ دربان کی حاجت۔کیا میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر تمہیں میرے احکام نہیں پہنچائے تھے اور میں نے تم کو دولت نہیں دی تھی اور اپنے فضل و کرم سے نوازا نہیں تھا۔ پس بتاؤ تم نے اپنے لیے کیا سامان کر چھوڑا ہے؟

اس وقت وہ حیران ہو کر دائیں بائیں دیکھے گا۔مگر کسی چیز پر نظر نہیں پڑے گی۔ پھر سامنے کی طرف آنکھ اٹھائے گا تو دوزخ ہی دکھائی دے گا پس جس کو توفیق ہو وہ اپنے آپ کو اس آگ سے بچالے۔ گو کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو اور جس کو یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کہہ کر اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے بچالے کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو تک دیا جائے گا۔ والسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔

Marfat.com

85- قرآن مجید

اس خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کلام اللہ کی ترغیب نہایت زور دار الفاظ میں دی ہے اور مسلمانوں کو سمجھایا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اس قدر شغف اور انہماک سے کام لو کہ اس سے طبیعت اکتا جانے کا اندیشہ ہی مٹ جائے کیونکہ قرآن شریف ایسی دلچسپ اور بے نظیر کتاب ہے کہ اس میں غور و تدبر سے جتنا بھی کام لیا جائے اس کے مضامین کی گہرائی بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ نیز اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر مسلمانوں کو باہمی الفت محبت کی تلقین کی ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَ اَسْتَعِيْنُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ. اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبُ اللّٰهِ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ فِىْ قَلْبِهٖ وَاَدْخَلَهٗ فِى الْاِسْلَامِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَاخْتَارَهٗ عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنْ اَحَادِيْثِ النَّاسِ. اِنَّهٗ اَصْدَقُ الْحَدِيْثِ وَ اَبْلَغُهٗ اَحِبُّوْا مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ. وَاَحِبُّوا اللّٰهَ مِنْ كُلِّ قُلُوْبِكُمْ وَلَا تَمَلُّوْا كَلَامَ اللّٰهِ وَ ذِكْرَهٗ. وَلَا تَقْسُوْا عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَصَدِّقُوْا صَالِحَ مَا تَعْمَلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ وَ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ بَيْنَكُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ. (اعجاز القرآن)

بے شک تعریف اللہ کے لیے ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس سے مدد کا طالب ہوں اور ہم سب اس کے دامن میں اپنی نفسانی شرارتوں اور عمل کی خرابیوں سے پناہ چاہتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ

Marfat.com

راہ راست پر نہ لائے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے محاسن آراستہ کیے اور کفر کے بعد اس کو اسلام میں داخل ہونے کی توفیق دی اور انسانی باتیں چھوڑ کر اس نے اللہ کا کلام پسند کیا۔ وہ بلاشبہ کامیاب ہوا کیونکہ اللہ کا کلام سب سے سچا اور زیادہ پراثر ہے جو اسے دوست رکھتا ہے اسے تم بھی دوست رکھو اور اللہ کے ساتھ دلی محبت پیدا کرو اور اس کا کلام پڑھنے اور نام لینے سے ملول نہ ہو نہ تمہارے دل اس کی طرف سے سخت ہوں۔ پس اللہ ہی کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اس سے پورا پورا ڈرتے رہو اور اپنے نیک اعمال کی تصدیق زبان سے کیا کرو، زبان کو قابو میں رکھو اور رحمت خداوندی ہی کے واسطہ سے آپس میں پیار و محبت سے رہو۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ۔

86- ایک مبارک خواب

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نماز فجر کے لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف دیر سے لائے۔ معلوم ہوتا تھا گویا سورج نکلنے ہی والا ہے۔ بہرحال آپ نے نماز پڑھائی اور سلام پھیرتے ہی ہماری طرف رخ کیا۔ پھر بلند آواز سے ہدایت کی کہ سب لوگ اپنی جگہ بیٹھے رہیں۔ بعدازاں حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

اَمَا اِنِّیْ سَاُحَدِّثُکُمْ مَا حَبَسَنِیْ عَنْکُمُ الْغَدَاۃَ. اِنِّیْ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّیْتُ مَا قُدِّرَلِیْ فَنَعَسْتُ فِیْ صَلٰوتِیْ حَتّٰی اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّیْ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ. قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ لَا اَدْرِیْ قَالَھَا ثَلَاثًا.

Marfat.com

قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ انامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَ عَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ. قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ. وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوتِ. وَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ. قَالَ ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ. قَالَ وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ. وَلِيْنُ الْكَلَامِ. وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ سَلْ. قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ. وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ . وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مُفْتُوْنٍ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ. وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ. فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔

میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ آج صبح مجھے دیر کیوں لگی۔ میں رات کو اٹھا' وضو کر کے جتنی نماز مقدر میں تھی ادا کی' نماز میں ہی مجھ پر اونگھ جیسی کیفیت طاری ہوگئی۔ بدن بوجھل ہوگیا ناگہاں میں دیکھتا ہوں کہ اللہ عزوجل بہترین صورت میں میرے سامنے ہے اور فرما رہا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے کہا اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ فرمایا بتلاؤ بلند درجے کے فرشتے اس وقت کس امر میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار میں نہیں جانتا تو میں نے دیکھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کی پوریوں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی' پھر ہر چیز میرے سامنے کھل گئی اور میں نے ہر چیز پہچان لی۔ اب پھر فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے پھر لبیک اے پروردگار کہا۔ فرمایا بتلاؤ بلند رتبہ فرشتے کس امر میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفاروں کے بارے میں۔ پوچھا بتلاؤ کفارے کیا ہیں؟ میں نے

Marfat.com

کہا چل کر نماز کی جماعتوں میں جانا' نمازوں کے بعد مساجد میں بیٹھے رہنا' تکلیف کے وقت کامل وضو کرنا' اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: ان فرشتوں کی بات چیت اور کس امر میں ہو رہی ہے؟ میں نے کہا! درجوں کے بارے میں۔ پوچھا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا' نرم کلامی کرنا' لوگوں کے سونے کے وقت نماز ادا کرنا۔ فرمایا کچھ مانگ تو میں نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخشے اور مجھ پر رحم فرمائے اور یہ کہ جب تو کسی قوم کو فتنے میں ڈالنا چاہے تو مجھے اس فتنے میں پڑنے سے پہلے ہی وفات دے دے۔ الٰہی میرا سوال ہے کہ مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ان کی محبت بھی دے جن سے تو محبت کرتا ہے اور ان اعمال کی چاہت دے جو تیری محبت سے نزدیک کرنے والے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقتدیوں سے فرمایا: سنو یہ سب حق سچ ہے' تم اسے سیکھو اور دوسروں کو سکھاتے رہو۔ (مسند امام احمد)

87- راستہ کے حقوق

کسی راستے پر بلا ضرورت بیٹھنا اچھی عادت نہیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص راستے پر نہ بیٹھے اگر بیٹھے تو پھر راستے کا حق ادا کرے کہ آنے جانے والوں کو سلام کہے اس کی وضاحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسب ذیل حدیث میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ فَاِذَ اَبَیْتُمْ اِلاَّ الْمَجْلِسَ فَاَعْطُو الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّ

Marfat.com

اَلطَّرِيْقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالُوْا غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

حضرت ابو سعید خدری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو (یہ سن کر) بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں ہے جہاں ہم باتیں کرتے ہیں (یعنی راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرنا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے' ہمارے پاس چونکہ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اپنی مجلس رکھا کریں اس لیے جب ہم چند لوگ کہیں مل جاتے ہیں تو وہیں راستہ میں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے دینی و دنیاوی امور کے بارے میں باہمی رائے مشورہ اور مذاکرات کرتے ہیں' ایک دوسرے کی حالت دریافت کرتے ہیں اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس کے لیے علاج معالجہ تجویز کرتے ہیں' اگر آپس میں کوئی رنجش و عناد ہوتا ہے تو صلح و صفائی کرتے ہیں اور اپنے معاملات کو طے کرنے کی تدبیر پر غور کرتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم (مجبور کی بنا پر) بیٹھنے کے علاوہ دوسری صورت سے انکار کرتے ہو تو پھر راستہ کو اس کا حق ادا کرو (یعنی اگر ایسی صورت ہو کہ راستے میں بیٹھنے سے اجتناب کرنا تمہارے لیے ممکن نہ ہو اور تمہیں ایسی جگہ بیٹھنا پڑے جو راستہ پر واقع ہو تو راستے کا حق ادا کرو) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! راستے کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آنکھوں کا بند کرنا' یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالنا' ایذا رسانی سے باز رہنا۔ یعنی تنگ راستہ کر دینے یا کسی اور طرح گزرنے والوں کو ایذا نہ پہنچانا' سلام کا جواب دینا اور لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔ (بخاری)

88- مذمت اسراف

اسلام میں اسراف کی مذمت کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ مال و دولت صرف ان چیزوں پر صرف اس حد تک خرچ کیا جائے جس سے انسان کی صرف بنیادی ضرورت پوری ہو سکے اس لیے زیب و زینت اور عمارات بنانے پر غیر ضروری مال خرچ کرنا درست نہیں اس کے متعلق خطبہ کی صورت میں آپ کا ایک فرمان یہ ہے:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْماً وَ نَحْنُ مَعَہٗ فَرَاٰی قُبَّۃً مُشْرِفَۃً فَقَالَ مَا ھٰذِہٖ قَالَ اَصْحَابُہٗ ھٰذِہٖ لِفُلَانٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَکَتَ وَحَمَلَھَا فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی لِمَا جَآءَ صَاحِبُھَا فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ صَنَعَ ذٰلِکَ مِرَاراً حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْہِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْہُ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ وَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُنْکِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰی قُبَّتَکَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰی قُبَّتِہٖ فَھَدَمَھَا حَتّٰی سَوَّاھَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَرَھَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّۃُ قَالُوْا شَکٰی اِلَیْنَا صَاحِبُھَا اِعْرَاضَکَ فَاَخْبَرْنٰہُ فَھَدَمَھَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ کُلَّ بِنَآءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ اِلَّا مَا لَا یَعْنِیْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْہُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جانے کے لیے باہر نکلے۔ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے راستہ میں ایک بلند قبہ کو دیکھا تو (تحقیر ونفرت کے لہجہ میں) فرمایا کہ یہ قبہ کیا ہے؟ (یعنی یہ ناپسندیدہ عمارت کس نے بنائی ہے؟) صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ قبہ فلاں شخص نے بنایا ہے جو

Marfat.com

ایک انصاری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سن کر) خاموش رہے اور (کچھ فرمایا تو نہیں لیکن) اس بات کو ناپسندیدگی کے طور پر اپنے دل میں رکھا یہاں تک کہ جب اس قبہ کا مالک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا (یعنی یا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب ہی نہیں دیا یا جواب دیا تو لیکن اس سے منہ پھیر لیا اور اس کی طرف کوئی التفات نہیں فرمایا تاکہ اس کو سبق مل جائے اور یہ دوسرے لوگوں کو بھی تنبیہ ہو جائے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کئی مرتبہ کیا (کہ وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب نہ دیتے اور اس سے منہ پھیر لیتے تھے) آخر کار اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر غصہ کے آثار محسوس کیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پھیر لینے سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفرت) کو معلوم کرلیا چنانچہ اس شخص نے (ان) صحابہ رضی اللہ عنہم سے (کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مصاحب اور ہمنشین تھے) اس امر کا شکوہ کرتے ہوئے کہا کہ بخدا میں ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناآشنا ہوں (یعنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر جس غضب و غصہ کے آثار دیکھ رہا ہوں وہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے اور مجھے اس کا سبب بھی معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کیوں اتنا سخت ناراض ہیں؟) ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو بتایا کہ (ایک دن) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادھر (تمہاری طرف) تشریف لے گئے تھے اور (جب وہاں) تمہارے قبہ کو دیکھا (تو ناراض ہوگئے تھے) اس شخص (نے یہ سنا تو فوراً) اپنے قبہ کی طرف گیا اور اس کو گرا دیا یہاں تک کہ زمین کے برابر کردیا (اس واقعہ کے بعد) ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر ادھر تشریف لے گئے اور قبہ کو وہاں نہیں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ

Marfat.com

وہ قبہ کیا ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ قبہ بنانے والے نے اپنے تئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے التفاتی اور ناراضگی کا ہم سے شکوہ کیا تھا (اور اس کا سبب دریافت کیا) تو ہم نے اس کو صورتحال سے آگاہ کردیا تھا (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تم سے اس لیے ناراض ہیں کہ تم نے اس قبہ کی صورت میں ایک ناپسندیدہ تعمیر کرائی ہے) چنانچہ اس شخص نے اس قبہ کو گرا دیا ہے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس عمارت کی ناپسندیدگی اور اپنی ناراضگی کا سبب بیان کرنے کے لیے) فرمایا کہ یاد رکھو! یہ عمارت اپنے بنانے والے کے لیے آخرت میں وبال یعنی عذاب کا سبب بنے گی۔ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا یعنی علاوہ اس چیز کے کہ جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ (ابوداؤد)

89- اللہ کے بندوں کی پہچان

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے سامنے اللہ کے خاص بندوں کے بارے میں ان کے کچھ اوصاف بیان کیے جن سے اللہ کے خاص بندوں کے بارے میں پتا چل جاتا ہے کہ وہ اللہ کے دوست ہیں اس کے بارے میں حدیث پاک مندرجہ ذیل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِی اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَآءٍ وَلَا شُھَدَآءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَآءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَایَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا

Marfat.com

هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کے بندوں میں سے کتنے ہی لوگ (یعنی اولیاء اللہ) ایسے ہیں جو اگرچہ نبی اور شہداء میں نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن خدا کے نزدیک ان کے مراتب و درجات دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتایئے وہ کون لوگ ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو خدا کی روح یعنی قرآن کریم کے سبب آپس میں میل محبت رکھتے ہیں حالانکہ ان کے درمیان نہ کوئی رشتہ ناطہ ہوتا ہے جس کا تقاضا انہیں ایک دوسرے سے محبت کرنے پر مجبور کرے اور نہ مال و دولت کی لین دین کا معاملہ ہوتا ہے (حاصل یہ کہ ان کی باہمی محبت اور آپس کے اتحاد و میل ملاپ کی بنیاد کسی دنیاوی غرض و وسیلہ پر نہیں ہوتی بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا خوشنودی اور تعلیمات قرآنی کی اتباع پر ہوتی ہے) پس قسم ہے اللہ کی (قیامت کے دن) ان کے چہرے نورانی ہوں گے یا وہ مجسم نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر یا نفس نور پر متمکن و مستولی ہوں گے وہ لوگ اس وقت بھی خوف زدہ نہیں ہوں گے جب کہ دوسرے لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے اور وہ اس وقت بھی غمگین و رنجیدہ نہیں ہوں گے جبکہ دوسرے لوگ غمگین و رنجیدہ ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو خدا کا دوست کرنے اور ان سے خوف و حزن کی نفی کرنے کے لیے بطور دلیل یہ آیت تلاوت فرمایئے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ.

آگاہ ہو کہ خدا تعالیٰ کے دوستوں پر نہ تو خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین و رنجیدہ ہوں گے۔ (ابوداؤد)

کتابیات

1	خطبہ کوہ صفا	بخاری جلد دوم کتاب التفسیر سورہ لہب حدیث 2081
	خطبہ کوہ صفا	ترمذی جلد دوم باب التفسیر حدیث 1114
	خطبہ کوہ صفا	ترمذی جلد دوم باب التفسیر حدیث حدیث 1115
2	آداب گفتگو	بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث 1734
3	خطبہ پیش گوئی	مشکوٰۃ بحوالہ بخاری حدیث 5960
4	خطبہ روانگی لشکر	بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث 1586
5	حشر میں احتساب	بخاری جلد دوم کتاب التفسیر حدیث 1737
6	دیدار الٰہی	بخاری جلد سوم کتاب التوحید حدیث 2287
7	برے اعمال سے بچنے کی دعوت	بخاری جلد سوم کتاب التوحید باب فی المیشۃ والا دارہ حدیث 2316
8	علم دین کی تعلیم	مسلم کتاب الحجہ حدیث 1922
9	دائمی عمل	مسلم کتاب الصلوٰۃ المسافرین باب فضیلۃ العمل حدیث 1724
10	خطبہ رمضان المبارک	مشکوٰۃ جلد اول کتاب الصوم حدیث 1868
11	بے ثبات دنیا	بخاری جلد اول کتاب الزکوٰۃ باب 929 الصدقۃ علی الیتمیٰ حدیث 1373
	بے ثبات دنیا	مشکوٰۃ جلد دوم کتاب الرقاق حدیث 4906 بحوالہ شافعی
12	اعمال جنت	مسلم کتاب الفتن حدیث 7139
13	نماز کے بعد خطبہ	بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث 1451
14	ہوازن کے قیدیوں سے سلوک	مسلم کتاب زکوٰۃ حدیث 2247
15	خطبہ ترغیب صدقہ	بخاری کتاب المغازی حدیث 4103
16	خطبہ حدود دین	بخاری جلد دوم کتاب المغازی حدیث 1446
17	حرمت مکہ مکرمہ	

Marfat.com

18	خطبہ مشاہدہ آخرت	بخاری جلد اول کتاب الجمہ باب 583
		من قال فی الخطبه بعدا انشاء
	خطبہ مشاہدہ آخرت	حدیث 873
19	خطبہ غزوۂ حنین	بخاری جلد دوم کتاب المنازی حدیث 1468
20	خطبے میں رقت	ترمذی جلد دوم باب التفسیر حدیث 945
21	اللہ تعالیٰ کی پسند	بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب 1321
	اللہ تعالیٰ کی پسند	الخوفته و الممتر فی المسجد حدیث 450
22	خطبہ عیدالاضحیٰ	بخاری جلد اول کتاب عیدین حدیث 907
23	معمولِ عیدین	بخاری جلد اول کتاب العیدین باب 607 الخروج
	معمولِ عیدین	الی المصلی بغیر منبر حدیث 906
24	جہنم سے بچنے کے بارے میں خطبہ	ترمذی جلد دوم باب تفسیر القرآن سورۃ فاتحہ 865
25	خطبہ عذاب قبر	بخاری جلد اول کتاب الجنائز باب 869
	خطبہ عذاب قبر	ما جاء فی عذاب القبر حدیث 1283
	خطبہ عذاب قبر	ابوداؤد جلد سوم اتباع سنت باب فی المسالة فی القبر
	خطبہ عذاب قبر	و عذاب قبر حدیث 1326
26	خطبہ وفد عبدالقیس	مسلم جلد اول کتاب الایمان حدیث 26
	خطبہ وفد عبدالقیس	ترمذی جلد دوم باب الایمان 507
27	کیفیت خطبہ	مشکوٰۃ بحوالہ مسلم
	کیفیت خطبہ	ابن ماجہ جلد اول باب اجتناب بدعت حدیث 47
28	اچھے اخلاق کی ترغیب	مشکوٰۃ جلد سوم حدیث 5657
29	مدینہ منورہ میں جمعہ کا پہلا خطبہ	طبری جلد 12 صفحہ 255
30	خطبہ یا دعوت	مشکوٰۃ جلد دوم حدیث 5118
	خطبہ یا دعوت	مشکوٰۃ جلد دوم حدیث 5117
31	خطبہ تائید صداقت	ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث 140
32	یہود کو دعوت اسلام	مسلم کتاب الجہاد باب 1 جلاء الیهود من الجهاد
		حدیث 4476
33	دو عظیم چیزیں	مشکوٰۃ جلد سوم حدیث 5878
	دو عظیم چیزیں	ترمذی جلد دوم کتاب المناقب اہل بیت حدیث 1720

Marfat.com

34	خطبہ حرمت شراب	مشکوۃ کتاب الرقاق حدیث 4983/58
35	قصہ جساسہ	مسلم کتاب الفتن باب قصہ جساسہ حدیث 7255
	قصہ جساسہ	ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث 134
36	فضیلت جہاد	مسلم کتاب الامارہ باب من قتل فی سبیل اللہ
		حدیث 4765
	فضیلت جہاد	مسلم کتاب الامارہ باب فضل الرمی حدیث 4831
	فضیلت جہاد	مسلم کتاب الامارہ باب فضل الجہاد حدیث 4744
37	ہمسایہ سے اچھا سلوک	ابوداؤد
38	شعبہ ہائے ایمان	مسلم جلد اول کتاب الایمان حدیث 139
39	پانچ قیمتی باتیں	مسلم جلد اول کتاب الایمان حدیث 353 ص 776
40	دیانت داری	مسلم کتاب الامارت باب تحریم ہدایا العمال حدیث 4625
41	مذمت خیانت	بخاری جلد دوم کتاب الجہاد حدیث 317 ص 181
	مذمت خیانت	مسلم کتاب الامارت باب غلظ تحریم الغلول
	مذمت خیانت	حدیث 4617
42	آخری دور کے فتنے	مسلم کتاب الامارت باب وجوب الوفاء
	آخری دور کے فتنے	ببیعۃ الخلیفۃ الاول فالاول حدیث 4661
43	خطبہ استسقاء	بخاری جلد اول کتاب الاستسقاء حدیث 958
	خطبہ استسقاء	بخاری جلد اول کتاب الجمعہ حدیث 884
44	خطبہ سورج گرہن	مسلم کتاب الکسوف حدیث 1998
45	فتنہ دجال	ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث 116
	فتنہ دجال	جلد دوم کتاب المغازی حدیث 1527
46	اہل جنت	مسلم کتاب الایمان حدیث 439
47	اجتناب کبائر	ترمذی جلد دوم باب شہادت 181
48	اے اللہ میں نے تبلیغ کر دی	مسلم جلد اول کتاب الصلوۃ حدیث 978
49	امر بالمعروف و نہی عن المنکر	مسلم جلد 7 کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمہا حدیث 7079
50	خطبہ حوض کوثر	مسلم کتاب الفضائل حوض کوثر حدیث 5855
	خطبہ حوض کوثر	بخاری جلد سوم کتاب الرقاق باب فی الحوض
	خطبہ حوض کوثر	حدیث 1502

Marfat.com

51	تقدیر پر ایمان رکھنا	ابوداؤد
52	اتباع سنت	ابن ماجہ اول باب 6 سنت خلفائے راشدین حدیث 45
	اتباع سنت	ترمذی جلد دوم باب العلم حدیث 573
53	جنتی گروہ	ابوداؤد جلد سوم کتاب سنہ باب فی شرح السنہ حدیث 1173
54	قیامت کی باتیں	ابوداؤد جلد سوم کتاب الفتن حدیث 838
	قیامت کی باتیں	مشکوٰۃ جلد سوم حدیث 5682
55	فتنوں سے آگاہی	ابوداؤد جلد سوم کتاب الفتن حدیث 842
56	خطبہ مناقب انصار	بخاری جلد دوم کتاب المناقب 986
	خطبہ مناقب انصار	بخاری جلد دوم کتاب المناقب حدیث 987
57	پانچ برائیوں سے بچو	ابن ماجہ جلد دوم باب العقوبات حدیث 1819
58	نیک باتیں	ابن ماجہ جلد اول باب اجتناب بدعت حدیث 48
59	خطبہ فتح مکہ	ابن ماجہ جلد دوم باب دیت شبہ العمد مغلظہ حدیث 404
	خطبہ فتح مکہ	ابن ماجہ جلد دوم ص 149۔
	خطبہ فتح مکہ	مشکوٰۃ جلد دوم حدیث 3341 بحوالہ ابوداؤد
60	خطبہ نیک اعمال	ابن ماجہ جلد اول باب فرض الجمعہ حدیث 1129
61	مشاہدۂ خیر اور شر	بخاری جلد سوم کتاب الاعتصام حدیث 2154
	مشاہدۂ خیر اور شر	بخاری جلد سوم کتاب الفتن باب التعوذ من الفتن حدیث 1968
	مشاہدۂ خیر اور شر	بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب 361 وقت الظہر عند الزوال حدیث 510
62	خطبہ حجۃ الوداع	ترمذی جلد دوم باب التفسیر حدیث 1011
	خطبہ حجۃ الوداع	شرح صحیح مسلم کتاب الحج باب حجۃ النبی حدیث 2846
	خطبہ حجۃ الوداع	ابوداؤد جلد دوم کتاب الحج حجۃ النبی حدیث 139
	خطبہ حجۃ الوداع	ابن ماجہ جلد دوم کتاب المناسک 839
	خطبہ حجۃ الوداع	ابن ماجہ جلد دوم کتاب المناسک حدیث 841
	خطبہ حجۃ الوداع	شرح مسلم کتاب الامارت باب وجوب اطاعۃ الامراء حدیث 4643
	خطبہ حجۃ الوداع	ترمذی جلد دوم باب الفتن حدیث 31

Marfat.com

63	یومِ نحر کا خطبہ	بخاری جلد اول باب 1093 الخطبۃ ایام منی حدیث 1625 ص 672 کتاب المناسک
	یومِ نحر کا خطبہ	ابن ماجہ جلد دوم کتاب المناسک 840
	یومِ نحر کا خطبہ	ابن ماجہ جلد دوم کتاب المناسک 842
64	خطبہ پابندی عہد	مشکوٰۃ 805 ترمذی
65	ممانعت عیب جوئی	مشکوٰۃ 1821/6
66	دنیا کی حقیقت	مشکوٰۃ 4916/9
67	مال اور اولاد آزمائش ہے	ترمذی جلد دوم ابواب مناقب امام حسین 1709
68	خطبہ دیدارِ الٰہی	ترمذی جلد دوم ابواب تفسیر القرآن سورہ زمر حدیث 1165
69	ستارہ ٹوٹنے کی حقیقت	مشکوٰۃ باب الکہانت
70	سبا کی وضاحت	ترمذی جلد دوم تفسیر القرآن سورہ سبا 1150
71	برے اور اچھے کی پہچان	ترمذی جلد دوم کتاب الفتن حدیث 142
72	مالی کشادگی کی پیش گوئی	مشکوٰۃ حدیث 5132 بحوالہ ترمذی
73	خطبہ طریقۂ نماز	شرح مسلم جلد اول کتاب الصلوٰۃ حدیث 808
	خطبہ طریقۂ نماز	ابن ماجہ جلد اول باب ما جاء فی تشہد حدیث 949
	خطبہ طریقۂ نماز	بخاری جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب 325 الحلق والجلوس
	خطبہ طریقۂ نماز	فی المسجد حدیث 456
	خطبہ طریقۂ نماز	مشکوٰۃ
74	عورتوں کو وعظ و نصیحت	ترمذی جلد دوم باب الایمان حدیث 509
	عورتوں کو وعظ و نصیحت	بخاری جلد اول کتاب العلم حدیث 100
	عورتوں کو وعظ و نصیحت	ابن ماجہ جلد دوم باب فتنۃ النساء حدیث 1801
	عورتوں کو وعظ و نصیحت	بخاری جلد اول کتاب العلم حدیث 96
	عورتوں کو وعظ و نصیحت	ابوداؤد جلد دوم کتاب النکاح حدیث 391
75	خطبہ تعظیم صحابہ	ترمذی جلد دوم کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعت 37
76	خطبہ ممانعت غیبت	مسلم کتاب البر والصلہ والادب حدیث 6469
77	خطبہ نکاح	نقوش رسول نمبر جلد 8
78	خطبہ تبوک	زادالمعاد
79	نیکی اور بدی کے راستے	نقوش رسول نمبر جلد 8 بحوالہ طبرانی

Marfat.com

80	تاکید جمعہ	نقوش جلد نمبر 8 بحوالہ مجمع الزوائد
81	کلام الٰہی	شرح مسلم شریف کتاب الجمعہ حدیث 1905
82	خطبہ دیت	ابوداؤد جلد 3 کتاب دیت حدیث 1127
83	خطبہ شکر	حیات الصحابہ
84	نیکی کا بدلہ	خطبات نبوی بحوالہ جمرۃ الخطب العرب
85	قرآن مجید	خطبات نبوی بحوالہ اعجاز القرآن
86	ایک مبارک خواب	نقوش رسول نمبر جلد 8 بحوالہ مسند احمد
87	راستہ کے حقوق	بخاری جلد سوم کتاب الاستیذان حدیث 1160
88	مذمت اسراف	مشکوٰۃ جلد دوم حدیث 4955
89	اللہ کے بندوں کی پہچان	مشکوٰۃ 4791 مظاہر حق جلد 4 ص 568

Marfat.com

احادیث کی مشہور کتب صحاح الستہ سے انتخاب

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

بچوں اور بڑوں کی گھریلو اور اخلاقی تربیت کے لیے
روزمرہ کی زندگی میں رہنمائی کرنے والی پیاری پیاری حدیثوں کا مجموعہ

علامہ عالم فقری

شبیر برادرز ○ اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے رُوح پرور خطبات کا مجموعہ

پیغامِ مصطفیٰ

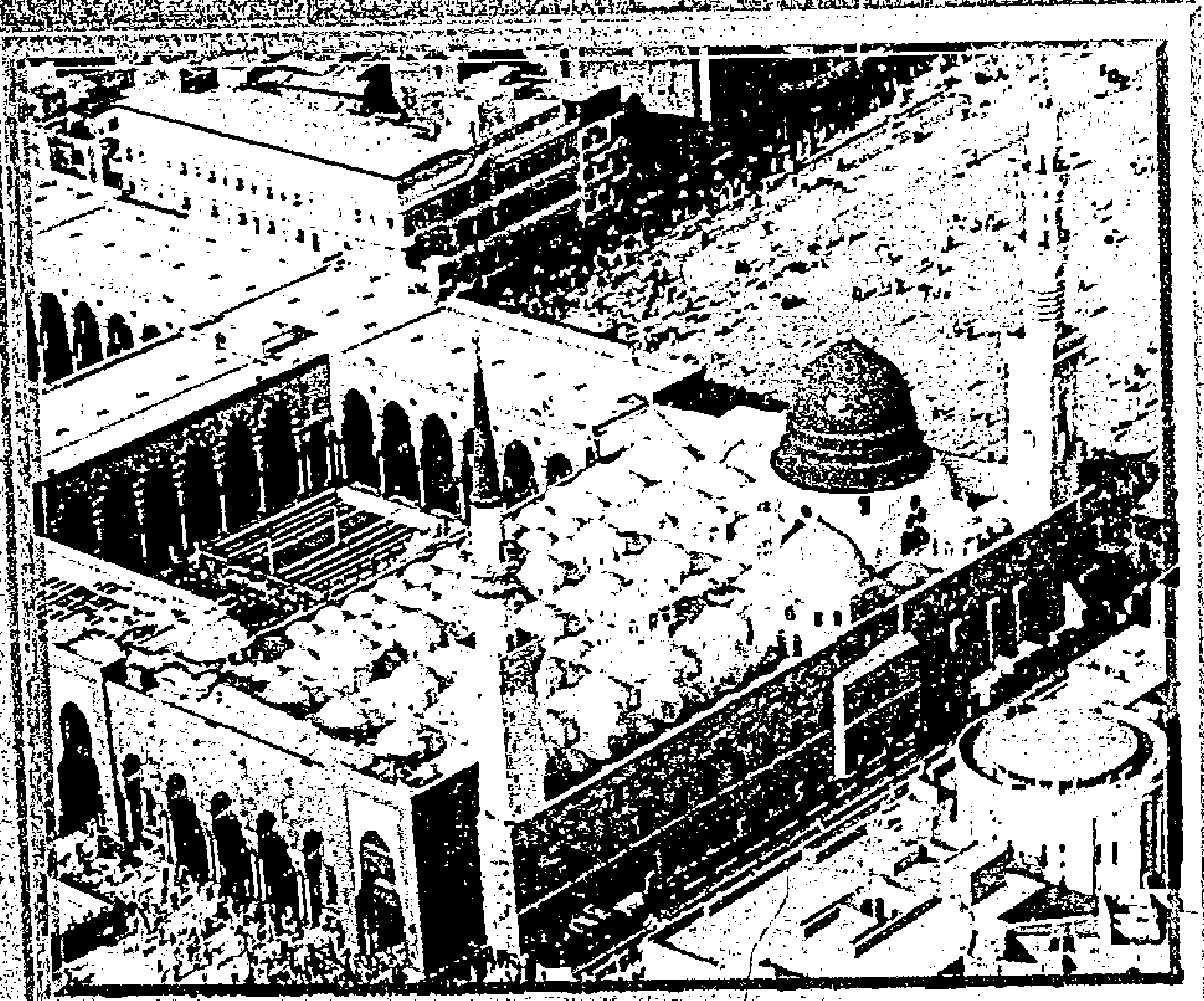

عالم فقری